

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصہ چہارم

مصنف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی

قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

E-mail: ilmia26@yahoo.com

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (الرحمن الرحیم) (الرحمن الرحیم) (الرحمن الرحیم)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : بہارِ شریعت (حصہ چہارم)

مصنف : صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ترتیب، تسہیل و تخریج : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی

ملنے کے پتے:

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوکی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف، آفس کوئٹہ

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر ۱، النور اسٹریٹ، صدر پشاور

مکتبۃ المدینہ چوک شہید ایں میر پور آزاد کشمیر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 باتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1..... إخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

2..... حتی الوسع اس کا باؤ ڈو اور 3..... قبلہ رومطالعہ کروں گا۔

4..... اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ 5..... اپنی نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔

6..... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۴، ۱، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

7..... (اپنے ذاتی نفع پر) عند الضرورت خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

8..... (ذاتی نفع کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

9..... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

a..... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ b..... جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

c..... جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

d..... یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔ e..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

f..... (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

g..... اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

h..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالب علم مدینہ
بیع و مغفرت و
بے حساب
بخت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدينة العلمية

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرتِ ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

1..... شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

2..... شعبہ درسی کتب

3..... شعبہ اصلاحی کتب

4..... شعبہ تراجم کتب

5..... شعبہ تفتیش کتب

6..... شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت،

پردانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ نگیند خضرِ شہادت، حجت البقیع میں مدفن اور حجت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

علماء کی شان

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے: کہ جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ((تَمْنُوا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ)) ”مجھ سے مانگو، جو چاہو“، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟، وہ فرمائیں گے، ”یہ مانگو وہ مانگو“، جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔

(”الفردوس بما ثور الخطاب“، الحدیث: ۸۸۰، ج ۱، ص ۲۳۰)

و ”الجامع الصغیر“ للسیوطی، الحدیث: ۲۲۳۵، ص ۱۳۵)

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

”بہارِ شریعت“ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا وہ عظیم علمی شاہکار ہے کہ تفصیلی مسائل سیکھنے کے لئے اردو زبان میں اس سے بہترین کوئی کتاب نہیں۔ اس کی تالیف کا زمانہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۴۳ء تک کے ستائیس سالہ عرصہ پر محیط ہے۔

بعض ناشرین کی طرف سے بہارِ شریعت کی طباعت میں برقی جانے والی غفلت کے پیش نظر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے بہارِ شریعت کو تخریج و تسہیل کے ساتھ پوری آن بان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بہارِ شریعت“ کا حصہ اول، دوم و سوم مع تخریج و تسہیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو کر شاہراہِ مقبولیت پر رواں دواں ہے۔ الحمد للہ عزوجل! اس عظیم تالیف کو پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کرنے کے لئے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تیسرے حصے کی اشاعت کے قلیل وقفے کے بعد ”بہارِ شریعت“ کا چوتھا حصہ مع تخریج و تسہیل آپ کے سامنے ہے۔ امید ہے کہ تشنگانِ علم کو صدر الشریعہ کے دریائے فیض سے سیراب ہونے کا بھرپور موقع ملے گا۔ یہ حصہ نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے ”شعبۂ تخریج“ کے مدنی علماء نے خوب کوشش کی ہے، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- 1..... آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔
- 2..... آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات Inverted Commas ” ” سے واضح کیا گیا ہے۔

- 3..... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

4..... مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

5..... کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔

6..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہارِ شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبۃ المدینہ“ صفحہ ۱۰ تا ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆.....☆.....☆

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	وتر کا بیان	1
2	وتر کے فضائل	1
3	وتر کے مسائل اور دعائے قنوت	2
4	سنن و نوافل کا بیان	7
5	نفل کی فضیلت	7
6	سنن مؤکدہ کا ذکر	8
7	سنت فجر کے فضائل	8
8	سنت ظہر کے فضائل	9
9	سنت عصر کے فضائل	10
10	سنت مغرب و صلاۃ الاوابین کے فضائل	10
11	سنت عشاء کا تاکد	11
12	سنن مؤکدہ و نوافل کے مسائل	11
13	نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے مسائل	17
14	کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، لیٹ کر، گاڑی پر نفل نماز پڑھنے کے مسائل	19
15	فرض و واجب نماز سواری یا گاڑی پر پڑھنے کے مسائل و اعذار	21
16	منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل	22
17	تحیۃ المسجد کے مسائل و فضائل	23
18	تحیۃ الوضو و نماز اشراق و نماز چاشت کے فضائل و مسائل	24
19	نماز سفر و نماز واپسی سفر کے مسائل و فضائل صلاۃ اللیل و نماز تہجد کے مسائل و فضائل	25
20	رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں	29

30	نماز استخارہ	21
32	صلاة التسبیح	22
34	نماز حاجت	23
35	نماز غوثیہ کی ترکیب	24
36	نماز توبہ و صلاة الرجائب	25
37	تراویح کا بیان	26
44	تنہا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی، اس کے مسائل	27
46	اذان کے بعد مسجد سے چلے جانے کی ممانعت	28
47	امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل	29
48	قضا نماز کا بیان	30
49	نماز قضا کرنے کے عذر	31
50	قضا اور اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور ان کے پڑھنے کی صورتیں	32
52	چند نمازیں قضا ہوئیں تو ان میں ترتیب واجب ہے اور اس کے شرائط	33
55	قضائے عمری کے مسائل	34
55	قضا کے متفرق مسائل	35
56	فدیہ نماز کے مسائل	36
57	سجدہ سہو کا بیان	37
69	نماز مریض کا بیان	38
75	سجدہ تلاوت کا بیان	39
75	آیات سجدہ	40
81	سجدہ تلاوت کی دعائیں	41
82	نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے مسائل	42

84	ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل اور مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں	43
87	سجدہ شکر کے بعض مواقع	44
88	نماز مسافر کا بیان	45
89	مسافر کس کو کہتے ہیں	46
92	مسافر کے احکام	47
93	نیت اقامت کے شرائط	48
97	مسافر نے مقیم کی اقتدا کی یا مقیم نے مسافر کی، اس کے احکام	49
99	وطن اصلی و وطن اقامت کے مسائل	50
101	جمعہ کا بیان	51
101	فضائل روز جمعہ	52
103	جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اُس میں دعا قبول ہوتی ہے	53
104	جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل	54
105	فضائل نماز جمعہ	55
106	جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	56
108	جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کے فضائل	57
110	جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	58
111	جمعہ پڑھنے کے شرائط	59
111	پہلی شرط مصر اور اُس کی تعریف و احکام	60
113	دوسری شرط بادشاہ اسلام اور اس کے احکام	61
115	تیسری شرط وقت ظہر اور اس سے مراد	62
115	چوتھی شرط خطبہ اور اس کے شرائط اور اس کی سنتیں اور مستحبات	63
118	پانچویں شرط جماعت اور اُس کے مسائل	64

119	چھٹی شرط اذنی عام	65
119	جمعہ واجب ہونے کے شرائط	66
122	شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل	67
123	خطبہ کے بعض دیگر مسائل	68
125	روز جمعہ و شب جمعہ کے بعض اعمال	69
126	عیدین کا بیان	70
128	عید کے دن مستحبات	71
130	نماز عید کی ترکیب اور مسبوق و لاحق کے احکام	72
133	تکبیر تشریق کے مسائل	73
135	گھن کی نماز کا بیان	74
137	بعض ایسے مواقع جن میں نماز پڑھنا مستحب ہے	75
138	آندھی اور بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت دعائیں	76
139	نماز استسقا کا بیان	77
144	نماز خوف کا بیان	78
148	کتاب الجائز	79
148	بیماری کا بیان اور اس کے بعض منافع	80
152	عیادت کے فضائل	81
155	موت آنے کا بیان	82
159	میت کے نہلانے کا بیان	83
166	کفن کا بیان	84
169	کفن پہنانے کا طریقہ	85
170	مسئلہ ضروریہ	86

171	جنازہ لے چلنے کا بیان	87
174	نماز جنازہ کا بیان	88
174	نماز جنازہ کے شرائط	89
178	جنازہ کی چودہ دعائیں	90
185	نماز جنازہ کون پڑھائے	91
191	قبر و دفن کا بیان	92
197	زیارت قبور	93
199	دفن کے بعد تلقین	94
201	تعزیت کا بیان	95
203	سوغ اور نوحہ کا بیان	96
206	شہید کا بیان	97
206	جہاد میں مقتول ہونے کے علاوہ جن کو ثواب شہادت ملتا ہے	98
209	شہید فقہی کی تعریف اور احکام	99
213	کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	100

نماز عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُونِيْ اُصَلِّيْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر و البلی، الحدیث: ۴۲۷۲، ص ۲۷۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُونِيْ اُصَلِّيْ (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو) کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند تھا اللہ نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہو چکی۔

(مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۴۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

وتر کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آئیہ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (۱) ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (۲)

حدیث ۲: نیز اُسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں: ”صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔“ (۳)

حدیث ۳: مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و غیر ہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جسے اندیشہ ہو کہ کچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ کچھلے گا وہ کچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اُس میں ملنگہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (۴)

حدیث ۶۳۴: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے، لہذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ (۵) اور اسی کے مثل جابر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۱: ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔“ (۶) یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے، مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عمر و ابن عباس و عقبہ بن عامر جہنی و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

- 1..... پ ۲، البقرة: ۱۶۴. 2..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة المسافرين، الحدیث: ۱۷۹۹، ص ۷۹۹.
- 3..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة المسافرين، باب صلاة اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ص ۷۹۶.
- 4..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة المسافرين، باب من خاف أن لا یقوم من آخر اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۷۶۶، ص ۷۹۶.
- 5..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء أن الوتر لیس بحتم، الحدیث: ۴۵۳، ص ۱۶۸۸.
- 6..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، الحدیث: ۱۴۱۸، ص ۱۳۲۹.

حدیث ۱۲: ترمذی زید بن اسلم سے مرسل راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو وتر سے سو جائے تو صبح

کو پڑھ لے۔“ (۱)

حدیث ۱۳ تا ۱۶: امام احمد ابی بن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور ابو داؤد و ترمذی ام المؤمنین صدیقہ سے اور

نسائی عبدالرحمن بن ابزے رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے۔“ (۲)

حدیث ۱۷: احمد و ابو داؤد و حاکم بافادہ تصحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (۳)

حدیث ۱۸: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے، تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔“ (۴)

حدیث ۱۹، ۲۰: احمد و نسائی و دارقطنی بروایت عبدالرحمن بن ابزے عن ابیہ اور ابو داؤد و نسائی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سے راوی، کہ ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔“ (۵)

مسائل فقہیہ

وتر واجب ہے اگر سہو یا قصد نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے، خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آ جائے۔ (۶) (در مختار وغیرہ)

- 1..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينسى، الحديث: ۴۶۶، ص ۱۶۸۹.
- 2..... ”سنن النسائي“، كتاب قيام الليل... إلخ، باب نوع آخر من القراءة في الوتر، الحديث: ۱۷۳۲، ص ۲۲۰۲.
- و ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في ما يقرأ به في الوتر، الحديث: ۴۶۳، ص ۱۶۸۹.
- 3..... ”سنن أبي داود“، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر، الحديث: ۱۴۱۹، ص ۱۳۲۹.
- 4..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينسى، الحديث: ۴۶۵، ص ۱۶۸۹.
- 5..... ”سنن أبي داود“، كتاب الوتر، باب في الدعاء بعد الوتر، الحديث: ۱۴۳۰، ص ۱۳۳۰.
- و ”سنن النسائي“، كتاب قيام الليل... إلخ، باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، الحديث: ۱۷۳۳، ص ۲۲۰۲.
- 6..... ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۲۹ - ۵۳۲. وغیرہ

مسئلہ ۱: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اُسی طرح کرے اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔^(۲) (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنٰا دُوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے، تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِيْ عَلَیْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفٰرِ مُلْحِقٌ ط .^(۳)

اور بہتر یہ ہے کہ اس دعا کے ساتھ وہ دعا بھی پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِیْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِیْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّیْنِيْ فِیْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِیْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا يَدُلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ

1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۳۲. وغیرہ

2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج ۲، ص ۵۳۲، باب سجود السهو، ص ۶۶۲.

3..... الہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری شاکر کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبُّ الْبَيْتِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ. (1)

اور ایک دُعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر وتر میں پڑھتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (2)

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَذَابُكَ الْجِدِّ بِالْكَفَّارِ مُلْحَقٌ كَعَدِيهِ پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْفَرِّقِ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْصِرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنْ كَفْرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيَقَاتِلُونَ أَوْلِيَائَكَ اللَّهُمَّ خَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلَزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَمْ يُرَدَّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ. (3)

دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (4) (غنیہ و رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (5)

(رد المحتار)

1..... الہی! تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے ہدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور میرا ولی ہو۔ اُن میں جن کا تو ولی ہوا اور جو کچھ تو نے دیا اُس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کر دیا اس کے شر سے مجھے بچا پیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا پیشک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تُو برکت والا ہے تو پاک ہے اے بیت (کعبہ) کے مالک اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔

2..... اے اللہ (عزوجل) میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری شان نہیں کر سکتا ہوں جیسی تُو نے اپنی شان کی۔

3..... اے اللہ (عزوجل)! تو مجھے بخش دے اور مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے اور ان کے آپس کی حالت درست کر دے اور اُن کو تُو اپنے دشمن اور خود ان کے دشمن پر مدد کر دے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، الہی تُو ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہٹا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جو قوم مجرمین سے واپس نہیں ہوتا۔

4..... "غنیۃ المتملی"، صلاة التور، ص ۴۱۴ - ۴۱۸.

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب التور و النوافل، مطلب فی منکر التور... إلخ، ج ۲، ص ۵۳۴.

5..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب التور و النوافل، مطلب فی منکر التور... إلخ، ج ۲، ص ۵۳۶.

مسئلہ ۵: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ پڑھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گتہ گار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے^(۳)، پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا اور دُعا پڑھی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے^(۴) اور اگر اعادہ کر لیا اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا، یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا، دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت^(۶) کرے، اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اُس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دُعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔^(۷) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اگر شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے، پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے۔ یوہیں دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱۔

اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱۔

3..... یعنی واپس نہ لوٹے۔

4..... یعنی رکوع نہ لوٹائے۔

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱۔

6..... پیروی۔

7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱۔

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب: الاقتداء بالشافعی، ج ۲، ص ۵۴۰۔

قنوت پڑھے۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی رائج ہے۔^(۲) (غنیہ، حلیہ، بحر)

مسئلہ ۱۱: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے ورنہ صحیح نہیں اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۳: فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے، بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔^(۶) (درمختار و جموی^(۷))

مسئلہ ۱۵: وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو، قصد اُضا کی ہو یا بھولے سے قضا

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۴۱.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱.

۲..... "غنیۃ المتملی"، صلاة الوتر، ص ۴۲۲. و "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۷۳.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱.

۴.....

۵..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۳۸. وغیرہ

۶..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۴۱. و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۷، ص ۴۹۰.

۷..... بہار شریعت میں اس جگہ درمختار و شرنبلالی کا حوالہ لکھا ہے، لیکن ہم نے صدر الشریعہ کے فرمان کے مطابق "درمختار و جموی" کر دیا۔ چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاویٰ امجدیہ"، ج ۱، ص ۲۰۷ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: کہ فقیر نے بہار شریعت میں بصورت نازلہ نماز فجر میں قنوت کا قبل رکوع ہونا تحریر کیا مگر اس میں حوالہ شرنبلالی کا دیا۔ اس مسئلہ کی تحریر کے وقت یہ معلوم ہوا کہ شرنبلالی بعد الركوع کے قائل ہیں۔ اصل مسودہ بہار شریعت کا نکلوا کر دیکھا گیا اس میں پہلے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ قنوت نازلہ بعد الركوع ہے اور شرنبلالی کا حوالہ۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بعد الركوع قلم زد کر دیا اور بجائے اس کے قبل رکوع ہونا مگر غلطی سے شرنبلالی جو حوالہ تحریر تھا وہ قلم زد نہیں ہوا، "لہذا لوگوں کو چاہیے کہ بہار شریعت میں شرنبلالی کو قلم زد کر کے اس کی جگہ پر جموی لکھ لیں۔" ۱۲ منہ

ہوگئی اور جب قضا پڑھے، تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تداویٰ کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ کچھلی رات میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھ لے۔^(۳) (حدیث)

مسئلہ ۱۸: اول شب میں وتر پڑھ کر سو رہا، پھر کچھلے کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔^(۴) (غنیہ)

مسئلہ ۱۹: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے، اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ، دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے: ”اگر رات میں نہ اُٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔“^(۵) یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن و نوافل کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اُس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔“^(۶) (المحدیث)

۱..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج ۱، ص ۱۱۱.

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی منکر الوتر... إلخ، ج ۲، ص ۵۳۳.

۲..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۴.

۳..... مستفاد من ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لا یقوم... إلخ، الحدیث: ۱۷۶۶، ص ۷۹۶.

۴..... ”غنیۃ المتملی“، صلاۃ الوتر، ص ۴۲۴.

۵..... المرجع السابق.

۶..... ”صحیح البخاری“، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵.

(سنن مؤکدہ کا ذکر)

حدیث ۳۲: مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان بندہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا، چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نماز فجر۔“ (1)

اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی ونسائی وابن ماجہ کی روایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ ”جو ان پر محافظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔“ (2)

حدیث ۴: ترمذی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو۔“ (3)

(سنت فجر کے فضائل)

حدیث ۵: مسلم وترمذی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا (4) سے بہتر ہیں۔“ (5)

حدیث ۶: بخاری و مسلم وابوداؤد ونسائی انھیں سے راوی، کہتی ہیں: ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔“ (6)

حدیث ۷: طبرانی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُس سے نفع دے؟ فرمایا: ”فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو، ان میں بڑی فضیلت ہے۔“ (7)

- 1..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة المسافرين، باب فضل السنن... إلخ، الحدیث: ۱۶۹۶، ص ۷۹۲.
- و ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء فیمن صلی فی یوم و لیلة... إلخ، الحدیث: ۴۱۵، ص ۱۶۸۴.
- 2..... ”سنن النسائی“، کتاب قیام اللیل... إلخ، باب ثواب عن صلی فی الیوم و اللیلة... إلخ، الحدیث: ۱۷۹۵، ص ۲۲۰۶.
- 3..... ”جامع الترمذی“، أبواب التفسیر، باب ومن سورة الطور، الحدیث: ۳۲۷۵، ص ۱۹۸۶.
- 4..... دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔
- 5..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة المسافرين، باب استحباب رکعتی سنة الفجر... إلخ، الحدیث: ۱۶۸۸، ص ۷۹۲.
- 6..... ”صحیح البخاری“، کتاب التهجد، باب تعاہد رکعتی الفجر... إلخ، الحدیث: ۱۱۶۹، ص ۹۰.
- 7..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب النوافل، الحدیث: ۳، ج ۱، ص ۲۲۳.

حدیث ۸: ابو یعلیٰ باسناد حسن انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَهَائِي قرآن کی برابر ہے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کی برابر اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔“ (۱)

حدیث ۹: ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔“ (۲)

(سنتِ ظہر کے فضائل)

حدیث ۱۰: احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دے گا۔“ (۳) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱: ابو داؤد و ابن ماجہ ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ”ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔“ (۴)

حدیث ۱۲: احمد و ترمذی عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے: ”یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔“ (۵)

حدیث ۱۳: بزار نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دو پہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محبوب رکھتے، ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز محبوب رکھتے ہیں، فرمایا: ”اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ

1..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب النوافل، الحدیث: ۵، ج ۱، ص ۲۲۴۔

و ”المعجم الأوسط“، الحدیث: ۱۸۶، ج ۱، ص ۶۸۔

2..... ”سنن أبي داود“، کتاب التطوع، باب في تخفيفهما، الحدیث: ۱۲۵۸، ص ۱۳۱۶۔

3..... ”سنن النسائي“، کتاب قیام اللیل... إلخ، باب الاختلاف علی اسماعیل بن أبي خالد، الحدیث: ۱۸۱۷، ص ۲۲۰۷۔

4..... ”سنن أبي داود“، کتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها، الحدیث: ۱۲۷۰، ص ۱۳۱۷۔

5..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، الحدیث: ۴۷۸، ص ۱۶۹۰۔

مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔“ (1)

حدیث ۱۵۱۴: طبرانی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشا کے بعد چار پڑھیں، تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔“ (2) عمر فاروق اعظم و بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کی مثل مروی۔

(سنتِ عصر کے فضائل)

حدیث ۱۶: احمد و ابوداؤد و ترمذی باقادہ ثخین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔“ (3)

حدیث ۱۷: ترمذی مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔“ (4) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔ (5)

حدیث ۱۹۱۸: طبرانی کبیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔“ (6) دوسری روایت طبرانی کی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، فرمایا: ”جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔“ (7)

(سنتِ مغرب کے فضائل)

حدیث ۲۱۲۰: رزین نے مکحول سے مُرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں: ”جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز علین میں اٹھائی جاتی ہے۔“ اور ایک روایت میں ”چار رکعت ہے۔“ نیز انھیں کی روایت

1..... ”مسند البزار“، مسند ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۴۱۶۶، ج ۱۰، ص ۱۰۲.

2..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۶۳۳۲، ج ۴، ص ۳۸۶.

3..... ”سنن أبي داود“، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحدیث: ۱۲۷۱، ص ۱۳۱۷.

4..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الأربع قبل العصر، الحدیث: ۴۲۹، ص ۱۶۸۵.

5..... ”سنن أبي داود“، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحدیث: ۱۲۷۲، ص ۱۳۱۷.

6..... ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۶۱۱، ج ۲۳، ص ۲۸۱.

7..... ”المعجم الأوسط“، باب الألف، الحدیث: ۲۵۸۰، ج ۲، ص ۷۷.

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔“ (۱)

حدیث ۲۲: ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عبادت کی برابر کی جائیں گی۔“ (۲)

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔“ (۳)

حدیث ۲۴: ترمذی کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، ”جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔“ (۴)

حدیث ۲۵: ابوداؤد کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتی ہیں: عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو ”چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔“ (۵)

مسائل فقہیہ

سننیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے۔ (۶) اور بعض ائمہ نے فرمایا: کہ ”وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔“ تلویح میں ہے، کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔“ سنت مؤکدہ کو سنن الہدی بھی کہتے ہیں۔

دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور

1..... ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب الصلاۃ، باب السنن و فضائلہا، الحدیث: ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ج ۱، ص ۳۴۵۔

2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التطوع... إلخ، الحدیث: ۴۳۵، ص ۱۶۸۶۔

3..... ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۷۲۴۵، ج ۵، ص ۲۵۵۔

4..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التطوع... إلخ، الحدیث: ۴۳۵، ص ۱۶۸۶۔

5..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب التطوع، باب الصلاۃ بعد العشاء، الحدیث: ۱۳۰۳، ص ۱۳۲۰۔

6..... یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں اور جہنم کا حقدار ہے۔

مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔^(۱) (ردالمحتار) لہذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثنائہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ ۱: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔

(۱) دو رکعت نماز فجر سے پہلے

(۲) چار ظہر کے پہلے، دو بعد

(۳) دو مغرب کے بعد

(۴) دو عشا کے بعد اور

(۵) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں

میں ہر روز بارہ رکعتیں۔^(۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۲: افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے، پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔^(۳) (غنیہ)

مسئلہ ۳: جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی

کے بعد سلام پھیریں، یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوں گی۔ یو ہیں اگر چار رکعت کی

منت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی، بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔^(۴)

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر

کوئی انکار کرے تو اگر شبہ یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ بلاشبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی و لہذا یہ سنتیں بلا عذر نہ

بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی السنۃ و تعاریفیہا، ج ۱، ص ۲۳۰ وغیرہ

۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۵۔

۳..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل، ص ۳۸۹۔

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۵ وغیرہ

کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور اس صحیح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا: کہ ”جو انھیں ترک کرے گا، اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔“ (۱) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے، اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۷: دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ (۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (۶) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (۷) (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر (۸) بالاتفاق ممنوع ہے۔ (۹) (رد المحتار) آج کل

- 1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۸ - ۵۵۰.
- 2..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۹.
- 3..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۵۰.
- 4..... المرجع السابق.
- 5..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.
- 6..... ”فتح القدیر“، کتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ج ۱، ص ۴۱۶، و باب النوافل، ص ۳۸۶.
- 7..... ”غنية المتملي“، فصل في النوافل، ص ۳۹۷.
- 8..... یعنی سورج نکلنے سے پہلے۔
- 9..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۵۰.

اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۱: قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا پڑھنے کے لیے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ ناجائز

ہے۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھنا سنت ہے۔^(۳)

(غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے

کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اپنے گھر

پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں

پڑھے، باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور

صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا

بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے

سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو۔^(۴) (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اُس وقت تک سنتوں سے

فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ ۱۵: امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری رکعت کا تو سنت ترک کرے اور مل

جائے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا

جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

۱..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل، ۳۹۸.

۲..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.

۳..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.

و "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ص ۳۹۹.

۴..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی النوافل، ۳۹۶.

۵..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی ادراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۲۰.

مسئلہ ۱۷: سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے صحیح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔^(۱) (تنویر) اگر بیچ و شرا^(۲) یا کھانے میں مشغول ہو تو اعادہ کرے، ہاں سنت بعد یہ میں اگر کھانا لایا گیا اور بد مزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور بلا عذر سنت بعد یہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگر چہ ادا ہو جائے گی۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: عشا و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا: ”جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی، اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔“^(۴)

علامہ سید طحاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔^(۵) اور علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اُس کے لیے بشارت ہے: کہ ”سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔“^(۶)

مسئلہ ۱۹: سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہوگئی۔ یوہیں اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو، مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں منت نہ ماننا افضل ہے۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلاۃ الاوائین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا

۱..... ”تنویر الأبصار“ و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۵۸.

۲..... خرید و فروخت۔

۳..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج ۲، ص ۵۵۹.

۴..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، الحديث: ۴۲۷، ص ۱۶۸۵.

۵..... ”حاشية الطحطاوي على الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۱، ص ۲۸۴.

۶..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۷.

۷..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث مهم: في الكلام على الضجعة بعد سنة الفجر، ج ۲،

ص ۵۶۱.

۸..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الكلام على حديث النهي عن النذر، ج ۲، ص ۵۶۲.

تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۳: عشا کے قبل کی سنتیں جاتی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے، وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحيات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحَنَكَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحَنَكَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحَنَكَ اور اَعُوْذُ کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدہ اولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: چار رکعت نفل پڑھے اور قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصد بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے اور سجدہ سہو کر لے نماز کامل ادا ہوگی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے

1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج ۲، ص ۵۴۷.

2..... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب النوافل، ج ۱، ص ۳۸۶.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة... إلخ، ج ۲، ص ۶۲۱.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۵۰.

5..... المرجع السابق، ص ۵۵۲.

6..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۳.

مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر

(۱) تراویح و

(۲) تحیۃ المسجد اور

(۳) واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۴) احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۵) طواف کی دو رکعتیں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں اور

(۶) معتکف کے نوافل اور

(۷) سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور

(۸) اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع

کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: نفل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد پرقراءت فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے

اقتدا کی ہو تو امام کی قراءت اس کے لیے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: نفل نماز قصد شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصد شروع

نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے

سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔^(۴)

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: اگر بلا قصد نماز فاسد ہو گئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تیمم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز^(۵) میں پانی پر

۱..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولہم کل شفع من النفل الصلاة لیس مطردا، ج ۲، ص ۵۵۴.

۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولہم کل شفع من النفل الصلاة لیس مطردا، ج ۲، ص ۵۶۲.

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولہم کل شفع من النفل الصلاة لیس مطردا، ج ۲، ص ۵۷۳.

۴..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولہم کل شفع من النفل الصلاة لیس مطردا، ج ۲، ص ۵۷۴-۵۷۶.

۵..... نماز کے دوران۔

قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی بعد طہارت قضا پڑھے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا بشرطیکہ شروع صحیح ہو اور اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً اُٹھی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی تو قضا واجب نہ ہوگی۔^(۲) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اُس نفل کی قضا واجب نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۴: طلوع وغروب ونصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہوگئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہوگئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا، بلا وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نفل نماز شروع کی اگر چہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفعِ اول یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوگی مگر شفعِ ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے۔ پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

1..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج ۲، ص ۵۷۷.

2..... المرجع السابق، ص ۵۷۴، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۴.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج ۲، ص ۵۷۴.

4..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج ۲، ص ۵۷۶. وغیرہ

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۳.

6..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۷۷.

7..... المرجع السابق، ص ۵۷۸. وغیرہ

مسئلہ ۳۸: چار رکعت کی نیت باندھی اور چاروں میں قراءت نہ کی یا پہلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا کچھلی دو میں سے ایک میں قراءت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب ہے۔ اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور کچھلی دو میں سے ایک میں قراءت چھوڑ دی تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۹: اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی تو اس صورت میں بالکل قضا نہیں بشرطیکہ تیسری کے لیے کھڑا نہ ہوا ہو اور پہلی دونوں میں قراءت کر چکا ہو۔^(۲) (درمختار) مگر بوجہ ترک واجب اس کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ ۴۰: نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی اگرچہ تشہد میں تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے یعنی جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی مقتدی پر بھی واجب۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں^(۴) مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔“^(۵) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔^(۶) صحیح نہیں کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مخصوصات میں سے ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، فرماتے ہیں: مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا، سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا: کیا ہے اے عبد اللہ؟ عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو ایسا

1..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۷۹-۵۸۱۔

2..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۸۲، ۵۸۳۔

3..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۸۳۔

4..... ”تنویر الأبصار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۸۴۔

5..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائما و قاعدا... إلخ، الحدیث: ۱۷۱۵، ص ۷۹۳۔

6..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۷۲۴، ص ۷۹۴۔

فرمایا ہے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، فرمایا: ”ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں۔“ (۱) امام ابراہیم حلبی وصاحب درمختار وصاحب ردالمحتار نے فرمایا: کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا۔ (۲)

مسئلہ ۴۲: اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریرہ باندھا تو نماز نہ ہوگی۔ (۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جب کہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا دونوں صورتیں جائز ہیں،

خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ (۵)
(درمختار، ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے، لہذا بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۴۵: کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ (۶)

(عالمگیری) اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۶: نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشهد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قراءت کی حالت میں ناف کے

نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: بیرون شہر (۸) سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس

رخ کو جارہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر ادھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اُس طرف ہو اور رکوع وسجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ (۹)

(درمختار، ردالمحتار)

- 1..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعدا... إلخ، الحديث: ۱۷۱۵، ص ۷۹۳.
- 2..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج ۲، ص ۵۸۵.
- 3..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج ۲، ص ۵۸۴.
- 4..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۸۴.
- 5..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج ۲، ص ۵۸۴.
- 6..... ”الفتاویٰ الهندية“، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۴.
- 7..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج ۲، ص ۵۸۷.
- 8..... بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قہر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری) ۱۲ منہ حفظ رہے.
- 9..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج ۲، ص ۵۸۸.

مسئلہ ۴۸: سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عملِ قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اُس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: سواری پر نماز شروع کی پھر عملِ قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵۰: گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵۲: محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی الگ الگ سوار یوں پر نہ ہوں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۵۳: محمل پر فرض نماز اُس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو، ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں کہ زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۴: گاڑی کا جو^(۷) جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اُس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت فجر بلا عذر جائز نہیں اور اگر جو جانور پر نہ ہو اور رُکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔^(۸) (درمختار، ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پیٹے ہوں چار پیٹے والی جب رُکی ہو تو صرف جو جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی، لہذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔

مسئلہ ۵۵: گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لیے یہ عذر ہیں۔ (۱) میٹھ برس رہا ہے، (۲) اس قدر کچھڑ ہے کہ

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج ۲، ص ۵۸۹.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۸۹.

3..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج ۲، ص ۵۸۸.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۸۹.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۹۵.

6..... المرجع السابق، ص ۵۹۰.

7..... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا بیل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

8..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۹۱.

اُتر کر پڑھے گا تو مونہہ دھنس جائے گا یا کچھڑ میں سن جائے گا یا جو کچھ اچھا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے (۳) ساتھی چلے جائیں گے، (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں، (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے، (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی، (۷) جان (۸) یا مال، (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں من جہۃ العباد^(۲) کوئی شرط یا رکن مفقود ہو^(۳) اُس کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵۶: محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہو سکتی اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اُترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے، اسے بھی اُسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جو جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جب کہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو اُن سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۵۸: کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قراءت نہ کرے گا یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اُس پر دو رکعت طہارت و قراءت و ستر کے ساتھ واجب ہو گئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہوئیں۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدره غير، ج ۲، ص ۵۹۲.
 - 2..... بندوں کی طرف سے۔ 3..... یعنی نہ پایا گیا ہو۔
 - 4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدره غير، ج ۲، ص ۵۹۳.
 - 5..... المرجع السابق، ص ۵۹۴.
 - 6..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدره غير، ج ۲، ص ۵۹۵.
- و "الفتاویٰ الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ومم يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵.

مسئلہ ۵۹: منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا اور اس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہوگئی۔ مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی دوسرے دن اسے حیض آگیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۰: منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں، بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: مہینہ بھر کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر واجب ہے سنت کی مثل نہیں مگر و تر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بائیس رکعتیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔^(۴) (عالمگیری)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔^(۵) بخاری و مسلم ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔“^(۶)

مسئلہ ۱: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر و تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔^(۷) (ردالمحتار)

- 1..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدره غیرہ، ج ۲، ص ۵۹۶.
- 2..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵.
- اسکا کفارہ وہی ہے، جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا۔ ۱۲ منہ
- 3..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۱۵.
- 4..... المرجع السابق.
- 5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵.
- 6..... ”صحيح البخاري“، کتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، الحديث: ۴۴۴، ص ۳۸.
- 7..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵.

مسئلہ ۲: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو بے نیت نماز نہ گیا بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔^(۳) (درمختار)

تحیۃ الوضوء کہ وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔^(۴)

صحیح مسلم میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“^(۵)

مسئلہ ۱: غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضوء ہو جائیں گے۔^(۶) (ردالمحتار)

نماز اشراق ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں ”تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“^(۷)

نماز چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں^(۸) اور افضل بارہ ہیں کہ

حدیث ۱: حدیث میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، ”اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے

- 1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج ۲، ص ۵۵۵.
- 2..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۵۷.
- 3..... المرجع السابق.
- 4..... ”تنوير الأبصار“ و ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۶۳.
- 5..... ”صحيح مسلم“، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحديث: ۵۵۳، ص ۷۲۰.
- 6..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلوة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج ۲، ص ۵۶۳.
- 7..... ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث ۵۸۶، ص ۱۷۰۳.
- 8..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.

کا محل بنائے گا۔“ (۱) اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۳۰۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے اور اللَّهُ اکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ”ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔“ (۲)

حدیث ۵۰۴: ترمذی ابو ذر داء و ابو ذر سے اور ابو داؤد و دارمی نعیم بن ہمار سے اور احمد ان سب سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم! ”شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے، آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔“ (۳)

طبرانی ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، عافین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اُس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔“ (۴)

احمد و ترمذی وابن ماجہ ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“ (۵)

مسئلہ ۱: اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (۶) (عالمگیری، رد المحتار)

نماز سفر کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ (۷) طبرانی کی حدیث میں ہے: کہ ”کسی نے

1..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ۴۷۳، ص ۱۶۹۰.

2..... ”صحيح مسلم“، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى... إلخ، الحديث: ۱۶۷۱، ص ۷۹۱.

3..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ۴۷۵، ص ۱۶۹۰.

4..... ”الترغيب والترهيب“، الترغيب في صلاة الضحى، الحديث: ۱۴، ج ۱، ص ۲۶۶.

5..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند و أبي هريرة، الحديث: ۱۰۴۸۵، ج ۳، ص ۵۶۴.

6..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.

و ”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج ۲، ص ۵۶۳.

7..... ”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵.

اپنے اہل کے پاس اُن دور کعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔“ (1)

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ (2) صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔“ (3)

مسئلہ ۱: مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ (4) (ردالمحتار)

صلاة اللیل ایک رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاة اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (5) اور حدیث ۲: طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دَوّہ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاة اللیل ہے۔ (6)

(نماز تہجد)

مسئلہ ۱: اسی صلاة اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشا کے بعد سو رہا پھر اُٹھ کر قضا پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔ (8) (ردالمحتار)

1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵.

2..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵.

3..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين في المسجد... إلخ، الحديث: ۱۶۵۹، ص ۷۹۰.

4..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵.

5..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، الحديث: ۲۷۵۵، ص ۸۶۶.

6..... ”المعجم الكبير“، باب الألف، الحديث: ۷۸۷، ج ۱، ص ۲۷۱.

7..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة اللیل، ج ۲، ص ۵۶۶.

8..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة اللیل، ج ۲، ص ۵۶۷.

مسئلہ ۳: کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور

حدیث ۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔

حدیث ۴: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔“ اس حدیث کو نسائی وابن ماجہ اپنی سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اُسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے کہ حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلّیٰ خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ”ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔“^(۲) اور سب سے بڑھ کر تو نماز داود ہے۔ کہ

حدیث ۶: بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داود ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔^(۳) مسئلہ ۵: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے۔ کہ

حدیث ۷: صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: ”اے عبد اللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔“^(۴) نیز حدیث ۸: بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا: کہ ”اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو، اگر چہ تھوڑا ہو۔“^(۵)

- 1..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب صلاة التطوع، باب تودیع المنزل برکتین، الحدیث: ۱۲۳۰، ج ۱، ص ۶۲۴۔
- ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ج ۲، ص ۵۶۷۔
- 2..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغیب في الدعاء... إلخ، الحدیث: ۱۷۷۲، ص ۷۹۷۔
- 3..... ”صحیح البخاری“، کتاب احادیث الانبیاء، باب احب الصلاة إلى الله صلاة داود... إلخ، الحدیث: ۳۴۲۰، ص ۲۷۹۔
- 4..... ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب ما یکره من ترک قیام اللیل لمن کان یقومہ، الحدیث: ۱۱۵۲، ص ۹۰۔
- 5..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، باب فضیلة العمل الدائم... إلخ، الحدیث: ۱۸۳۰، ص ۸۰۱۔

مسئلہ ۶: عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔^(۱) (درمختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشا و صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ

صحیح حدیث میں فرمایا: ”جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی، اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی، اس نے ساری رات عبادت کی۔“^(۲) اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں وقت ہوگی۔ لہذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر۔

مسئلہ ۷: ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سُنتنا اور درود و شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا۔^(۳) (ردالمحتار) صلاۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ضمناً ابھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں اور سنیں۔

حدیث ۹: ترمذی وابن ماجہ و حاکم بر شرط شیخین عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔“ تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے، میں بھی حاضر ہوا، جب میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونہ جھوٹوں کا مونہ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سُنی یہ ہے فرمایا: ”اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔“^(۴)

حدیث ۱۰: حاکم نے بافادۃ تصحیح روایت کی، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اُس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں؟ اُس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔^(۵)

حدیث ۱۱: طبرانی کبیر میں باسناد حسن و حاکم بافادۃ تصحیح بر شرط شیخین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔“ ابو مالک

- 1..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۶۸.
- 2..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ العشاء... إلخ، الحدیث: ۱۴۹۱، ص ۷۷۹.
- 3..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی إحياء لیالی العیدین... إلخ، ج ۲، ص ۵۶۹.
- 4..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب البر و الصلۃ، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ۷۳۵۹، ج ۵، ص ۲۲۱.
- و ”الترغیب و الترہیب“، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، الحدیث: ۴، ج ۱، ص ۲۳۹.
- 5..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب البر و الصلۃ، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ۷۳۶۰، ج ۵، ص ۲۲۱.

اشعری نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا: ”اُس کے لیے کہ اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔“ (۱) اور اسی کے مثل ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳: بیہقی کی ایک روایت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ (۲)

حدیث ۱۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ”رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے، وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔“ (۳)

حدیث ۱۵، ۱۶: ترمذی ابو امامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب (عزوجل) کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔“ (۴) اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ”بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔“ (۵)

حدیث ۱۷: صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو رات میں اُٹھے اور یہ دعا پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ اغْفِرْ لِي. (۶)

- 1..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب صلاة التطوع، باب صلاة الحاجة، الحديث: ۱۲۴۰، ج ۱، ص ۶۳۱. عن عبد الله بن عمرو.
- 2..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلوات، الحديث: ۳۲۴۴، ج ۳، ص ۱۶۹.
- 3..... ”صحيح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، الحديث: ۱۷۷۰، ص ۷۹۶.
- 4..... ”جامع الترمذي“، کتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، الحديث: ۳۵۴۹، ص ۲۰۱۷.
- 5..... ”المعجم الكبير“، باب السين، الحديث: ۶۱۵۴، ج ۶، ص ۲۵۸.
- 6..... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ (عزوجل) اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ اے میرے پروردگار! تُو مجھے بخش دے۔ ۱۲

پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔“ (۱)

حدیث ۱۸: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَسِيْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ . (۲)

یہ ایک دعا اور چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جسے اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے اس کے لیے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ

حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں:

1..... ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، الحدیث: ۱۱۵۴، ص ۹۰.

و ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول إذا قام من اللیل، تحت الحدیث: ۱۲۱۳، ج ۳، ص ۲۸۸.

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل، الحدیث: ۱۱۲۰، ص ۸۷.

الہی! تیرے ہی لیے حمد ہے، آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے اور جنت حق ہے اور روزِ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ (عزوجل) تیرے لیے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی مدد سے خصوصت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تُو بخش دے میرے لیے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور اعلانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تُو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲

”جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. (1)

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ہذا الامر کے حاجت کا نام لے یا اس کے بعد۔ (2) (رد المحتار)

أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي مِثْلِ أَوْ شَكَّ رَاوِي هُوَ، فَقَهَا فَرَمَاتِهِ هُنَّ كَمَا جَمَعَ كَرَّ لِي فِي هُنَّ.

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ. (3) (غنیہ)

مسئلہ ۱: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لیے استخارہ نہیں ہو سکتا، ہاں تعین وقت کے لیے کر سکتے

ہیں۔ (4) (غنیہ)

مسئلہ ۲: مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الْحَمْدُ لِلَّهِ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا

الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

يُعْلِنُونَ تِلْكَ اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ آخِرَ آيَةٍ تِلْكَ بھی پڑھے۔ (5) (رد المحتار)

۱..... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیو کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل) اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اوس سے راضی کر۔ ۱۲

۲..... ”صحیح البخاری“، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع... إلخ، الحدیث: ۱۱۶۲، ص ۹۱.

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارة، ج ۲، ص ۵۶۹.

۳..... ”غنیہ المتملی“، رکعتا الاستخارة، ص ۴۳۱.

۴..... المرجع السابق.

۵..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارة، ج ۲، ص ۵۷۰.

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ”اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب (عزوجل) سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گذرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔“ (۱) اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُوسور ہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخ دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ (۲) (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلاة التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمھارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا پچھلا پُرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصد کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلاة التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔“ اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ بار پھر اَعُوذُ اور بِسْمِ اللَّهِ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسبیح و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۵۷ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (۳) (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سورت پڑھی جائے؟ فرمایا: سورہ

1..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، رقم: ۲۱۵۳۵، ج ۷، ص ۳۳۶۔

2..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارہ، ج ۲، ص ۵۷۰۔

3..... ”غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی“، صلاة التسبیح، ص ۴۳۱۔

تکاثر والعصر اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ اور بعض نے کہا سورہ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ (۳)

مسئلہ ۴: ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ (۴) (عالگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشِیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرُّغْبَةِ وَتَعَبَدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزْنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لِّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْر حُسْنُ ظَنٍّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ . (۵) (ردالمحتار)

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج ۲، ص ۵۷۱.

2..... المرجع السابق.

3..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج ۲، ص ۵۷۲.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج ۲، ص ۵۷۱.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۳.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج ۲، ص ۵۷۲.

اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے، تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں، تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لیے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں، تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے، پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔ ۱۲

نماز حاجت

ابوداؤد وحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ”جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔“ (۱) اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے: ”پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔“ مشائخ فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی وابن ماجہ نے عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس کی کوئی حاجت اللہ (عزوجل) کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۲)

ترمذی بافادۃ تحسین و تصحیح وابن ماجہ وطبرانی وغیرہم عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی، اللہ (عزوجل) سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے، ارشاد فرمایا: ”اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے صبر کرو اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔“ انہوں نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دُعا کریں، انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاتَوْسَّلُ وَاتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۳) اِنِّیْ

1..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، الحدیث: ۱۳۱۹، ص ۱۳۲۱.

2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الحاجة، الحدیث: ۴۷۹، ص ۱۶۹۰.

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو علیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ (عزوجل)، مالک ہے عرش عظیم کا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲

3..... حدیث میں اس جگہ یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ مگر محمد و اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِنُقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَقَّعَهُ فِيَّ (1)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔“ (2) نیز قضائے حاجت کے لیے ایک مجرب نماز جو علما ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (3) (خیرات الحسان)

(صلاة الأسرار)

نیز اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاة الأسرار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جرید نخعی شطونی ہجۃ الاسرار میں اور مولانا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُرود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ (4)

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيمَ الطَّرْفَيْنِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ (5)

1..... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے اپنے رب (عزوجل) کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ ”الہی! اون کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“ ۱۲

2..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیہا، باب ماجاء فی صلاة الحاجة، الحدیث: ۱۳۸۵، ص ۲۵۵۹۔ و ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، الحدیث: ۳۵۷۸، ص ۲۰۲۰۔

و ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۸۳۱۱، ج ۹، ص ۳۰۔ دون قوله (واتوسل)۔

3..... ”الخیرات الحسان“، الفصل الخامس و الثلاثون... إلخ، ص ۲۳۰۔

و ”تاریخ بغداد“، باب ما ذکر فی مقابر بغداد المخصوصة بالعلماء و الزهاد، ج ۱، ص ۱۳۵۔

4..... اے اللہ (عزوجل) کے رسول! اے اللہ (عزوجل) کے نبی! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲

5..... اے جن و انس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے۔^(۱)

نماز توبہ

ابوداؤد و ترمذی وابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی۔

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ لَا يَكُنْ لَهُ جُنُوحٌ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾^(۲)

”جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ (عزوجل) کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ (عزوجل) کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔“

مسئلہ ۱: صلاة الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں، فقہاء اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔^(۳) لیکن اجلہ اکابر اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے، تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیے^(۴) اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

- 1..... ”بہجة الأسرار“، ذکر فضل أصحابہ و بشرامہم، ص ۱۹۷. بتصرف.
- 2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة عند التوبة، الحديث: ۴۰۶، ص ۱۶۸۲. پ ۴، ال عمرن: ۱۳۵.
- 3..... ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الرغائب، ج ۲، ص ۵۶۹. وغیرہ
- 4..... مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“، ج ۷، ص ۳۶۵ پر فرماتے ہیں: ”نفل غیر تراویح میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہی ہے۔ چار کی نسبت کتب حنفیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تنزیہ جس کا حاصل خلافِ اولیٰ ہے نہ کہ گناہ و حرام کما بیناہ فی فتاوانا (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاویٰ میں دی ہے۔ ت) مگر مسئلہ مختلف فیہ ہے اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی (تداعی کا لغوی معنی ہے ”ایک دوسرے کو بلانا“۔ اور تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ ”کم از کم چار آدمی ایک امام کی اقتدا کریں۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۴۳۰. ملخصاً) ثابت ہے اور عوام فعلِ خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت و حکمائے ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔“

تراویح کا بیان

مسئلہ ۱: تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔“^(۲) اور خود حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، ارشاد فرماتے ہیں: ”جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے، اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے“^(۳) یعنی صغائر۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نَعِمَتِ الْبُدْعَةُ هَذِهِ یہ اچھی بدعت ہے۔^(۴) رواہ اصحاب السنن۔

مسئلہ ۲: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں^(۵) اور یہی احادیث سے ثابت، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔^(۶) اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں بھی یو ہیں تھا۔^(۷) اور موطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے، کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیس رکعتیں پڑھتے۔^(۸) بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔^(۹) اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- 1..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۹۶ وغیرہ
- 2..... ”جامع الترمذی“، أبواب العلم، باب ماجاء في الأخذ بالسنة... إلخ، الحديث: ۲۶۷۶، ص ۱۹۲۱.
- 3..... ”صحيح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، الحديث: ۱۷۷۹، ص ۷۹۷.
- 4..... ”صحيح البخاري“، کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ۲۰۱۰، ص ۱۵۶.
- و ”الموطأ“ لإمام مالك، کتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ۲۵۵، ج ۱، ص ۱۲۰.
- 5..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۹.
- 6..... ”معرفه السنن و الآثار“ للبيهقي، کتاب الصلاة، باب قيام رمضان، رقم ۱۳۶۵، ج ۲، ص ۳۰۵.
- 7..... ”فتح باب العناية شرح النقاية“، کتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، ج ۱، ص ۳۴۲.
- 8..... ”الموطأ“ لإمام مالك، کتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ۲۵۷، ج ۱، ص ۱۲۰.
- 9..... ”السنن الكبرى“، کتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، الحديث: ۴۶۱۸، ج ۲، ص ۶۹۹.

نے ایک شخص کو حکم فرمایا: کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔^(۱) نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجبات کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں، لہذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل و مکمل برابر ہوں۔

مسئلہ ۳: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے و تر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام و تر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ و تر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے و تر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشا بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و تر طہارت کے ساتھ تو عشا و تراویح پھر پڑھے و تر ہو گیا۔^(۲) (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ تنہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۵: اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب و عشا کی سنتیں۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۷: احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی

- ۱..... "السنن الکبریٰ"، کتاب الصلاة، باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان، الحدیث: ۶۲۱، ج ۲، ص ۶۹۹.
- ۲..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراویح، ج ۲، ص ۵۹۷.
- و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۵.
- ۳..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵۹۸.
- ۴..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراویح، ج ۲، ص ۵۹۸.
- ۵..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراویح، ج ۲، ص ۵۹۹.
- ۶..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراویح، ج ۲، ص ۵۹۷.

سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۹: امام مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اللہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ پراکتفا کرے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قراءت مساوی ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو^(۵) بہتر ہے۔ یوہیں تعوذ و تسبیہ و طمانینت و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، پانچویں ترویجہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔^(۷) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبَرِيَّاءِ وَالْجَبْرُوتِ. سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ

- 1..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۱.
- و "الفتاوى الرضوية" (الحديدية)، ج ۷، ص ۴۵۸.
- 2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۶۰۲.
- 3..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ۱، ص ۱۱۸.
- 4..... المرجع السابق، ص ۱۱۷.
- 5..... يعني جس قدر حروف کو اچھی طرح ادا کرے۔
- 6..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ۱، ص ۱۱۷.
- و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۳.
- 7..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ۱، ص ۱۱۵ وغیرہ

اللّٰهُ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ - (غنیہ، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا مکروہ ہے۔ یوہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ (2)

(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر

کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ

ہو اگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتداء نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد

محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قراءت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں۔ (6) (عالمگیری) افسوس صد افسوس کہ اس

زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھاجایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزه، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور

1..... "غنیۃ المتملی"، تراویح، ص ۴۰۴۔

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۰۔ وغیرہما
پاک ہے ملک و ملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے، پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲

2..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۵۔

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۱۔

3..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۶۔

4..... المرجع السابق۔

5..... المرجع السابق۔

6..... المرجع السابق۔

ث، ص، ت، ط وغیرہ حروف میں تفرقہ (۱) نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولانا جل مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ ۲۰: آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیس گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ الْمَعْرُوف كَالْمَشْرُوطِ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصَّرِيحُ يُفَوِّقُ الدَّلَالَۃَ (۲)۔

مسئلہ ۲۱: ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویجہ پر امام بدلیں، مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا و تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (۷) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے دوسرا تراویح۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا و وتر کی

۱..... فرق۔ صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۶۔

۴..... المرجع السابق۔

۵..... المرجع السابق۔

۶..... المرجع السابق، ص ۱۱۷۔

۷..... المرجع السابق، ص ۱۱۶، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی کراہۃ

الاعتداء فی النفل علی سبیل التداعی... إلخ، ج ۲، ص ۶۰۶۔

امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: اگر سب لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کر دی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں، ہاں عشا جماعت سے ہوئی اور بعض کو جماعت نہ ملی۔ تو یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: اگر عشا جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو تراویح میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشا تنہا پڑھی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو تراویح تنہا پڑھے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عشا کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اسی میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳۱: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے

مشابہت ہے۔

اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُفَّالًا﴾

”منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔“^(۶) (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۲: امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے

بڑھے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۶.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۳.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۳.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۷.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۶۰۳.

6..... "غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی"، تراویح، فروع، ص ۴۱۰.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج ۲، ص ۶۰۳.

پ ۵، النساء: ۱۴۲.

7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۸.

پوری کر لے مگر یہ دو شریکی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا، اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قعدہ میں مقتدی سو گیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اُس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اُس کا قول اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لیے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم ترکیف سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: ایک بار بسم اللہ شریف جہر^(۸) سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

- 1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۸.
- 2..... المرجع السابق.
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۹.
- 4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۷.
- 5..... المرجع السابق.
- 6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج ۱، ص ۱۱۸.
- 7..... المرجع السابق.
- 8..... یعنی اونچی آواز۔

مسئلہ ۴۱: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن کچھلی رکعت میں اَلر سے مفلحون تک پڑھے۔

مسئلہ ۴۲: شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔

فائدہ: ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں اکٹھ ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

حدیث ۲۱: امام مالک و نسائی روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی مجھن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے، ارشاد فرمایا: ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی، ارشاد فرمایا: ”جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔“ (۱) اسی کے مثل یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو ابوداؤد میں مروی۔

حدیث ۳: امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔“ (۲)

مسئلہ ۱: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۲: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو، البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز

1..... ”الموطأ“ لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ۳۰۲، ج ۱، ص ۱۳۵.

و ”مشكاة المصابيح“، كتاب الصلاة، باب من صلى صلاة مرتين، الحديث: ۱۱۵۳، ج ۱، ص ۳۳۸.

2..... ”الموطأ“ لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ۳۰۶، ج ۱، ص ۱۳۶.

3..... ”تنوير الأبصار“ و ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج ۲، ص ۶۰۶ - ۶۱۰.

پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳: مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہو گیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہو گیا اس مقتدی نے اُس کا اتباع کیا، اس کی نماز فاسد ہو گئی، تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جاناً مراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز^(۴) سجدہ نہ کیا ہو۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو، اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نفل شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کر لے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کر لے۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کر لے۔^(۸) (درمختار)

۱..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۱۹ وغیرہ

۲..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۱۹

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ باطلۃ... إلخ، ج ۲، ص ۶۱۰

۴..... ابھی تک۔

۵..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج ۲، ص ۶۰۸

۶..... المرجع السابق

۷..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ... إلخ، ج ۲، ص ۶۱۱

۸..... "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج ۲، ص ۶۱۱

مسئلہ ۹: سنت یا قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہ اُسی قضا کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف^(۲) کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لیے ہو تو مستحب اور جان بچانے کے لیے ہو تو واجب۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔“^(۵) امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعثا کہتے ہیں: ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی، اُس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا: کہ ”اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔“^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۱۴: جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو، مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔^(۸) (درمختار، ردالمحتار)

۱..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج ۲، ص ۶۰۶.

۲..... ضائع ہونے۔

۳..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: قطع الصلاة يكون حراما و مباحا... إلخ، ج ۲، ص ۶۱۰.

۴..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج ۱، ص ۱۱۹.

۵..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ۷۳۴، ص ۲۵۲۰.

۶..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ۷۳۳، ص ۲۵۲۰.

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان،

ج ۲، ص ۶۱۲.

۷..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج ۲، ص ۶۱۳.

۸..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان،

ج ۲، ص ۶۱۳.

مسئلہ ۱۵: سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جاسکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو، اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ اقامت شروع ہوگئی اقامت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: مقتدی نے دو سجدے کیے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی، ہاں جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اوّل سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل^(۴) یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔^(۵) (درمختار، رالمختار)

مسئلہ ۱۹: امام رکوع میں تھا کسی نے اُس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھالیا تو وہ رکعت نہیں ملی، لہذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کر لے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہو لیا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اس کے رکوع کرنے سے پیشتر امام نے سر اٹھالیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں

۱..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج ۲، ص ۶۱۴.

۲..... المرجع السابق.

۳..... المرجع السابق، ص ۶۲۵.

۴..... خلاصہ۔

۵..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش،

ج ۲، ص ۶۲۱.

۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج ۲، ص ۶۲۳.

گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی نماز ہوگئی مگر ترک واجب کا گناہ ہوا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اُس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قراءت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کر لے گا ہو جائے گی ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت^(۳) ہوگئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قراءت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع و سجود کیا تو نماز ہوگئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قراءت پڑھے اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔^(۵) (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

حدیث ۱: غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔^(۶)

حدیث ۲: امام احمد نے ابی جعہ حبیب بن سباع سے روایت کی، کہ غزوہ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا: کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں پڑھی، مؤذن کو حکم فرمایا: اُس نے اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔^(۷)

1..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ج ۲، ص ۶۲۴.

2..... المرجع السابق، ص ۶۲۵. 3..... باہم شرکت۔

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی إدراك الفريضة، ج ۱، ص ۱۲۰.

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی إدراك الفريضة، ج ۱، ص ۱۲۰.

6..... "السنن الکبریٰ" للبیہقی، کتاب الصلاة، باب الأذان والإقامة للفائتة، الحدیث: ۱۸۹۲، ج ۱، ص ۵۹۲.

7..... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی جعہ حبیب بن سماع، الحدیث: ۱۶۹۷۲، ج ۶، ص ۴۲.

حدیث ۳: طبرانی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا: ”جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اُس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کر لے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اُسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔“ (۱)

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔“ (۲)

حدیث ۵: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں، قصور تو بیداری میں ہے۔ (۳)

مسئلہ ۱: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۲: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، توبہ کہاں ہوئی۔ (۵) (ردالمحتار) حدیث میں فرمایا: ”گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب (عزوجل) سے ٹھٹھا (۶) کرتا ہے۔“ (۷)

مسئلہ ۳: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لیے عذر ہے، مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یوہیں اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رُخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ (۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جنائی (۹) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لیے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر

1..... ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۵۱۳۲، ج ۴، ص ۳۸.

2..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفاتئة... إلخ، الحدیث: ۱۵۶۸، ص ۷۸۵.

3..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفاتئة... إلخ، الحدیث: ۱۵۶۲، ص ۷۸۴.

4..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۲۶.

5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۲۷.

6..... مذاق۔

7..... ”شعب الإيمان“، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحدیث: ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶.

8..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۲۷.

9..... وائی۔ بچہ جنانے والی۔

آگیا اور نفاس سے پیش وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی، کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفعہ کرنے کے لیے کرنا عاادہ ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶: وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔^(۳) (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۷: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ”جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔“^(۴) (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہو واجب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرنا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

مسئلہ ۸: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔^(۶) (ردالمحتار)

- 1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۲۷.
- 2..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۲۷-۶۳۲.
- 3..... المرجع السابق، ص ۶۲۸.
- 4..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۱ وغیرہ.
- 5..... ”ردالمحتار“،
- 6..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۳.

امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالباسم محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ”نماز کے احکام“ ص ۳۲۹ میں لکھتے ہیں: ”بٹھے بٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذکر و فکر کی محفلوں، نیز سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ نیت اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابل اعتماد اسلامی

مسئلہ ۱۰: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔^(۱) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مجنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگر چہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے، دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگر چہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

= بھائی جگانے والا موجود ہوا الارام والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسب ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورتِ شرعیہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“

1..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج ۲، ص ۶۳۳.

2..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت وما يتصل بها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

طلوع وغروب وزوال سے کیا مراد ہے، اس کا بیان باب الاوقات میں گذرا۔ ۱۲ منہ

3..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۱.

4..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان بالختامات و التهايل، ج ۲، ص ۶۴۷.

5..... المرجع السابق.

6..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۱.

مسئلہ ۱۶: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: لڑکی نماز عشا پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے، پوچھنے^(۲) سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پوچھنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوگئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہوگیا تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔^(۵) (شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۰: ترتیب کے لیے مطلق وقت کا اعتبار ہے، مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھے پھر عصر۔^(۶) (ردالمحتار)

۱..... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: إذا أسلم المرتد... إلخ، ج ۲، ص ۶۵۰.
۲..... صحیح صادق ہونے۔

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۱ وغیرہ

۴..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۱ وغیرہ

۵..... "شرح الوقایہ"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۲۱۷.

۶..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ج ۲، ص ۶۳۴.

مسئلہ ۲۱: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو، اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہو گیا تو یہ نماز نہ ہوگی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے، ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا، عشا پڑھنے لگا اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یو ہیں اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی، فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہو گیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی۔^(۵) (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۲۔

۲..... المرجع السابق۔

۳..... المرجع السابق۔

۴..... المرجع السابق۔

۵..... المرجع السابق، ص ۱۲۳۔

مسئلہ ۲۶: قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۲۷: اپنے کو با وضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہو گئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: فجر کی نماز قضا ہو گئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پڑھ لی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی، عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہو گئی غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو نا واقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۹: چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگر چہ با وجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہو گئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی اگر چہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہو گئی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگر چہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔^(۶) (درمختار)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۲.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۳۹.

۴..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ج ۲، ص ۶۳۷.

۴..... المرجع السابق، ص ۶۴۰.

۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۴۰.

مسئلہ ۳۲: باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۳۳: بعض نماز پڑھتے وقت قضا یا دھتی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگر چہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۳۶: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۳۸: کسی شخص کی ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی نمازیں پڑھے۔ یوہیں اگر

1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۴۱.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج ۲، ص ۶۴۲.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۴.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۴۶.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصیة بالختومات و التہلیل، ج ۲، ص ۶۴۶.

خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الرحمن "سنتی بہشتی زیور"، ص ۲۴۰، میں لکھتے ہیں: "اور لو لگائے رکھے کہ مولانا عزوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزانہ غیب سے عطا فرمادے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ (سنتی بہشتی زیور، نفل نمازوں کا بیان، ص ۲۴۰)

6..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصیة... إلخ، ج ۲، ص ۶۴۶.

دونمازیں دودن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون نماز ہے تو جدھر طبیعت جے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جے اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جے تو عصر پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کر لے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثا فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا فرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے^(۴) اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے، یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہی کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کر لیں اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے۔ یوہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔^(۶) (درمختار)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۴.

2..... المرجع السابق.

3..... المرجع السابق.

4..... یعنی تحفہ میں دیدے۔

5..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی إسقاط الصلاۃ عن المیت، ج ۲،

ص ۶۴۳ - ۶۴۴.

6..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۴۵.

مسئلہ ۴۳: بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ ۴۴: شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہو گیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قضاے عمری کہ شپ قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا میں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں، یہ باطل محض ہے۔

سجدہ سہو کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے: ”ایک بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔“^(۳) اس حدیث کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ ۱: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد وہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشهد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔^(۴) (عالمہ کتب)

مسئلہ ۲: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔^(۵) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

1..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج ۱، ص ۱۲۴۔

2..... المرجع السابق۔

3.....

4..... ”شرح الوقایۃ“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۱، ص ۲۲۰۔

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۱، ۶۵۵۔

5..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۵۔

و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۳۔

6..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۵۔ وغیرہ

مسئلہ ۴: کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدہ سہو نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسبیح، ثناء، آمین، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔^(۲) (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہو ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ ۶: سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہو اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا۔ یوں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا سجدہ ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: سجدہ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔^(۵) (ردالمحتار)

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۵.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۵.

و "غنیة المتملی"، فصل فی سجود السهو، ص ۴۵۵.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۵.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۵.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۴.

یہ علامہ شامی کی بحث ہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس نے حافیہ ردالمحتار میں یہ ثابت کیا کہ بہر حال اعادہ ہے۔ "وہذا نصہ والذی یشہر لی لزوم الاعادة مطلقاً لان الصلوة وقعت ناقصة وقد وجب علیہ اکمالها وكانت الیہ سبیلان متصل بالسجود و متراخ بالاعادة فان عجز عن احدهما ولو بلا صنعه فلم یعجز عن الاخری و سیأثر العلامة المحشی عن النہر ان المقتدی اذا سہاد ون امامہ فانه لا یسجد ومقتضی کلامہم ان یعید لتمکن الکراہة مع تعذر الجاہل اھ فان هذا التعذر ایضاً بغير صنعه وقد اقرہ المحشی وهو وان کان ثمة سہوا من النہر والمحشی کما سیاتی هنا لکن لاشک انه مقتضی کلامہم هنا۔" ۱۲

(عالمگیری)

مسئلہ ۹: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہے۔^(۱)

مسئلہ ۱۰: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدہ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصد نفل کی بنا کی تو سجدہ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہو نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدہ سہو کرے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔^(۳) (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ ۱۲: سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔^(۵) (ردالمختار وغیرہ)

واجبات نماز کا مفصل بیان پیشتر ہو چکا ہے، مگر تفصیل احکام کے لیے اعادہ بہتر، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۴: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۃ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۶) (درمختار، عالمگیری)

- ۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۶.
 - ۲..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۴.
 - ۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۵.
 - ۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۳. وغیرہ
 - ۵..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۵. وغیرہ
 - ۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۶.
- و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۶.

مسئلہ ۱۵: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی چھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: فرض کی چھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصد اُملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے یوہیں اگر چھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں اور رکوع وجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور سجدہ سہو کرے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدہ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: تعدیل ارکان^(۷) بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔^(۸) (عالمگیری)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۶۔

۲..... المرجع السابق۔

۳..... المرجع السابق۔

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۵۔

۵..... "الدرالمختار"، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷۔

۶..... یعنی رکوع، سجود، قوما اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحَنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

۷..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷۔

مسئلہ ۲۲: فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہو لہذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔^(۱) (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کہ آوے، تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۴: قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سراٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگر چہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے، لہذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۱.
- 2..... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ۶۶۳.
- 3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۴.
- 4..... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ۶۶۱.
- 5..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۷، ۶۶۹.

مسئلہ ۲۷: چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۹: مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۰: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟“ عرض کی، اس لیے کہ اس نے بھول کر پڑھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدہ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہو گیا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر

۱..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۶۹.

۲..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۰.

۳..... المرجع السابق.

۴..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷. وغیرہما

۵..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷.

۶..... المرجع السابق.

۷..... المرجع السابق.

تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدہ سہو کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔^(۵) (عالمگیری) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھولا تو نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔^(۷) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ سے یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔^(۸) (عالمگیری، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۴۱: منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔^(۹) (ردالمحتار)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷.

2..... المرجع السابق.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸.

5..... المرجع السابق.

6..... المرجع السابق.

7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۵.

8..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷.

9..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۵۷.

مسئلہ ۴۲: ثناؤ عاوتشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۴۶: مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔^(۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔^(۶) (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۸.

۲..... المرجع السابق، ص ۶۷۷.

۳..... المرجع السابق، ص ۶۵۸.

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۸.

اور اعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں کما حقہ فی فتاویٰ ۱۲۱

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹.

۶..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی سجود السهو، ص ۴۶۶.

۷..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹، وغیرہ

مسئلہ ۴۹: مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصد اُپھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا تو اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے، لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵۳: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر بیٹھے اور تشهد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: امام سے صلاة الخوف میں (جس کا بیان اور طریقہ انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ

1..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹، وغیرہ

و "الفتاویٰ الرضویة" (الحدیة)، ج ۷، ص ۲۳۸.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۵۹.

3..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸.

4..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۰.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۶۰.

6..... المرجع السابق.

دوسرا گروہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: امام کو حدیث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اور خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہذا جب تک کلام یا حدیث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور سجدہ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: سجدہ تلاوت باقی تھا یا قعدہ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصد اسلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوں اگر اس کے ذمہ سجدہ سہو و سجدہ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصد اسلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدہ نماز اور سجدہ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدہ نماز رہ گیا تھا اور سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ نماز و سجدہ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۸.

۲..... المرجع السابق، ص ۱۳۰.

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۳.

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۳.

۵..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج ۲، ص ۶۷۴.

سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع وسجود کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع وسجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کر لے اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں، مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا، تو نماز گئی۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶۲: جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کہ بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، علیٰ ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔^(۳) (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۶۳: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔^(۴) (فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلیٰ کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا

۱..... "الدر المختار"،

۲..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۴.

۳..... "الهدایہ"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۱، ص ۷۶. وغیرہ

۴..... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۱، ص ۴۵۲.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۵.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۱. وغیرہ

کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا، پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رک رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا تو نئے سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔^(۸) (عالمگیری)

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۶.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۲۸.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۰.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج ۲، ص ۶۷۸.

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج ۱، ص ۱۳۱.

6..... المرجع السابق.

7..... المرجع السابق.

8..... المرجع السابق.

نماز مریض کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: ”کھڑے ہو کر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔“ (۱) اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔

حدیث ۲: بزار مسند میں اور بیہقی معرفۃ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو، ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (۲)

مسئلہ ۱: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ (۳) (درمختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائض نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ ۲: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ (۴) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں

1..... "نصب الراية" للزيلعي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۱۷۷-۱۷۸.

2..... "معرفۃ السنن والآثار" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، الحديث: ۱۰۸۳، ج ۲، ص ۱۴۰.

3..... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۱.

4..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۶.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۲.

5..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۶. وغیرہ

کچھ حرج نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵: چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی، تعدہ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قراءت شروع کر دی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا، لہذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قراءت سے پہلے یاد آ گیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہو گئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قراءت کی اور اشارہ سے رکوع وسجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قراءت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع وسجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بچے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔^(۵) (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکا یا، جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔^(۷) (درمختار، عالمگیری)

- ۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۹۰.
- ۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۷.
- ۳..... المرجع السابق.
- ۴..... المرجع السابق.
- ۵..... المرجع السابق، ص ۱۳۶، و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۴.
- ۶..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۵ وغیرہ.
- ۷..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۶.

مسئلہ ۱۱: اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتہً رکوع و سجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتہً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ وہنی یا بانیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منوہ کرے خواہ چپ لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلانے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلا کر وہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منوہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چپ لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگر چہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منوہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رُو کر دے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی، اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۵، ۶۸۶.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۶.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۶. وغیرہ

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۷. وغیرہ

پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کر لے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹: رکوع وسجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع وسجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع وسجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منھ کر لے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منھ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔^(۶) (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔^(۷) (درمختار)

۱..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۸.

۲..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۸.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۷.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۹.

۴..... المرجع السابق.

۵..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۸۹.

۶..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فی الصلاة فی السفینة، ج ۲، ص ۶۹۰.

۷..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۹۲.

مسئلہ ۲۲: اگر کسی کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: شراب یا بھنگ پی اگر چہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگر چہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۴: سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگر چہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قراءت بھی نہ ہوگی مگر جبکہ قراءت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرادے اور غلام بیمار ہو تو وضو کرادینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینہ^(۷) اور کچھڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں

- 1..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۹۲.
- و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۷.
- 2..... المرجع السابق.
- 3..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج ۲، ص ۶۹۲.
- 4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۸.
- 5..... المرجع السابق.
- 6..... المرجع السابق.
- 7..... بارش۔
- 8..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۸.

قضا ہوئیں بیماری میں انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے، ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مریض کے نیچے نجس بچھونا چھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ ضروری: مسلمان اس باب کے مسائل دیکھیں تو انھیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی شدت کا درد ہوا نماز چھوڑ دی کوئی پھڑیا نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ درِ دس روز کام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انھیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوٰۃ کے لیے احادیث سے بیان ہوئیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُّقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ صٰلِحِيْ اَهْلِهَا اَحْيَاءَ وَاَمْوَاتًا وَاَرْزُقْنَا اِتِّبَاعَ شَرِيْعَةِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اٰمِيْن .^(۵)

1..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۸.

2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج ۲، ص ۶۹۳.

3..... المرجع السابق.

4..... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج ۱، ص ۱۳۷.

5..... اے اللہ (عزوجل)! تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شریعت کی پیروی اور روزی کر، ان پر بہتر درود و سلام، آمین۔

سجدہ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے بربادی میری! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا، میرے لیے دوزخ ہے۔“ (۱)

مسئلہ: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سورہ اعراف کی آخر آیت

﴿إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ﴾ (۲)

(۲) سورہ رعد میں یہ آیت

﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظُلُمٌ لَّهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ (۳)

(۳) سورہ نحل میں یہ آیت

﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (۴)

(۴) سورہ بنی اسرائیل میں یہ آیت

﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۖ وَيَقُولُونَ سُبْحَنَ رَبِّنَا

إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۖ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَكُونُونَ خُشُوعًا ۖ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (۵)

(۵) سورہ مریم میں یہ آیت

﴿إِذَا تُلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَةُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا﴾ (۶)

(۶) سورہ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی یہ آیت

1..... ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة، الحدیث: ۲۴۴، ص ۶۹۲.

2..... پ ۹، الاعراف: ۲۰۶.

3..... پ ۱۳، الرعد: ۱۵.

4..... پ ۱۴، النحل: ۴۹.

5..... پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷ - ۱۰۹.

6..... پ ۱۶، مریم: ۵۸.

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۚ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝﴾ (1)

(۷) سورہ فرقان میں یہ آیت

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝﴾ (2)

(۸) سورہ نمل میں یہ آیت

﴿الَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝﴾ (3)

(۹) سورہ الم تنزیل میں یہ آیت

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝﴾ (4)

(۱۰) سورہ ص میں یہ آیت

﴿فَاسْتَغْفِرْ رَبِّهِ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝﴾ (5)

(۱۱) سورہ حم السجدہ میں آیت

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْمُونُ ۝﴾ (6)

(۱۲) سورہ نجم میں

﴿فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝﴾ (7)

1..... پ ۱۷، الحج: ۱۸.

2..... پ ۱۹، الفرقان: ۶۰.

3..... پ ۱۹، النمل: ۲۵ - ۲۶.

4..... پ ۲۱، السجدہ: ۱۵.

5..... پ ۲۳، ص: ۲۴ - ۲۵.

7..... پ ۲۷، النجم: ۶۲.

6..... پ ۲۴، خم السجدہ: ۳۷ - ۳۸.

(۱۳) سورۃ الشقاق میں آیت

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ (۱)

(۱۴) سورۃ اقرء میں آیت

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝﴾ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی

عذر نہ ہو تو خود سن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۳)
(ہدایہ، عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۳: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور

اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا

اور اگر محض ہونٹ ملے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا، البتہ نماز

میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا، اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا، بعد پڑھنے

کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس

کے لیے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہو واجب بھی سجدہ کرے۔ (۶)

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

۱..... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰ - ۲۱.

۲..... پ ۳۰، العلق: ۱۹.

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

۳..... المرجع السابق، و ”الہدایہ“، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۱، ص ۷۸.

و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۴.

۴..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۴.

۵..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

۶..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۶.

مسئلہ ۶: سورہ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے، البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا، اگرچہ آیت سُنی ہو۔^(۲) (غنیہ)

مسئلہ ۸: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں، البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سُنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔^(۳) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سُنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔^(۴) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہو گیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہذا سجدہ کرے۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادایا قضا کا اسے حکم ہو، لہذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۵-۶۹۷.

2..... "غنیة المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۰.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۷.

4..... "غنیة المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۰.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۸.

6..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۸.

اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہو گیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے، بے وضو یا جنب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے، نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یوہیں سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے، نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آگیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کر لیا پھر نماز فاسد ہو گئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیر نماز کرے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہوا یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے چپے کرنے یا چپے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔^(۵) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔^(۶) (عالمگیری)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰ - ۷۰۲.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲، ۱۳۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۲.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔^(۱) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت، لہذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمد وکلام وقہقہ۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔^(۵) (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھالیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کر لیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں، لہذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔^(۶) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اَللّٰهُ اَكْبَرُ نہ کہا یا سُبْحَنَ نہ پڑھا تو ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

و "غنیۃ المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۰.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۹. وغیرہ

3..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۹.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۹.

5..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴.

و "غنیۃ المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۱.

نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یہ جو کہا گیا ہے کہ سجدہ تلاوت میں سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھے یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔ مثلاً

سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ. (۳) یا

اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاَجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ زُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. (۴) یا یہ کہے۔

سُبْحَنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ط (۵)

اور اگر بیرون نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے، مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَ سَوَادِي رَبِّكَ اَمِنْ فَوَادِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا يَنْفَعُنِيْ وَعَمَلًا يَّرْفَعُنِيْ. (۶) (غنیہ، ردالمحتار)

دین

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰.

3..... میرے چہرے نے سجدہ کیا اوس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ (عزوجل)! جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ۱۲

4..... اے اللہ (عزوجل)! اس سجدہ کی وجہ سے تو میرے لیے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو تو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول کیا۔ ۱۲

5..... پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ ۱۲

6..... "غنیۃ المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۲، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰.

اے اللہ (عزوجل)! میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا۔ اے اللہ (عزوجل)! تو مجھ کو علم نافع اور عمل رافع روزی کر۔ ۱۲

مسئلہ ۲۷: سجدہ تلاوت کے لیے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔^(۱)

(تنویر الابصار)

مسئلہ ۲۸: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر

مکروہ تنزیہی۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۹: اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک

حرمت نماز^(۴) میں ہے کر لے، اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدہ سہو کرے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار) تاخیر سے مراد تین آیت سے

زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے، مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا جب

بھی حرج نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قصد اُنہ کیا تو

گنہگار ہوا تو بہ لازم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وسجود نہ کیا ہو، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد

ہوگئی یا قصد افساد کی تو بیرون نماز سجدہ کر لے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۳۲: اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع

کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔^(۸) (عالمگیری، درمختار)

۱..... "تنویر الأبصار"، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۰.

۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۳.

۳..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۳.

ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! تیری ہی طرف پھرتا ہے۔ ۱۲

۴..... یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔ ۱۲

۵..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۴.

۶..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶-۷۰۷.

۷..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۵.

۸..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۸.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳، ۱۳۴.

مسئلہ ۳۳: نماز کا سجدہ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لیے یہ رکوع کیا تو اس رکوع کے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے۔ اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لیے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع نماز کرے۔^(۱) (غنیہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴: آیت سجدہ بیچ سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ نیت کرے، نا کافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے تو سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس سورت اخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔^(۴) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ قعدہ جاتا رہا یہ حکم جبری نماز کا ہے، سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو گیا اگرچہ نیت نہ ہو، لہذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت کرے۔

1..... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

3..... المرجع السابق.

5..... المرجع السابق.

4..... المرجع السابق.

نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدہ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔^(۱) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے سجدہ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا اور رکوع کر کے دو سجدے کر لیے تو اس کی نماز گئی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴۱: مصلیٰ سجدہ تلاوت بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کر لے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو علیٰ ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو گئی۔^(۴) (عالمگیری) مگر قعدہ اخیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۴۲: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا۔ یو ہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔^(۷) (درمختار)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۷.

2..... "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۸.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۹.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴.

5..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴.

7..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.

مسئلہ ۴۵: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف دُرود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دو ایک لقمہ کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی، ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی، مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی، تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (۲) (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۷: سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں، ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنا۔ (۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: تانا تنا، نہریا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، ابل جوتنا، دائیں چلانا، چکی کے نیل کے پیچھے پھرنا، عورت کا بچہ کو دودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (۴) (غنیہ، درمختار وغیرہ) یہی حکم کولو کے نیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۹: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگرچہ فتح القدیر میں اس کے خلاف لکھا، اس لیے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قراءت، تسبیح، تہلیل، درس و عظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲، ۷۱۷.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۴.

و "غنیۃ المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۳.

و "الدرالمختار" کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲ - ۷۱۶.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶.

4..... المرجع السابق، ص ۷۱۴.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶.

دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: آیت سجدہ پیر و نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لیے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہو گیا بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار ہوا تو بہ کرے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے، خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ سجدہ بارہ آیت پڑھی۔ یوں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لیے ایک سجدہ کافی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے، نماز والا ساقط ہو گیا۔^(۴) (خانہ، غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سُنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔^(۶) (عامہ کتب)

مسئلہ ۵۶: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔^(۷) (درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہوا اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۶.

۲..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۱.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

۴..... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

۶..... "شرح الوقایہ"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۱، ص ۲۳۲.

۷..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۷. وغیرہ

سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اس صحیح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں، مگر بہت سے علما کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہو گیا۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

فائدہ اہم: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔^(۳) (غنیہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۵۹: زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کر سکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہو سکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۱: جمعہ وعیدین اور بتری نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع وسجود کر دے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔^(۶) (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سنی ان پر نہیں۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: سجدہ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گئی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا غرض کسی

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۸.

2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۸.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۹.

و "غنیة المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۷. وغیرہما

4..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۵.

5..... المرجع السابق.

6..... "غنیة المتملی"، سجدة التلاوة، ص ۵۰۷.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب فی سجدة الشکر، ج ۲، ص ۷۲۰.

7..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب فی سجدة الشکر، ج ۲، ص ۷۲۰.

نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)
مسئلہ ۶۴: سجدہ بے سبب جیسا کہ اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ۔^(۲) (عالمگیری)

نماز مسافر کا بیان

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنَّ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ
الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ﴾^(۳)

”جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے۔“
حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے، یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے میں نے عرض کی، کہ اللہ عز وجل نے تو یہ فرمایا:

﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنَّ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ﴾^(۴)

اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا اس کا صدقہ قبول کرو۔^(۵)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی، کہ حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔“^(۶)

حدیث ۳: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار
رکعتیں پڑھیں اور زوی الخلیفہ^(۷) میں عصر کی دو رکعتیں۔“^(۸)

- 1..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۶۔
- و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوة، مطلب فی سجدة الشکر، ج ۲، ص ۷۲۰۔
- 2..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۶۔
- 3..... پ ۵، النساء: ۱۰۱۔
- 4..... پ ۵، النساء: ۱۰۱۔
- 5..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا، باب صلاۃ المسافرین و قصرہا، الحدیث: ۱۵۷۳، ص ۷۸۵۔
- 6..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب الصلاۃ بمنی، الحدیث: ۱۶۵۶، ص ۱۳۰۔
- 7..... مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے، یہی اصح ہے۔ (مرقاۃ) ۱۲ منہ
- 8..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب من بات بذی الخلیفۃ حتی أصبح، الحدیث: ۱۵۴۷، ص ۱۲۲۔

حدیث ۴: ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں، حضر میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو۔ اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں، سفر و حضر کسی کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔^(۱)

حدیث ۵: صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ”نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔“^(۲)

حدیث ۶: صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: کہ ”اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک^(۳) یعنی امام کے ساتھ۔“^(۴)

حدیث ۷: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کی برابر ہیں۔^(۵)

مسائل فقہیہ

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔^(۶) (متون)

مسئلہ ۱: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضروری ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادتاً جتنا آرام لینا چاہے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرنا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سُست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے

1..... ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ماجاء في التطوع في السفر، الحديث: ۵۵۲، ص ۱۶۹۹.

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب مناقب الأنصار، باب التاريخ... إلخ، الحديث: ۳۹۳۵، ص ۳۲۱.

3..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث: ۱۵۷۵، ص ۷۸۵.

4..... یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکعت اکیلے۔

5..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب ماجاء في الوتر في السفر، الحديث: ۱۱۹۴، ص ۲۵۴۶.

6..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (الجديدة)، ج ۸، ص ۲۴۳.

مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوانہ بالکل رُک ہو نہ تیز۔^(۱) (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۲: سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغارکہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے، لہذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل ہے۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: کسی جگہ جانے کے دور استے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۴.

۲..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۵.

۳..... بہارِ شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل مرقوم ہے، یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ "فتاویٰ رضویہ" (جدید)، ج ۸، ص ۲۷۰، اور "فتاویٰ رضویہ" (قدیم)، ج ۳، ص ۲۶۹، میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ساڑھے ستاون (۵۷ $\frac{۱}{۲}$) میل لکھا ہے۔

فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی "نزہۃ القاری"، ج ۲، ص ۶۵۵، میں فرماتے ہیں: "مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ظاہر مذہب کو اختیار فرما کر تین منزل کی یہ مسافت (ساڑھے ستاون میل) بیان فرمائی ہے۔ "جدالمتار" میں لکھتے ہیں:

والمعتاد المعهود فی بلادنا أن کل مرحلة ۱۲ کوس، وقد جربت مرارا كثيرة بمواضع شهيرة أن الميل الرائج فی بلادنا خمسة أثمان کوس المعتبر ههنا، فإذا ضربت الاکواس فی ۸، وقسم الحاصل علی ۵ كانت أمیال رحلة واحدة ۱۹-۵/۱، وأمیال مسيرة ثلاثة أيام ۵۷-۵/۳ أعنی ۵۷-۶.

("جدالمتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۳۵۹)

ہمارے بلاد میں معتاد و معهود یہ ہے کہ ہر منزل بارہ کوس کی ہوتی ہے میں نے بار بار بکثرت مشہور جگہوں میں آزمایا ہے کہ اس وقت ہمارے بلاد میں جو میل رائج ہے۔ وہ ۵۷ $\frac{۵}{۸}$ کوس جب کوسوں کو ۸ میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو ۵ پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت میل ہوگا، اب ایک منزل ۱۹ $\frac{۱}{۵}$ میل کی ہوئی اور تین دن کی مسافت ۵۷ $\frac{۳}{۵}$ میل یعنی ۶۷ میل۔

("نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری"، ابواب تقصیر الصلوۃ، ج ۲، ص ۶۶۵).

اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں مگر امام ابن ہمام نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یوہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

- 1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸.
- و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶.
- 2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸.
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹.
- و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶.
- 4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۶.
- 5..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲.
- 6..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲.
- 7..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔^(۲) (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۱۴: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے، یوہیں ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔^(۳) (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہو مسافر نہ ہو۔^(۴) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصد اُچار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور کچھلی دور کعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔^(۵) (ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار وغیرہا)

۱..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاۃ المسافر، ص ۵۳۶.

۲..... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳.

۳..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاۃ المسافر، ص ۵۳۷.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۳، ۷۲۴.

۴..... "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجدیدۃ)، ج ۸، ص ۲۷۰.

۵..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۳.

و "الہدایۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۸۰.

مسئلہ ۱۷: یہ رخصت کہ مسافر کے لیے مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لیے ہو یا ناجائز کے لیے بہر حال مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں گے۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۸: کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لیے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا، اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لیے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کے لیے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: سُنُّو میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی^(۴) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: نیت اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

(۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

(۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہو۔

(۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

(۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضوعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، مثلاً ایک میں دس دن

دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔

- ۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹۔
- ۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۴۶۔
- ۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۷۴۵۔
- ۴..... خوف و گھبراہٹ۔

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹۔

۶..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۸۔

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔

(۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے، بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لیے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لیے شہر اور گاؤں۔^(۳) (ردمختار)

مسئلہ ۲۵: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منی تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری، ردمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا، پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔^(۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا، مثلاً عورت جس کا مہر مغل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۳.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۸.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۲.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹.

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۰.

والے کا تابع ہے اور جس مالدار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔^(۱) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: عورت کا مہر متعلیٰ باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہذا اس وقت تابع نہیں۔ یوہیں مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہذا تابع نہیں اور جو سپاہی پادشاہ یا بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور اجیر جو ماہانہ یا برسی پر نوکری نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فتح کر سکتا ہے لہذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے، جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے، پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔^(۲) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: تابع کو چاہیے کہ متبوع^(۳) سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم، تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے۔ اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو ناپینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱.

و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۷۴۱-۷۴۴.

۲..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۷۴۲. وغیرہ

۳..... یعنی جس کے تابع ہے۔

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۷۴۳.

۵..... المرجع السابق.

میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے بیچ ڈالا اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔ یوں اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کر لی، اگر جان کر دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو۔ اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کیساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرایا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمانوں کا لشکر دار الحرب کو گیا یا دار الحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج ۲، ص ۷۴۴.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱.

۴..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰.

۵..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹.

۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۲۹.

۷..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹ وغیرہ.

نیت کر لی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔^(۱) (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۳۸: دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حریوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یوہیں اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہو گیا، نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آیا اور اس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے اس کے بعد کی چار پڑھے۔ یوہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

- 1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۱.
- 2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰.
- 3..... المرجع السابق.
- 4..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۲۸.
- 5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵ وغیرہ.

مسئلہ ۴۲: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہو گیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہو لے، ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے، متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہوا ہو یا بعد میں، لہذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کر لو میں مسافر ہوں۔^(۲) (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انھیں بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۴۴: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر ادا، مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دوہی پڑھے گا یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو، فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵ - ۷۳۶.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶.

5..... المرجع السابق.

6..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۶.

وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (1)
(درمختار)

مسئلہ ۴۹: ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے، اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر ظہر و عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو۔ (2)
(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو ساقط ہو گیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض، اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔ (3)
(عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: مسافر نے مسافروں کی امامت کی، اثنائے نماز (4) میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا، خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یوہیں اگر مقیم کو خلیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔ (5)
(عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: وطن دو قسم ہے۔

(۱) وطن اصلی۔

(۲) وطن اقامت۔

وطن اصلی: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

- 1..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۸.
- 2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱-۱۴۲.
- و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ۲، ص ۷۳۸.
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۱-۱۴۲.
- 4..... نماز کے دوران۔
- 5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲.

وطن اقامت: وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: مسافر نے کہیں شادی کر لی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوہیں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۶: اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: وطن اقامت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدت سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کر لی وطن اقامت ہو گیا۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۸: بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲.

۲..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي... إلخ، ج ۲، ص ۷۳۹.

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ج ۲، ص ۷۳۹.

۴..... المرجع السابق.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲.

۶..... المرجع السابق.

۷..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي... إلخ، ج ۲، ص ۷۳۹.

۸..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲.

تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۶۱: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معنوہ (۱) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمارے ہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (۲) (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لیے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (۳)

”اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے، تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

فضائل روز جمعہ

حدیث ۲۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں، یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو (۴) یعنی اتوار کو۔“ اور مسلم کی دوسری روایت انھیں سے اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے، فرماتے ہیں: ”ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ

۱..... یعنی نیم پاگل۔

۲..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲۔

و ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، ج ۱۰، ص ۶۵۷۔

۳..... پ ۲۸، الجمعة: ۹۔

۴..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة... إلخ، الحدیث: ۸۷۶، ص ۶۹۔

تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہو جائے گا۔“ (1)

حدیث ۳: مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انھیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔“ (2)

حدیث ۴، ۵: ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و بیہقی اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نوح ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صغہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا)، اس دن میں مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہمارا دُرود کیونکر پیش کیا جائے گا، جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔“ (3) اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ”جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو دُرود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ فرمایا: بے شک! اللہ (عزوجل) نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔“ (4)

حدیث ۶، ۷: ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالممنذ ر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید اضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

(۲) اور اسی میں زمین پر انھیں اتارا

(۳) اور اسی میں انھیں وفات دی

1..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب ہدایۃ هذه الأمة لیوم الجمعة، الحدیث: ۱۹۸۲، ص ۸۱۱.

2..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة، الحدیث: ۱۹۷۷، ص ۸۱۱.

3..... ”سنن النسائی“، کتاب الجمعة، باب اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة، الحدیث: ۱۳۷۵، ص ۲۱۷۸.

4..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ذکر وفاته و دفنه صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵.

(۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے

(۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتہ مقرب وآسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔“ (۱)

(جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے)

حدیث ۸۰ تا ۱۰: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔“ اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔“ (۲) رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (۳) اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ ”وہ جمعہ کی کچھلی ساعت ہے۔“ امام مالک و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، وہ کہتے ہیں: میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا، انہوں نے مجھے تورات کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں، ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انھیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سو آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے؟ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے، کعب نے تورات پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس

1..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، الحديث: ۱۰۸۴، ص ۲۵۴۰.

2..... ”صحيح مسلم“، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ۱۹۷۳، ص ۸۱۱.

و ”مرقاۃ المفاتیح“، كتاب الصلاة، باب الجمعة، تحت الحديث: ۱۳۵۷، ج ۳، ص ۴۴۵.

3..... ”صحيح مسلم“، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ۱۹۷۵، ص ۸۱۱.

اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا، یہ ہر سال میں ایک دن ہے، عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا، میں نے کہا پھر کعب نے تو رات پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے، کہا کعب نے سچ کہا، پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور نکل نہ کرو، کہا جمعہ کے دن کی کچھلی ساعت ہے، میں نے کہا کچھلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہیں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا، کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔^(۱)

حدیث ۱۱: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے، اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔“^(۲)

حدیث ۱۲: طبرانی اوسط میں بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔“^(۳)

حدیث ۱۳: ابویعلیٰ انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔“^(۴)

(جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل)

حدیث ۱۴: احمد و ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔“^(۵)

حدیث ۱۵: ابویعیم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔“^(۶)

- 1..... ”الموطأ“ لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب ماجاء في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ۲۴۶، ج ۱، ص ۱۱۵.
- 2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الساعة... إلخ، الحديث: ۴۸۹، ص ۱۶۹۲.
- 3..... ”المعجم الأوسط“، باب العين، الحديث: ۴۸۱۷، ج ۳، ص ۳۵۱.
- 4..... ”مسند أبي يعلى“، مسند انس بن مالك، الحديث: ۳۴۲۱، ۳۴۷۱، ج ۳، ص ۲۱۹، ۲۳۵.
- 5..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء فيمن يموت يوم الجمعة، الحديث: ۱۰۷۴، ص ۱۷۵۵.
- 6..... ”حلیۃ الأولیاء“، رقم: ۳۶۲۹، ج ۳، ص ۱۸۱.

حدیث ۱۶: حمید نے ترغیب میں ایاس بن بکیر سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ”جو جمعہ کے دن مرے گا، اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور قنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔“ (۱)

حدیث ۱۷: عطا سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور قنہ قبر سے بچا لیا جائے گا اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لیے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔“ (۲)

حدیث ۱۸: بیہقی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔“ (۳)

حدیث ۱۹: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۴)

”آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا۔“

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا، اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔ (۵)

فضائل نماز جمعہ

حدیث ۲۰: مسلم والبوداد و ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی

- ۱..... ”شرح الصدور“، للسیوطی، باب من لا یستل فی القبر، ص ۱۵۱.
- ۲..... ”شرح الصدور“، للسیوطی، باب من لا یستل فی القبر، ص ۱۵۱.
- ۳..... ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، الحدیث: ۱۳۶۹، ج ۱، ص ۳۹۳.
- ۴..... پ ۶، المائدة: ۳.
- ۵..... ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المائدة، الحدیث: ۳۰۴۴، ص ۱۹۵۸.

لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔“ (۱)

حدیث ۲۱: طبرانی کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جو ایک نیکی کرے، اس کے لیے دس مثل ہے۔“ (۲)

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔

(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے اور

(۲) جنازے میں حاضر ہو اور

(۳) روزہ رکھے اور

(۴) جمعہ کو جائے اور

(۵) غلام آزاد کرے۔“ (۳)

حدیث ۲۳: ترمذی بافادۃ الصحیح و تحسین راوی، کہ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں: میں جمعہ کو جاتا تھا، عبا یہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انہوں نے کہا: تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں، میں نے ابو عبس کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے قدم اللہ (عزوجل) کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔“ (۴) اور بخاری کی روایت میں یوں ہے، کہ عبا یہ کہتے ہیں: میں جمعہ کو جا رہا تھا، ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ارشاد سنایا۔ (۵)

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث ۲۴ تا ۲۶: مسلم ابو ہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر کر دے گا پھر

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت في الخطبة، الحديث: ۱۹۸۸، ص ۸۱۲.

۲..... ”المعجم الكبير“، الحديث: ۳۴۵۹، ج ۳، ص ۲۹۸.

۳..... ”الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان“، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحديث: ۲۷۶۰، ج ۴، ص ۱۹۱.

۴..... ”جامع الترمذي“، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من اغبرت قدماء... إلخ، الحديث: ۱۶۳۲، ص ۱۸۱۹.

۵..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة، الحديث: ۹۰۷، ص ۷۱.

عافلین میں ہو جائیں گے۔“ (1)

حدیث ۳۱۲ تا ۳۱۴: فرماتے ہیں: ”جو تین جمعے سُستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔“ (2)

اس کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ و حبان کی ایک روایت میں ہے، ”جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے، وہ منافق ہے۔“ (3) اور زرین کی روایت میں ہے، ”وہ اللہ (عزوجل) سے بے علاقہ ہے۔“ (4) اور طبرانی کی روایت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔“ (5) اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہونے بدلی جائے، (6) اور ایک روایت میں ہے، ”جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔“ (7) اس کو ابو یعلیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲: احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

”جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے، ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لیے ہو کہ قبول توبہ کے لیے معین ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔“ (8)

حدیث ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میں نے

قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے، ان کے گھروں کو جلا دوں۔“ (9)

حدیث ۳۴: ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور

فرمایا: ”اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف توجہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو

- 1..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة، الحدیث: ۲۰۰۲، ص ۸۱۳.
- 2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجمعة، باب ماجاء فی ترک الجمعة... إلخ، الحدیث: ۵۰۰، ص ۱۶۹۳.
- 3..... ”الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان“، کتاب الإیمان، باب ماجاء فی الشک والنفاق، الحدیث: ۲۵۸، ج ۱، ص ۲۳۷.
- 4..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الجمعة، الترہیب من ترک الجمعة بغیر عذر، الحدیث: ۳، ج ۱، ص ۲۹۵.
- 5..... ”المعجم الكبير“، باب الألف، الحدیث: ۴۲۲، ج ۱، ص ۱۷۰.
- 6..... ”المسند“ لإمام الشافعی، ومن کتاب إيجاب الجمعة، ص ۷۰.
- 7..... ”مسند أبي يعلى“، مسند ابن عباس، الحدیث: ۲۷۰۴، ج ۲، ص ۵۵۳.
- 8..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب كفارة من ترکها، الحدیث: ۱۰۵۳، ص ۱۳۰۱.
- 9..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجمعة... إلخ، الحدیث: ۱۴۸۵، ص ۷۷۹.

اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب (عزوجل) کے درمیان ہیں ملاؤ۔ ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) نے تم پر جمعہ فرض کیا، جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا، نہ اس کے کام میں برکت دے گا، آگاہ اس کے لیے نہ نماز ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ، نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“ (1)

حدیث ۳۵: دارقطنی انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ (عزوجل) اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ (عزوجل) غنی حمید ہے۔“ (2)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

حدیث ۳۶ تا ۳۸: صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے، اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔“ (3) اور اسی کے قریب قریب ابوسعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹، ۴۰: احمد ابوداؤد و ترمذی باقائدہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم باقائدہ تصحیح اوس بن اوس اور طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو نہلائے اور نہائے اور اوّل وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے، ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس

- 1..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب في فرض الجمعة، الحديث: ۱۰۸۱، ص ۲۵۴۰.
- 2..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الجمعة، باب من تجب عليه الجمعة، الحديث: ۱۰۶۰، ج ۲، ص ۳.
- 3..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، الحديث: ۸۸۳، ص ۶۹.

کے لیے اجر ہے۔“ (۱) اور اسی کے مثل دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔“ (۲)

حدیث ۴۲: احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔“ (۳)

حدیث ۴۳: ابوداؤد و عکرمہ سے راوی، کہ عراق سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں؟ فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔“ (۴)

حدیث ۴۴: ابن ماجہ و سند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اس دن کو اللہ (عزوجل) نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔“ (۵)

حدیث ۴۵: احمد و ترمذی و سند حسن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی (۶) یعنی نہانا بجائے خوشبو ہے۔“

حدیث ۴۶، ۴۷: طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر و عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“ (۷) اور دوسری روایت میں ہے، ”ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دوسو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔“ (۸)

- 1..... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أوس بن أبي أوس الثقفي، الحديث: ۱۶۱۷۳، ج ۵، ص ۴۶۵.
- 2..... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل... إلخ، الحديث: ۸۹۷، ص ۷۰.
- 3..... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الوضوء يوم الجمعة، الحديث: ۴۹۷، ص ۱۶۹۳.
- 4..... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، الحديث: ۳۵۳، ص ۱۲۴۹.
- 5..... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، الحديث: ۱۰۹۸، ص ۲۵۴۱.
- 6..... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في السواك... إلخ، الحديث: ۵۲۸، ص ۱۶۹۷.
- 7..... "المعجم الكبير"، الحديث: ۲۹۲، ج ۱۸، ص ۱۳۹.
- 8..... "المعجم الأوسط"، باب الحجيم، الحديث: ۳۳۹۷، ج ۲، ص ۳۱۴.

حدیث ۴۸: طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔“ (۱)

جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

حدیث ۴۹: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ و ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا، پھر جب امام خطبہ کو نکلا ملنگہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔“ (۲)

حدیث ۵۰ تا ۵۲: بخاری و مسلم و ابن ماجہ کی دوسری روایت انھیں سے ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا، (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر پلیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔“ (۳) اسی کے مثل سمرہ بن جندب و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳: امام احمد و طبرانی کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ”جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں، کسی نے ان سے کہا، تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا؟ کہا، ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔“ (۴)

حدیث ۵۴: ”جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔“ (۵) اس حدیث

1..... ”المعجم الكبير“، الحديث: ۷۹۹۶، ج ۸، ص ۲۵۶.

2..... ”صحيح البخاري“، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، الحديث: ۸۸۱، ص ۶۹.

و ”الموطأ“، لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب العمل في غسل يوم الجمعة، الحديث: ۲۳۰، ج ۱، ص ۱۰۹.

3..... ”صحيح البخاري“، كتاب الجمعة، باب الاستماع إلى الخطبة يوم الجمعة، الحديث: ۹۲۹، ص ۷۳.

4..... ”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ۲۲۳۳۱، ج ۸، ص ۲۹۷.

5..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجمعة، باب ماجاء في كراهية الخطي يوم الجمعة، الحديث: ۵۱۳، ص ۱۶۹۵.

حدیث میں لفظ اتَّخَذَ جَسْرًا واقع ہوا ہے اس کو معروف و مجهول دونوں طرح پڑھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجهول پڑھیں تو =

کو ترمذی وابن ماجہ معاذ بن انس جہنی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵: احمد وابوداؤد ونسائی عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: ”بیٹھ جا! تو نے ایذا پہنچائی۔“ (۱)

حدیث ۵۶: ابوداؤد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دُعا کی تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لیے کفارہ ہے، آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔“ (۲)

مسائل فقہیہ

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (۳) (در مختار وغیرہ)
مسئلہ ۱: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر یا فنائے مصر

مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد گروے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (۴) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گئے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ نا انصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہوا سے ”فنائے مصر“ کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچھریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں

= مطلب یہ ہوگا کہ خود پل بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔ ۱۲

۱..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب تحطی رقاب الناس يوم الجمعة، الحديث: ۱۱۱۸، ص ۱۳۰۵.

۲..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب الكلام والإمام يخطب، الحديث: ۱۱۱۳، ص ۱۳۰۵.

۳..... ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۵.

۴..... یعنی ضلع کا حصہ۔

ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔^(۱) (غنیہ وغیرہ) لہذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔^(۲) (غنیہ)

مسئلہ ۲: جس شہر پر کفار کا تسلط ہو گیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے، جب تک دارالاسلام رہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مصر کے لیے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے، اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لیے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔^(۵) (عالمگیری) مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جاسکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔^(۶) (درمختار) لہذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انھیں چاہیے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ ۵: گاؤں کا رہنے والے شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو، زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں، مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یوہیں مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں، گاؤں والا جمعہ کے لیے شہر کو آیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لیے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔^(۷) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کے لیے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات

1..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۴۹ - ۵۵۱.

2..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۴۹.

3..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی جواز استنابة الخطیب، ج ۳، ص ۱۶.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۷.

5..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.

6..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۰.

7..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حکم المرقی بین یدی الخطیب، ج ۳، ص ۴۴.

میں مطلقاً نہیں ہو سکتا، نہ حج کے زمانہ میں، نہ اور دنوں میں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔^(۲)

(در مختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی، نیز دفع حرج کے لیے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پر اگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں، یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے، اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے، اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے، لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۸: ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں کچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لیے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں انھیں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی کچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔^(۳) (عالمگیری، صغیری، ردالمحتار وغیرہ)

(۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا

حکم دیا^(۴)

مسئلہ ۹: سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ

- 1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.
- 2..... "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۱۸، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجدیدۃ)، ج ۸، ص ۳۱۲.
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.
- و "صغیری"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۲۷۸، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی نية آخر ظہر بعد صلاة الجمعة، ج ۳، ص ۲۱، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجدیدۃ)، ج ۸، ص ۲۹۳.
- 4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۵.

ہو، مثلاً قرشی نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا، یہ خود نہیں قائم کر سکتی۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کر دیا وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوادے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: حاکم شہر کا انتقال ہو گیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی مازون نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بناویں۔ یوہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں۔^(۵) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں، البتہ اگر جدید حکم ان کے لیے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کر سکتا ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کر دے تو لوگ خود قائم کر لیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کر دی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں۔^(۸) (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہ اسلام نے شہریت باطل کی ہو اور

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في صحة الجمعة... إلخ، ج ۳، ص ۹. وغیرہما
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۱۰.
- 3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج ۳، ص ۱۴.
- 4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۱۴.
- 5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶.
- 6..... المرجع السابق.
- 7..... المرجع السابق.
- 8..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج ۳، ص ۱۶.

کافر نے باطل کی تو پڑھیں۔

مسئلہ ۱۷: امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

(۳) وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اٹھائے نماز میں اگر چہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔^(۳) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۹: مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کر لے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع و سجود نہ کر سکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔^(۵) (درمختار)

(۴) خطبہ

مسئلہ ۲۰: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ:

(۱) وقت میں ہو اور

(۲) نماز سے پہلے اور

(۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور

(۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد

پڑھایا تنہا پڑھایا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶.

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۱.

۵..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی نية آخر ظہر بعد صلاۃ الجمعة، ج ۳، ص ۲۱.

مسئلہ ۲۱: خطبہ ذکر الہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا سُبْحَنَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحَنَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۴: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طویل مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں^(۴) میں۔^(۵) (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۵: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) خطیب کا پاک ہونا

(۲) کھڑا ہونا

(۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا

(۴) خطیب کا منبر پر ہونا اور

(۵) سامعین کی طرف منہ اور

(۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو

(۷) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا

(۸) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھنا

(۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سُنیں

(۱۰) الحمد سے شروع کرنا

(۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۲. وغیرہ

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶.

۳..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۴..... سردیوں۔

۵..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۳.

(۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا

(۱۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا

(۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا

(۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا

(۱۶) دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت و درود کا اعادہ کرنا

(۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا

(۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا

(۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے

پست ہو اور خلفائے راشدین و عتیمین مکریمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاَتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یُّہْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضِلّ اللّٰہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ . (۱)

(۲۰) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور

(۲۱) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ

اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے

(۲۲) خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (۲) (عالمگیری، درمختار، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۶: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے، مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور

۱..... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے، ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جسکو اللہ (عزوجل) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ ۱۲

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶، ۱۴۷.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۳ - ۲۶.

حرام ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۷: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اشائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متواتر ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد

مسئلہ ۲۹: اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اُن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لیے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دورہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی با وضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۴.

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۶.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۸.

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۴..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷.

۵..... "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب... إلخ، ج ۳، ص ۲۷.

سرے سے تحریمہ باندھے۔^(۱) (خانہ)

(۶) اذن عام

یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہو گیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھایا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوف فتنہ ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل، ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لیے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

(۱) شہر میں مقیم ہونا

(۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔^(۶) (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص مریض کا تیماردار ہو، جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔^(۸) (درمختار وغیرہ)

1..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۸.

2..... المرجع السابق.

3..... المرجع السابق.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب... إلخ، ج ۳، ص ۲۹.

5..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۰.

6..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاۃ الجمعة، ص ۵۴۸.

7..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۱.

8..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۱. وغیرہ

(۳) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لیے سعایت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لیے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔ (۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷: جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر، مسجد جامع کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا، البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ (۶) (عالمگیری)

(۴) مرد ہونا

(۵) بالغ ہونا

(۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔

(۷) انکھیار ہونا۔

مسئلہ ۴۱: یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت با وضو ہو

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۱.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴.

4..... المرجع السابق.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۴.

7..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲.

اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اجرت مثل پر لے جائے یا بلا اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔^(۱) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بعض نابینا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

(۸) چلنے پر قادر ہونا۔

مسئلہ ۴۳: اپنا حج پر جمعہ فرض نہیں، اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو، اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

(۹) قید میں نہ ہونا، مگر جب کہ کسی دین^(۵) کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے۔^(۶) (ردالمحتار)

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

(۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔^(۸)

مسئلہ ۴۵: جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض مسافر غلام۔^(۹) (ردالمحتار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بالضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو، یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھاوے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲.
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲.
- 3..... المرجع السابق.
- 4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۲. وغیرہ
- 5..... یعنی قرض۔
- 6..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۳.
- 7..... المرجع السابق.
- 8..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۳.
- 9..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۳.

مسئلہ ۴۶: جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے، اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادام ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی، جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگر چہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۴۸: مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہوگئی۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے وقت یا فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہ گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہوگئی۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۱: جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۲: جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لیے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی، ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔^(۷) (درمختار)

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۳.
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۴.
- 3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۴.
- 4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹.
- 5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۵.
- 6..... المرجع السابق.
- 7..... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۳: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵۴: علما فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا، انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵۵: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جس نے جمعہ کا قعدہ پالیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہذا اپنی دوہی رکعتیں پوری کرے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۸: نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔^(۶) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۹: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کر لے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۶۰: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۶.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹.

۴..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۶.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹.

۶..... المرجع السابق. و "غنیۃ المتملی"، فصل فی صلاة الجمعة، ص ۵۵۹.

۷..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۸.

و "جد الممتار" علی "رد المختار" کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۱، ص ۳۷۸

دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۱: خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو کچھو وغیرہ کا ٹٹا چاہتا ہے، تو زبان سے کہہ سکتے ہیں، اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں ہیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، کریں گے گنہگار ہوں گے۔ خطبہ میں دُرود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں مونہ کرنا بدعت ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔^(۴) یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے، مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہما۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۶۵: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۶: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔^(۷) (متون) یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مرا نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۳۹.

2..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۹.

3..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج ۳، ص ۳۸، و مطلب في قول الخطيب... إلخ، ص ۲۴.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۰.

5..... المرجع السابق.

6..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج ۱، ص ۱۴۹.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۲.

7..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۲.

مسئلہ ۶۷: اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں، یہ نہ چاہیے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اسے سُن کر حاضر ہو۔^(۱) (بجروغیرہ)

مسئلہ ۶۸: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے، خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماؤن^(۳) ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ أَتَكَ پڑھے، مگر ہمیشہ انھیں کونہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۲: حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۷۳: سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز۔^(۸) (ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لیے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۷۴: جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے نسائی بیہقی صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے، اس کے لیے دونوں

1..... ”البحر الرائق“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۲۷۳ وغیرہ

2..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۳.

3..... یعنی جس کو اجازت دی گئی۔

4..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حکم المرقی... إلخ، ج ۳، ص ۴۳.

5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفة... إلخ، ج ۳، ص ۶۴.

و ”البحر الرائق“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ج ۲، ص ۲۷۵.

6..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۴.

7..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۶.

8..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی الصدقة علی سؤال المسجد، ج ۳، ص ۴۷.

”جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔“ (1)

اور دارمی کی روایت میں ہے، ”جوشب جمعہ میں سورہ کہف پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔“ (2)
اور ابو بکر ابن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیے جائیں گے۔“ (3) اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ حم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے دن یارات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (4) اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ”اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (5) اور ایک روایت میں ہے، ”جو کسی رات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔“ (6) جمعہ کے دن یارات میں جو سورہ یس پڑھے، اس کی مغفرت ہو جائے۔“ (7)

فائدہ: جمعہ کے دن روحيں جمع ہوتی ہیں، لہذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (8)
(درمختار)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلْتَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدٰكُمْ﴾ (9)

”روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔“

- 1..... ”السنن الصغریٰ“ للبیہقی، کتاب الصلاة، باب فضل الجمعة، الحدیث: ۶۰۸، ج ۱، ص ۲۱۰.
- 2..... ”سنن الدارمی“، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ الکہف، الحدیث: ۳۴۰۷، ج ۲، ص ۵۴۶.
- 3..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الجمعة، الترغیب فی قرأۃ سورۃ الکہف... إلخ، الحدیث: ۲، ج ۱، ص ۲۹۸.
- 4..... ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۸۰۲۶، ج ۸، ص ۲۶۴.
- 5..... ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حمّ الدخان، الحدیث: ۲۸۸۹، ص ۱۹۴۱.
- 6..... ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حمّ الدخان، الحدیث: ۲۸۸۸، ص ۱۹۴۱.
- 7..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الجمعة، الترغیب فی قرأۃ سورۃ الکہف... إلخ، الحدیث: ۴، ج ۱، ص ۲۹۸.
- 8..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۴۹.
- 9..... پ ۲، البقرۃ: ۱۸۵.

اور فرماتا ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ (1)

”اپنے رب (عزوجل) کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

حدیث ۱: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو عیدین کی راتوں

میں قیام کرے، اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔“ (2)

حدیث ۲: اصہبانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے

اس کے لیے جنت واجب ہے، ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات (3)

یعنی شب براءت۔“

حدیث ۳: ابوداؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے،

اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز)، فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جاہلیت

میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے، فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیے، عید اضحیٰ

وعید الفطر کے دن۔“ (4)

حدیث ۴، ۵: ترمذی وابن ماجہ و دارمی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے

دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید اضحیٰ کو نہ کھاتے، جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔“ (5) اور بخاری کی روایت انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ”عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے، جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرمالیتے اور طاق ہوتیں۔“ (6)

حدیث ۶: ترمذی و دارمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ”عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے

اور دوسرے سے واپس ہوتے۔“ (7)

1..... پ ۳۰، الکوثر: ۲.

2..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء في الصيام، باب فيمن قام ليلتي العيدين، الحديث: ۱۷۸۲، ص ۲۵۸۳.

3..... ”الترغيب و الترهيب“، كتاب العيدين والأضحية، الترغيب في إحياء ليلتي العيدين، الحديث: ۲، ج ۲، ص ۹۸.

4..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الحديث: ۱۱۳۴، ص ۱۳۰۷.

5..... ”جامع الترمذی“، أبواب العيدين، باب ماجاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ۵۴۲، ص ۱۶۹۸.

6..... ”صحيح البخاري“، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ۹۵۳، ص ۷۵.

7..... ”جامع الترمذی“، أبواب العيدين، باب ماجاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد... إلخ، الحديث: ۵۴۱، ص ۱۶۹۸.

حدیث ۷: ابو داؤد وابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، کہ ”ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز پڑھی۔“ (۱)

حدیث ۸: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی، نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔“ (۲)

حدیث ۹: صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بار بار)، نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (۳)

مسائل فقہیہ

عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہو گئی مگر برا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا، مگر نماز ہو گئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔
الصلوۃ جامعۃ ط۔ (۴) (عالمگیری، درمختار وغیرہما) بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (۵) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱: گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۶) (درمختار)

روز عید کے مستحبات

مسئلہ ۲: عید کے دن یہ امور مستحب ہے:

(۱) حجامت بنوانا

- ۱ ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب يصلي بالناس العيد في المسجد إذا كان يوم مطر، الحديث: ۱۱۶۰، ص ۱۳۰۸.
- ۲ ”صحيح البخاري“، كتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، الحديث: ۹۶۴، ص ۷۵.
- ۳ ”صحيح مسلم“، كتاب صلاة العیدین، باب كتاب صلاة العیدین، الحديث: ۲۰۵۱، ص ۸۱۶.
- ۴ ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۰.
- و ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۱. وغیرہما
- ۵ ”الجوهرة النيرة“، كتاب الصلاة، باب العیدین، ص ۱۱۹.
- ۶ ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۲.

(۲) ناخن ترشوانا

(۳) غسل کرنا

(۴) مسواک کرنا (۱)

(۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہوتو نیا ور نہ دھلا

(۶) انگوٹھی پہننا (۲)

(۷) خوشبو لگانا

(۸) صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا

(۹) عید گاہ جلد چلا جانا

(۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطرا ادا کرنا

(۱۱) عید گاہ کو پیدل جانا

(۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا

(۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی

میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب (۳) کیا جائے گا۔ (۴) (کتب کثیرہ)

مسئلہ ۳: سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور۱..... یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں سنت مؤکدہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں، بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔
(رد المحتار) ۱۲ منہ

۲..... اس کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۱۶ میں ”انگوٹھی اور زیور کا بیان“ ملاحظہ فرمائیں۔

امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ”نماز کے احکام“ میں فرماتے ہیں: جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اس ایک انگوٹھی میں بھی گنیہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ گنیہ نہ ہوں، بغیر گنیہ کی بھی مت پہنئے۔ گنیہ کے وزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا جھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا جھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔
(”نماز کے احکام“ ص ۳۴۳-۳۴۵)

۳..... سرزنش۔

۴..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ج ۱، ص ۱۴۹۔

و ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۴۔ وغیرہما

واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔^(۱) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴: عید گاہ کو نماز کے لیے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عید گاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔^(۲) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: (۱۳) خوشی ظاہر کرنا

(۱۵) کثرت سے صدقہ دینا

(۱۶) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا

(۱۷) آپس میں مبارک دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عید گاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں، عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عید گاہ میں انھیں منع نہ کیا جائے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوة کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا ہو تو نماز جاتی رہی۔^(۵) (درمختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے، جس کا بیان باب الاوقات میں گزرا۔

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

1..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب العیدین، ص ۱۱۹.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۴۹.

2..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۵. وغیرہ

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۶.

4..... المرجع السابق، ص ۵۷ - ۶۰.

5..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۰. وغیرہ

چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوں گیں، تین پہلی میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قراءت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوٹوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتے کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبَّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَّكَّ۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے، اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہوا اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے، فہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔^(۳) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۱. وغیرہ
2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفہ... إلخ، ج ۳، ص ۶۳.
3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۱.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۴ - ۶۶. وغیرہما

مسئلہ ۱۰: جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں، اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔^(۳) (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امام نے تکبیرات زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔^(۵) (عالمگیری درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام کی تعلیم کرے، وہ پانچ باتیں ہیں:

(۱) کس پر واجب ہے؟ (۲) اور کس کے لیے؟ (۳) اور کب؟ (۴) اور کتنا؟ (۵) اور کس چیز سے؟۔

بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عید اضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔^(۶) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔^(۷) (درمختار)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۱.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفہ... إلخ، ج ۳، ص ۶۵.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۱.

4..... المرجع السابق.

5..... المرجع السابق، ص ۱۵۰، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۷. وغیرہما

6..... المرجع السابق.

7..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۷.

مسئلہ ۱۷: کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۸: عید اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید اضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے، نہ ناخن ترشوائے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے، مثلاً نماز استسقاء پڑھنی ہے، جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱: بعد نماز عید مصافحہ^(۵) و معانقہ کرنا^(۶) جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔^(۷) (وشرح الجید)

مسئلہ ۲۲: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۲، ۱۵۱۔

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۶۸۔ وغیرہما

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج ۱، ص ۱۵۲۔ وغیرہ

۳..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین مطلب فی إزالة الشعر... إلخ، ج ۳، ص ۷۷۔

۴..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۰۔ وغیرہ

۵..... ہاتھ ملانا۔ ۶..... گلے ملانا۔

۷..... انظر: "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجدیدۃ)، ج ۸، ص ۶۰۱۔

گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ط (۱) (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصد وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہوگئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ (۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی، ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یوہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں، اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (۵) (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۲۷: نفل وسنت ووتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: مسبوق ولاحق پر تکبیر واجب ہے، مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (۷) (ردالمحتار)

1..... "تنویر الابصار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۱، ۷۴ وغیرہ

2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج ۳، ص ۷۳.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۴.

4..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج ۳، ص ۷۴.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۴.

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ص ۱۲۲ وغیرہما

6..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج ۳، ص ۷۳.

7..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: کلمۃ لا بأس قد تستعمل فی المنسوب، ج ۳، ص ۷۶.

مسئلہ ۲۹: اور دنوں میں نماز قضا ہو گئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں، ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: منفرد^(۲) پر تکبیر واجب نہیں۔^(۳) (جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین^(۴) کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔^(۶) (درمختار)

گھن کی نماز کا بیان

حدیث ۱: صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گھن لگا، مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا: کہ ”اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔“^(۷)

حدیث ۲: نیز انھیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا: ”میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر

1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج ۳، ص ۷۴۔
2..... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔

3..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ص ۱۲۲۔

4..... فقہ حنفی میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو صاحبین کہتے ہیں۔

5..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: کلمۃ لا بأس قد تستعمل فی المندوب، ج ۳، ص ۷۶۔

6..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۷۵۔

7..... ”صحیح البخاری“، أبواب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف، الحدیث: ۱۰۵۹، ص ۸۳۔

کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں، عرض کی، کیوں یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا: کہ کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی، اللہ (عز وجل) کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ”شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے، کہے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔“ (1)

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں حضرت اسما بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔“ (2)

حدیث ۴: سنن اربعہ میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز نہیں سنتے تھے۔“ (3) یعنی قراءت آہستہ کی۔

مسائل فقہیہ

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (5) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (6) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان

- 1..... ”صحیح البخاری“، أبواب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، الحديث: ۱۰۵۲، ص ۸۳.
- 2..... ”صحیح البخاری“، أبواب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، الحديث: ۱۰۵۴، ص ۸۳.
- 3..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الكسوف، الحديث: ۱۲۶۴، ص ۲۵۵۲.
- 4..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج ۳، ص ۷۷ - ۸۰.
- 5..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف، ص ۱۲۴.
- 6..... المرجع السابق، و ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج ۳، ص ۷۸.

ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز۔ نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور اگر دُعا کرنا زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں، الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵: افضل یہ ہے کہ عید گاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع وسجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دُعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دُعا میں طول، خواہ امام قبلہ رُودُعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں، اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۸: چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۹: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے میٹھ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بہ کثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔^(۷) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

1..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۸.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۹.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی صلاة الکسوف، ج ۱، ص ۱۵۳.

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ج ۳، ص ۷۹ وغیرہ.

5..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب صلاة الکسوف، ص ۱۲۴.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی صلاة الکسوف، ج ۱، ص ۱۵۳.

و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ج ۳، ص ۸۰ وغیرہ.

7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی صلاة الکسوف، ج ۱، ص ۱۵۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ج ۳، ص ۸۰ وغیرہما.

چند حدیثیں جن میں آندھی وغیرہ کا ذکر ہے، اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں (وباللہ التوفیق)۔

حدیث ۱: ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں مروی، فرماتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ . (۱)

حدیث ۲: امام شافعی و ابو داؤد و ابن ماجہ و بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہو ا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، رحمت و عذاب لاتی ہے، اسے بُرا نہ کہو اور اللہ (عزوجل) سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔“ (۲)

حدیث ۳: ترمذی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک شخص نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا: ”ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔“ (۳)

حدیث ۴: ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام شافعی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: جب آسمان پر ابر آتا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہٖ . (۴)

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ سَقِّیَا نَافِعًا ط (۵)

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح... إلخ، الحدیث: ۲۰۸۵، ص ۸۱۸۔
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ ۱۲۔

۲..... ”مسند“ الإمام الشافعی، کتاب العیدین، ص ۸۱۔

۳..... ”جامع الترمذی“، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في اللعنة، الحدیث: ۱۹۷۸، ص ۱۸۵۰۔

۴..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔ ۱۲۔

۵..... ”مسند“ الإمام الشافعی، کتاب العیدین، ص ۸۱۔

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔ ۱۲۔

حدیث ۵: امام احمد و ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے:

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ . (1)

حدیث ۶: امام مالک نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرمادیتے اور کہتے:

سُبْحَنَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ (2) إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (3)

حدیث ۷: فرماتے ہیں: ”جب بادل کی گرج سُنو تو اللہ (عزوجل) کی تسبیح کرو، تکبیر نہ کہو۔“ (4)

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝﴾ (5)

”تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔“

یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے، لہذا ایسی حالت میں کثرتِ استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرمادیتا ہے، ورنہ اگر سب باتوں پر مؤاخذہ کرے تو کہاں ٹھکانہ۔

فرماتا ہے:

﴿لَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ﴾ (6)

”اگر لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔“

دینہ

1..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا سمع الرعد، الحديث: ۳۴۵۰، ص ۲۰۰۷.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ۔ ۱۲

2..... ”الموطأ“ لإمام مالك، كتاب الكلام، باب القول إذا سمعت الرعد، الحديث: ۱۹۲۰، ج ۲، ص ۴۷۰.

3..... ترجمہ: پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

4..... ”مرا سیل أبي داود“ مع ”سنن أبي داود“، باب ماجاء في المطر، ص ۲۰.

5..... پ ۲۵، الشوری: ۳۰.

6..... پ ۲۲، فاطر: ۴۵.

اور فرماتا ہے:

﴿اَسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝﴾ (۱)

”اپنے رب (عزوجل) سے استغفار کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، مוסلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔“

حدیث ۱: ابن ماجہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں، وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں، اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔“ (۲)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو، بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اُگائے۔“ (۳)

حدیث ۳: صحیحین میں ہے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دُعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقاء میں اٹھاتے، یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔“ (۴)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں انہیں سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بارش کے لیے دُعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“ (۵) (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

حدیث ۵: سنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو وضع و خشوع و تضرع کے ساتھ۔“ (۶)

۱..... پ ۲۹، نوح: ۱۰ - ۱۲۔

۲..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۱۹، ص ۲۷۱۸۔

۳..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب فی سَکْنِی الْمَدِیْنَةِ... إلخ، الحدیث: ۷۲۹۱، ص ۱۱۸۱۔

۴..... ”صحیح البخاری“، کتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام یدہ فی الاستسقاء، الحدیث: ۱۰۳۱، ص ۸۱۔

۵..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، الحدیث: ۲۰۷۵، ص ۸۱۷۔

۶..... ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء، الحدیث: ۵۵۸، ص ۱۷۰۰۔

و ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء، الحدیث: ۱۲۶۶، ص ۲۵۵۲۔ ملقطاً۔

حدیث ۶: ابوداؤد نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: لوگوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منبر کے لیے حکم فرمایا، عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں، جب آفتاب کا کنارہ چمکا، اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے، تکبیر کہی اور حمد الہی بجالائے، پھر فرمایا: ”تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ میں نے اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا اور اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دُعا کرو اور اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا۔“ اس کے بعد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ (1)

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اوتر کر دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا، وہ گرجا اور چمکا اور برس۔ اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ (2)

حدیث ۷: امام مالک و ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) استسقا کی دُعا میں یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَاَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَخِيْ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ . (3)

حدیث ۸: سنن ابوداؤد میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيًّا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اَجَلٍ . (4)

1..... ترجمہ: حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا رحمن و رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ (عزوجل)! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینہ اتار اور جو کچھ تو اتارے، او سے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے۔ ۱۲

2..... ”سنن أبي داود“، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ۱۱۷۳، ص ۱۳۰۹.

3..... ”سنن أبي داود“، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ۱۱۷۶، ص ۱۳۰۹.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔ ۱۲

4..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہم کو سیراب کر پوری بارش سے، جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو، نافع ہو، ضرر نہ کرے، جلد ہو، دیر میں نہ ہو۔ ۱۲

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ دُعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا۔ (1)

حدیث ۹: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلبِ باران کرتے، عرض کرتے، اے اللہ (عزوجل)! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا، اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: جب یوں کرتے تو بارش ہوتی (2) یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آگے ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پیچھے صفیں باندھ کر دُعا کرتے۔ اب کہ یہ میسر نہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چچا کو آگے کر کے دُعا کرتے ہیں یہ بھی توسل حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے صورتِ میسر نہیں تو معنی۔

مسائل فقہیہ

استسقاء دُعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لیے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (3) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: استسقاء کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، بوڑھوں، بڑھیوں بچوں کے توسل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں۔ کہ صحیح بخاری شریف میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے۔“ (4) اور ایک روایت میں ہے، ”اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی۔“ (5) اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہ رحمت کے

1..... ”سنن أبي داود“، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ۱۱۶۹، ص ۱۳۰۹.

2..... ”صحيح البخاري“، أبواب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، الحديث: ۱۰۱۰، ص ۷۹.

3..... ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج ۳، ص ۸۱-۸۳.

4..... ”صحيح البخاري“، كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء... إلخ، الحديث: ۲۸۹۶، ص ۲۳۳.

5..... ”السنن الكبرى“، كتاب صلاة الاستسقاء، باب استحباب الخروج بالضعفاء... إلخ، الحديث: ۶۳۹۰، ج ۳، ص ۴۸۱.

تمام اسباب مہیا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبَّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَكَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا وسیع واستغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو، خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو موڑ کر دُعا کرے۔ بہتر وہ دُعا ہے جو احادیث میں وارد ہیں اور دُعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان (1) رکھے۔ (2) (عالمگیری، غنیہ، درمختار، جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر جانے سے پیشتر (3) بارش ہوگئی، جب بھی جائیں اور شکر الہی بجالائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دُعا ارشاد ہوئی پڑھے اور بادل گرے تو اس کی دُعا پڑھے اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دُعا کر سکتے ہیں اور اس کی دُعا حدیث میں یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ حَوِّا لِّنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَيِ الْاَكَامِ وَالظَّرَابِ وَبُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ . (5)

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

1..... یعنی اور دُعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو۔

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع عشر فی الاستسقاء، ج ۱، ص ۱۵۳ - ۱۵۴.

و "غنیۃ المتملی"، صلاۃ الاستسقاء، ۴۲۷ - ۴۳۰.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، ج ۳، ص ۸۳ - ۸۵.

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الاستسقاء، ص ۱۲۴ - ۱۲۵.

3..... پہلے۔

4..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، ج ۳، ص ۸۵.

5..... "صحیح البخاری"، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المساجد الجامع، الحدیث: ۱۰۱۳، ص ۷۹.

و "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ الاستسقاء، الحدیث: ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ص ۸۱۷.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔ اے اللہ (عزوجل)! بارش کر ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں

میں اور جہاں درخت اوگنے ہیں۔ ۱۲

نماز خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝﴾ (1)

”اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو پھر جب خوف جاتا رہے تو اللہ (عزوجل) کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بِأَسْلِحَتِهِمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ ۚ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَىٰ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا وَنُحُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝﴾ (2)

”اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور انہیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے ہوں پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہوں اور اب دوسرا گروہ آئے، جس نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی، وہ تمہارے ساتھ پڑھے اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ، تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر تمہیں مینہ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو، مگر پناہ کی چیز لیے رہو، بیشک اللہ (عزوجل) نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے، پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ (عزوجل) کو یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے، پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ تو نماز حسب دستور قائم کرو، بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔“

حدیث ۱: ترمذی و نسائی میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عسکان و ضحان

کے درمیان اترے، مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے، لہذا سب کام ٹھیک رکھو، جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی (یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔ (۱)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے، ایک سایہ دار درخت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے چھوڑ دیا، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی، ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا، آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا: ”نہ“، اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا، فرمایا: ”اللہ (عزوجل)“، صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا، اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی، اس کے بعد اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ۔ (۲)

مسائل فقہیہ

نماز خوف جائز ہے، جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی، بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یو ہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے، ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے، اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے، جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ

1..... ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة النساء، الحدیث: ۳۰۳۵، ص ۱۹۵۷.

2..... ”صحیح مسلم“، کتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، باب صلاة الخوف، الحدیث: ۱۹۴۹، ص ۸۱۰.

لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے، مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کر لے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے، فہما، ورنہ اب پوری کرے، خواہ وہیں یا یہاں آ کر اور یہ لوگ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو، جیسے فجر وعید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک پڑھے، اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔^(۱) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱: یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قراءت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے، پہلی میں فاتحہ و سورت پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے، سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے، جس طرف بھی منہ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے، ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔^(۴) (جوہرہ، درمختار)

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۶ - ۸۸. وغیرہما

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ج ۱، ص ۱۵۴ - ۱۵۵.

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ج ۱، ص ۱۵۵. وغیرہ

۳..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۷.

۴..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ص ۱۳۰.

و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۸.

مسئلہ ۴: نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لیے چلنا معاف ہے، اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا، اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی، البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: سواری پر نہیں تھا اثنائے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی، خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔^(۲) (درمختار) یوہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ ۶: دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۷: جنگ میں مشغول ہے، مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے تو نماز کو مؤخر کرے، لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: باغیوں اور اس شخص کے لیے جس کا سفر کسی معصیت کے لیے ہو صلاۃ الخوف جائز نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۹: نماز خوف ہو رہی تھی، اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں، اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا، نماز جاتی رہی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: نماز خوف میں ہتھیار لیے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لیے چلنا جائز ہے، باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔^(۸) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۲: نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یوہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔^(۹) (درمختار)

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۸.
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۸.
- 3..... المرجع السابق، ص ۸۹. 4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۹.
- 5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۹.
- 6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ج ۱، ص ۱۵۶.
- 7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ج ۱، ص ۱۵۶.
- 8..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۸.
- 9..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج ۳، ص ۸۶.

..... کتاب الجنائز ❁

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتہً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے۔ بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ توبہ و رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع انچہ از دوست میر سد نیکوست (1)

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ۔ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں، یہ تو بالکل ہی خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق (2) بن جاتے ہیں، اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں، اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۲۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مسلمان کو جو تکلیف و ہم و حزن و اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ کاٹنا جو اس کے چمچھے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (3)

حدیث ۳: صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور، اللہ تعالیٰ اس کے سیئات (4) کو گرا دیتا ہے، جیسے درخت سے

- 1 یعنی وہ چیز جو دوست کی طرف سے پہنچتی ہے، اچھی ہوتی ہے۔
- 2 دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والوں کی طرح۔
- 3 ”صحیح البخاری“، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة المرض ... إلخ، الحدیث ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، ص ۴۸۳۔
- 4 گناہوں۔

پتے جھڑتے ہیں۔“ (1)

حدیث ۵۴: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا: ”تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی، بخار ہے، خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا: ”بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔“ (2) اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۶: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔“ (3)

حدیث ۷: ترمذی شریف میں ہے، امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دواؤں کا مطلب دریافت کیا:

﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ط﴾ (4)

”جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔“ اور

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ لَا﴾ (5)

”جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

(کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا۔)

صدیقہ نے فرمایا: جب سے میں نے اس کا سوال حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے، یہاں تک کہ مال جو گرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے، ان اُمور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔“ (6) (یعنی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل

1..... ”صحیح البخاری“، کتاب المرضی، باب وضع الید علی المریض، الحدیث: ۵۶۶۰، ص ۴۸۵.

2..... ”صحیح مسلم“، کتاب البر... إلخ، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض... إلخ، الحدیث: ۶۵۷۰، ص ۱۱۲۹.

3..... ”صحیح البخاری“، کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره، الحدیث: ۵۶۵۳، ص ۴۸۴.

4..... پ ۳، البقرة: ۲۸۴.

5..... پ ۵، النساء: ۱۲۳.

6..... ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة البقرة، الحدیث: ۲۹۹۱، ص ۱۹۵۲.

سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

حدیث ۸: ترمذی میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے“ اور یہ آیت پڑھی:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝﴾ (۱)

”جو تمہیں مصیبت پہنچی، وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔“

حدیث ۹، ۱۰: شرح سنت میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موقوف ہے، اس سے فرمایا جاتا ہے: اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا، یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں (۲) یعنی موت دوں۔“ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے، فرشتہ کو حکم ہوتا ہے، لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا، تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔“ (۳)

حدیث ۱۱: ترمذی باقائدہ تصحیح و تحسین وابن ماجہ و دارمی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سوال ہوا، کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے؟ فرمایا: ”انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔“ (۴)

حدیث ۱۲: ترمذی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے، جو راضی ہوا اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی۔“ (۵) اور دوسری روایت ترمذی کی انھیں سے یوں ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب

1..... ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الشوری... إلخ، الحدیث: ۳۲۵۲، ص ۱۹۸۴۔
پ ۲۵، الشوری: ۳۰۔

2..... ”شرح السنة“، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب له مثل عملہ، الحدیث: ۱۴۲۳، ج ۳، ص ۱۸۶۔

3..... ”شرح السنة“، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب له مثل عملہ، الحدیث: ۱۴۲۴، ج ۳، ص ۱۸۷۔

4..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، الحدیث: ۲۳۹۸، ص ۱۸۹۲۔

و ”سنن الدرامی“، کتاب الرقائق، باب فی أشد الناس بلاء، الحدیث: ۲۷۸۳، ج ۲، ص ۴۱۲۔

5..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ماجاء فی الصبر... إلخ، الحدیث: ۲۳۹۶، ص ۱۸۹۲۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں سزا دیدیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔“ (1)

حدیث ۱۳: امام مالک و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔“ (2)

حدیث ۱۴: احمد و ابوداؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بندہ کے لیے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا اہٹلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الہی میں ہے۔“ (3)

حدیث ۱۵: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے، کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔“ (4)

حدیث ۱۶: ابوداؤد و عامر الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا: ”مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔“ (5)

حدیث ۱۷: امام احمد شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جب میں اپنے مومن بندہ کو بیکلا میں ڈالوں اور وہ اس اہٹلا پر میری حمد کرے، تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“ اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا، اس کے لیے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔“ (6)

- 1..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر... إلخ، الحديث: ۲۳۹۶، ص ۱۸۹۲.
- 2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر... إلخ، الحديث: ۲۳۹۹، ص ۱۸۹۲.
- 3..... ”سنن أبي داود“، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، الحديث: ۳۰۹۰، ص ۱۴۵۶.
- و ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل، الحديث: ۲۲۴۰۱، ج ۸، ص ۳۱۴.
- 4..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب يوم القيامة و ندامة المحسن و المسيء يومئذ، الحديث: ۲۴۰۲، ص ۱۸۹۳.
- 5..... ”سنن أبي داود“، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، الحديث: ۳۰۸۹، ص ۱۴۵۶.
- 6..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث شداد بن أوس، الحديث: ۱۷۱۱۸، ج ۶، ص ۷۷.

مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عیادت کے فضائل

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں:

(۱) سلام کا جواب دینا

(۲) مریض کے پوچھنے کو جانا

(۳) جنازے کے ساتھ جانا

(۴) دعوت قبول کرنا

(۵) چھینکنے والے کا جواب دینا۔^(۱) (جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے)

حدیث ۲: صحیحین میں ہے برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہمیں سات باتوں کا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نے حکم فرمایا، (یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا)، (۶) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، (۷) مظلوم کی مدد کرنا۔^(۲)

حدیث ۳: بخاری و مسلم ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مسلمان جب

اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔“^(۳)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل روزِ قیامت فرمائے گا: ”اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی، عرض کرے گا، تیری عیادت کیسے

کرتا تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا

فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور

فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو رب العالمین

ہے فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا

ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا، فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا،

1..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، الحدیث: ۱۲۴۰، ص ۹۷.

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب، الحدیث: ۵۸۶۳، ص ۴۹۹.

3..... ”صحیح مسلم“، کتاب البر... إلخ، باب فضل عیادة المریض، الحدیث: ۶۵۵۳، ص ۱۱۲۸.

عرض کرے گا، تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا: ”میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا، اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔“ (1)

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے:

لَا بَأْسَ طُهُورٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی .

”یعنی کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔“

اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا:

لَا بَأْسَ طُهُورٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی . (2)

حدیث ۶: ابوداؤد وترمذی امیر المؤمنین مولانا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔“ (3)

حدیث ۷: ابوداؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔“ (4)

حدیث ۸: ترمذی بافادہ تحسین وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے، تُو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تُو نے ٹھکانا بنایا۔“ (5)

حدیث ۹: ابن ماجہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”جب تُو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا دُعائے ملنگہ کی مانند ہے۔“ (6)

1..... ”صحیح مسلم“، کتاب البر... إلخ، باب فضل عیادة المریض، الحدیث: ۶۵۵۶، ص ۱۱۲۸.

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، الحدیث: ۳۶۱۶، ص ۲۹۴.

3..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض، الحدیث: ۹۶۹، ص ۱۷۴۳.

4..... ”سنن أبي داود“، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادة علی وضوء، الحدیث: ۳۰۹۷، ص ۱۴۵۶.

5..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث: ۱۴۴۳، ص ۲۵۶۳.

6..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض، الحدیث: ۱۴۴۱، ص ۲۵۶۳.

حدیث ۱۰: بیہقی نے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کی کہ فرماتے ہیں: ”افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے۔“ (۱) اور اسی کی مثل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کر دے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (۲)

حدیث ۱۲: ابن حبان اپنی صحیح میں انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دیگا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) جنازہ میں حاضر ہو

(۳) روزہ رکھے

(۴) جمعہ کو جائے

(۵) غلام آزاد کرے۔“ (۳)

حدیث ۱۳، ۱۴: احمد و طبرانی و ابویعلیٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان معاذ بن جبل اور ابو داؤد ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے، اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے

(۳) یا غزوہ کو جائے

(۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے

(۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔“ (۴)

حدیث ۱۵: ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

1..... ”شعب الإيمان“، باب فی عیادة المریض، فصل فی آداب العیادة، الحدیث: ۹۲۲۱، ج ۶، ص ۵۴۲.

2..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطب، باب تطییب نفس المریض، الحدیث: ۲۰۸۷، ص ۱۸۶۰.

3..... ”الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحدیث: ۲۷۶۰، ج ۴، ص ۱۹۱.

4..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۲۲۱۵۴، ج ۸، ص ۲۵۵.

”آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا: آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا: کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا: کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا: یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔“ (1)

حدیث ۱۶: ابو داؤد و ترمذی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات باریہ دُعا پڑھے:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يُّشْفِيكَ . (2)

اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہو جائے گی۔“ (3)

موت آنے کا بیان

دنیا گزشتنی و گزاشتنی (4) ہے، آخر ایک دن موت آتی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی تیاری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔“ (5) تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی، اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخ کنی کرتی ہے۔ (6)

حدیث میں ارشاد فرمایا:

1..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الجنائز، الترغیب فی عیادة المرضی... إلخ، الحدیث: ۷، ج ۴، ص ۱۶۳.

2..... ترجمہ: اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں، جو عرشِ کریم کا مالک ہے اس کا کہ تجھے شفا دے۔ ۱۲

3..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض، الحدیث: ۳۱۰۶، ص ۱۴۵۷.

و ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن العباس، الحدیث: ۲۱۸۲، ج ۱، ص ۵۲۴.

4..... یعنی دنیا ختم ہونے والی اور چھوٹنے والی۔

5..... ”صحیح البخاری“، کتاب الرقائق، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ((کن فی الدنیا کأنک غریب أو عابر سبیل))،

الحدیث: ۶۴۱۶، ص ۵۳۹.

6..... یعنی جڑ کاٹی ہے۔

اَكْثَرُوا ذِكْرَ هَٰذِهِ اللَّذَاتِ (۱) الْمَوْتِ . (۲)

مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے، الہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔ (۳) کما هو فی حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے، اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث میں فرمایا: کوئی نہ مرے، مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ (۵) کہ ارشاد الہی ہے:

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي . (۶)

”میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔“

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے، فرمایا: تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اللہ (عزوجل) سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر، فرمایا: ”یہ دونوں خوف ورجا، اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے، اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔“ (۷) رُوح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے، بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا۔ إِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِيمِ . ”اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔“ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ . ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس کا آخر کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (۸)

مسائل فقہیہ

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف مونہ کر دیں

- 1..... ”جامع الترمذی“، أبواب الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، الحديث: ۲۳۰۷، ص ۱۸۸۴.
- 2..... لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ۱۲
- 3..... ”صحیح البخاری“، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، الحديث: ۵۶۷۱، ص ۴۸۶.
- 4..... یعنی اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔
- 5..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجنة... إلخ، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالیٰ عند الموت، الحديث: ۷۲۳۱، ص ۱۱۷۶.
- 6..... ”صحیح البخاری“، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وَيَحْذَرُ كَمَ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾... إلخ، الحديث: ۷۴۰۵، ص ۶۱۶.
- 7..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت، الحديث: ۹۸۳، ص ۱۷۴۵.
- 8..... ”سنن أبي داود“، کتاب الجنائز، باب في التلقين، الحديث: ۳۱۱۶، ص ۱۴۵۸.

اور یہ بھی جائز ہے کہ چٹ لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو مونہہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو مونہہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔^(۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۲: جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۃ یس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لبان یا اگر کی بتیاں سلگا دیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔^(۵) (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آٹانہ چاہیے۔ اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا ٹٹا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں مسلک رحمت نہیں آتے، اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دُعاے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں، نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یس و سورۃ رعد پڑھیں۔

مسئلہ ۵: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مونہہ کھلانا رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔^(۶) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے:

1..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۹۱ وغیرہ

2..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۰

3..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷

4..... المرجع السابق

5..... المرجع السابق

6..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَأَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ
وَأَجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ. (۱) (درمختار)

مسئلہ ۷: اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔ (۲) (عالمگیری)
مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہو۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۸: میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چار پائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ
زمین کی سیل نہ پہنچے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل
جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (۵) (درمختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی
حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کر لے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۰: اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں۔ (۶) کہ حدیث میں ہے، ”میت اپنے
دین میں مقید ہے۔“ (۷) ایک روایت میں ہے، ”اس کی روح متعلق رہتی ہے جب تک دین نہ ادا کیا جائے۔“ (۸)

مسئلہ ۱۱: میت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں
مطلقاً حرج نہیں۔ (۹) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (۱۰) (جوہرہ)

- ۱..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۹۷.
- ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر، اے اللہ (عزوجل) تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس
پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر، جس سے نکلا (دنیا)۔ ۱۲
- ۲..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷.
- ۳.....
- ۴..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷.
- ۵..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۹۶.
- ۶..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۱.
- ۷.....
- ۸..... ”جامع الترمذی“، کتاب الجنائز، الحدیث: ۱۰۷۹، ص ۱۷۵۵.
- ۹..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی القراءة عند المیت، ج ۳، ص ۹۸ - ۱۰۰، وغیرہ
- ل..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۱.

مسئلہ ۱۳: پروسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دُعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دُعا کریں۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لیے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا، مگر اصح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔^(۲) (جوہرہ نیرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو، تجھیز و تکفین ملتوی رکھیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: اگر اس نے قصد کسی کا مال نکل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں، ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے گا اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حاملہ عورت مرگئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

میت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چار پائی یا تخت یا تختہ پر نہلانا کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار چار پائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اُس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷.

۲..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی أطفال المشرکین، ج ۳، ص ۹۷.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۷.

۴..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۷۱.

۵..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۷۲.

۶..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الکراہیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور... إلخ، ج ۵، ص ۳۵۱.

۷..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۵۸.

کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی مونہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیر و سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بنین یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک پیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور پیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر فیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نلکے دھو ڈالیں وضو غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔^(۱)

مسئلہ ۳: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوانہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرے نہ دیکھے، نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو آسان ہو کریں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نہلانے والا باطہارت ہو، جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نہ نہلایا تو کراہت بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیزگار ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے، مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بد بو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ”اپنے مُردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اُس کی برائیوں سے باز رہو۔“^(۴) (جوہرہ نیرہ)

1..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸ وغیرہ

2..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸.

3..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹.

4..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۱.

”سنن أبی داود“، کتاب الأدب، باب فی النهی عن سب الموتی، الحدیث: ۴۹۰۰، ص ۱۵۸۲.

مسئلہ ۶: اگر کوئی بدمذہب مراور اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا اور کوئی بُری بات ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بُو آئے تو اسے پتہ نہ چلے ورنہ گھبرائے گا، نیز اُسے چاہیے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اُس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۸: اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹: جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں، سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت، میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ حدِ شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جس مرد کا عضو تناسل یا آٹھین کاٹ لیے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے یعنی مرد ہی اُسے غسل دے سکتا ہے یا اُس کی عورت۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوایا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہذا غسل نہیں دے سکتی۔^(۷) (عالمگیری)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹.

۲..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۱.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹-۱۶۰.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۷.

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۲.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰.

۶..... المرجع السابق.

۷..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: عورت کو طلاق رجعی دی ہو زوجت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: ام ولد^(۲) یا مدبرہ^(۳) یا مکاتبہ^(۴) یا ویسی باندی اپنے آقائے مردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اب اُس کی ملک سے خارج ہو گئیں۔ یوہیں اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: عورت مرجائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔^(۶) (درمختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اسکے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ ۱۶: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو یتیم کرایا جائے پھر یتیم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے یتیم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور یتیم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔^(۷) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اُس کی بی بی، تو جو عورت وہاں ہے اُسے یتیم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اُس کی باندی تو یتیم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر یتیم کرائے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰۔

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۷۔

۲..... یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔

۳..... یعنی وہ لونڈی جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

۴..... یعنی آقا اپنی لونڈی سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور لونڈی اس کو قبول بھی کر لے۔

نوٹ: ان کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ ۹ میں مدبر، مکاتب اور ام ولد کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

۵..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۶ وغیرہ۔

۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۵۔ ۷..... المرجع السابق، ص ۱۱۰۔

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰ وغیرہما۔

۸..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰۔

کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اُسے سکھادیں کہ وہ نہلائے۔ یوہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اُس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اُس سے نہلاوے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اُسے بتائے اور وہ نہلائے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۰: خنثی مشکل^(۳) کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یوہیں خنثی مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔^(۴) (عالمگیری) خنثی مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اُسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورت بھی یوہیں عکس۔

مسئلہ ۲۱: مسلمان کا انتقال ہوا اور اُس کا باپ کافر ہے تو اُسے مسلمان نہلائیں، اس کے باپ کے قابو میں نہ دیں، کافر مسلمان ہوا اور اُس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بلا ضرورت اُس سے نہلاؤ نا بہت بُرا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو ورنہ نہیں اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامی میں ہے تو حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے، اگر مان لیا فیہا ورنہ فوراً نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنت اسلامی میں نہیں تو اسلام شوہر کے بعد عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہوگئی فیہا ورنہ نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہو جائے غسل نہیں دے سکتی۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: میت سے غسل اُتر جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور فعل شرط نہیں، یہاں تک کہ مُردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا غسل ہو گیا، مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں، لہذا اگر مُردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سست کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰۔

2..... المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۱۱۔

3..... یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (دیکھئے: بہار شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان)

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۶۰۔

5..... "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۷ وغیرہ

ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا و واجب ساقط ہو گیا، مگر غسل میت کا ثواب نہ ملے گا، نیز غسل ہو جانے کے لیے یہ بھی ضرور نہیں کہ نہلانے والا مکلف یا اہل نیت ہو، لہذا نابالغ یا کافر نے نہلا دیا غسل ادا ہو گیا۔ یوہیں اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا غسل ادا ہو گیا اگرچہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دھنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴: مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو، جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مسلمان مردے کا فرمودوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لیے دُعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمان کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: کافر مردے کے لیے غسل و کفن و دفن نہیں بلکہ ایک چھتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں، یہ بھی جب کریں کہ اُس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اُسے لے نہ جائے، ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریب شریک ہو تو دُور دُور رہے اور اگر مسلمان ہی اُس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل و کفن و دفن کرے تو جائز ہے، مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اُس پر پانی بہائے اور چھتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے، یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اُسے غسل دیں۔

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في حديث ((كل سبب و نسب منقطع إلابسي و نسبي))، ج ۳، ص ۱۰۸.
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۷.
- و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۵۹. وغیرہما
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۵۹.
- 4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في حديث ((كل سبب و نسب منقطع إلابسي و نسبي))، ج ۳، ص ۱۰۹.

دیں نہ کفن، بلکہ گتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: ذمیہ کو مسلمان کا حمل تھا وہ مر گئی اگر بچہ میں جان پڑ گئی تھی تو اُسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں کہ بچہ کا مونہ قبلہ کو ہو، اس لیے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس کا مونہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھرے گی، تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: نہلانے کے بعد اگر ناک کاں مونہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔^(۴) (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۳۰: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کر نایا ناخن تراش یا کسی جگہ کے بال مونڈ نایا کتر نایا اکھاڑنا، ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔^(۵) (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔^(۶) (درمختار) بعض جگہ ناف کے نیچے اُس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ ۳۲: بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لیے کورے گھرے بدھنے^(۷) لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، گھر کے استعمالی گھرے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ اولاً تو اُس پر چھینٹیں

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: مهم إذا قال ان شتمت، ج ۳، ص ۱۵۸.
- 2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۱۰.
- 3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸.
- 4..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۴ - ۱۰۵. وغیرہما
- 5..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی القراءة عند المیت، ج ۳، ص ۱۰۴.
- 6..... و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸.
- 7..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۰۵.

یعنی مٹی کے نئے مکے، لوٹے۔

نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو رائج یہ ہے کہ میت کا غسل نجاست حکمیہ دُور کرنے کے لیے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں، جس طرح زندوں کے وضو و غسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دھو ڈالیں، دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اُس کا مُردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نری حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

اور عورت کے لیے پانچ۔

تین یہ اور

(۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند

کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار

اور عورت کے لیے تین۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) اوڑھنی یا

(۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔

کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔^(۱) (درمختار،

عالمگیری وغیرہما)

1..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۱۲-۱۱۶.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۰. وغیرہما

مسئلہ ۲: لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے سے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳: بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔^(۲) (درمختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون میسر نہیں، وہ کفن مسنون کے لیے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں، البتہ کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں، ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: ورثہ میں اختلاف ہوا، کوئی دو کپڑوں کے لیے کہتا ہے کوئی تین کے لیے تو تین کپڑے دیے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے وارث زیادہ تو کفن کفایت۔^(۴) (جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۵: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، ”مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔“^(۵) (غنیہ، ردالمحتار)

- 1..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۰.
- و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۲. وغیرہما
- 2..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۵.
- 3..... ”الفتاویٰ الرضویہ“ (الجدیدہ)، ج ۹، ص ۱۰۰.
- 4..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۵.
- 5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۲.
- و ”غنیۃ المتملی“، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۱ - ۵۸۲.
- ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء ما يستحب من الأكفان، الحدیث: ۹۹۴، ص ۱۷۴۶.

مسئلہ ۶: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے، اُس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز، اُس کا کفن بھی ناجائز۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: خنثی مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اُسے دو کپڑے دیے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے، تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجہ کا دیا جائے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو نابالغ حد شہوت^(۴) کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔^(۵) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: پُرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے، مگر پُرانا ہو تو دُھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔^(۶) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۱: میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون^(۷) ہے تو قرض خواہ^(۸) کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔^(۹) (ردالمحتار) مگر قرض خواہ کو ممانعت کا اس وقت حق ہے، جب وہ تمام مال دین میں مستغرق^(۱۰) ہو۔

مسئلہ ۱۲: دین و وصیت و میراث، ان سب پر کفن مقدم ہے اور دین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔^(۱۱) (جوہرہ)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۲.

۴..... حد شہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہوا اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔ ۱۲ منہ

۵..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۷. وغیرہ

۶..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، الجزء الأول، ص ۱۳۵.

۷..... یعنی مقروض۔

۸..... یعنی قرض دینے والا۔

۹..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی الکفن، ج ۳، ص ۱۱۴. وغیرہ

۱۰..... یعنی قرض میں گھرا ہوا۔

K..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۴.

مسئلہ ۱۳: میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو، جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کر لیں۔^(۱) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا، اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے، جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے۔ یوہیں باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسل اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف، سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔ باقی اور باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے، ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: کفن کے لیے سوال کر لائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اُسے واپس کر دیں، ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کر دیں، یہ بھی نہ ہو تو تصدق کر دیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: میت ایسی جگہ ہے کہ وہاں صرف ایک شخص ہے اور اُس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو اُس پر یہ ضرور نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کر دے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر

1..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۴.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۱۸-۱۲۰.

2..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱.

و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ج ۳، ص ۱۱۹.

3..... "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ج ۳، ص ۱۱۹.

4..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۰.

5..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۰.

تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے، عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر مونہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی لُو سے دوسرے کان کی لُو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بیجا و خلاف سنت ہے پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۹: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے، جس نے احرام باندھا ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مونہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اگر مُردہ کا کفن چوری گیا اور لاش ابھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے اور تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے، وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر گُل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو اسی مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو اُن سے واپس نہ لیں گے، بلکہ کفن اُس کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: اگر مُردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا ملا تو اگر میت کے مال سے دیا گیا ہے ترکہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ضروریہ: ہندوستان میں عام رواج ہے کہ کفن مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اڑھاتے ہیں وہ تکیہ دار یا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں اور ایک جا نماز ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں، اگر یہ چادر و جا نماز میت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے (اور عادت وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا بلکہ کفن کے

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۱۶. وغیرہما

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱.

3..... المرجع السابق.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۲.

لیے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی انداز سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں۔ جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو، جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میت کے مال سے منگایا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا، دوسری صورت یہ کہ ورثہ میں گُل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جاسکتیں، اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دیدی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے۔ لوٹے گھڑے ہوتے ہوئے خاص میت کے نہلانے کے لیے خریدے تو اس میں یہی تفصیل ہے۔ تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی کے مصارف میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کو ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کیے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں مگر جو بالغ ہوا اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔ ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو دین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی۔ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں۔ ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں، نہ نابالغ وارث ہونا مضر جانتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے، اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیجہ وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہ تو ایصالِ ثواب ہے، اسے کون منع کرے گا۔ منع وہ کرے جو وہابی ہو بلکہ ناجائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے، کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثہ بالغین ہی ہوں، ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

- مسئلہ ۱:** جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔^(۱) (جو ہرہ)
- مسئلہ ۲:** سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا، ایک سر ہانے اور ایک پانچٹی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔^(۱) (عالمگیری)
- مسئلہ ۳:** سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دھننے سر ہانے کندھا دے پھر دھنی پانچٹی پھر بائیں سر ہانے پھر بائیں پانچٹی اور دس دس قدم چلے تو گُل چالیس قدم

1..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۹.

2..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.

ہوئے کہ حدیث میں ہے، ”جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔“ نیز حدیث میں ہے، ”جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔“ (۱) (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے، اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے، چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (۲) (عالمگیری، غنیہ، درمختار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵: چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو، جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چار پائی پر لے جائیں۔ (۳) (غنیہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ (۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔ (۵) (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۸: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانانا جائز و ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے، اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانانا چھوڑا جائے کہ اس کے ناجائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے، بلکہ دل سے اسے بُرا جانے اور شریک ہو۔ (۶) (درمختار، صغیری)

- 1..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۹.
- و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.
- و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۸ - ۱۵۹.
- 2..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.
- و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۹.
- 3..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.
- و ”غنیۃ المتملی“، فصل فی الجنائز، ص ۵۹۲. وغیرہما
- 4..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲. وغیرہ
- 5..... المرجع السابق، و ”صغیری“، فصل فی الجنائز، ص ۲۹۲.
- 6..... ”صغیری“، فصل فی الجنائز، ص ۲۹۳.
- و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۶۲.

مسئلہ ۹: اگر عورتیں جنازے کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہوگا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: جنازہ لے چلنے میں سر ہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور احوال و احوال قبر کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں نہ کریں نہ نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنسنے دیکھا، فرمایا: ”تو جنازہ میں ہنستا ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔“ اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ حال زمانہ اب علما نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔^(۳) (صغیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جنازہ جب تک رکھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھنا جائز ہے نہ ہوں۔ یوہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضرور نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے، جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑ رکھیں کہ دہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے، جب کہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں۔^(۵) (عالمگیری) مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا، اسے نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

مسئلہ ۱۴: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔^(۶) (عالمگیری)

1..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، في حمل الميت، ج ۳، ص ۱۶۲.

2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.

3..... "صغیری"، فصل في الجنائز، ص ۲۹۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۶۳.

و "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۹، ص ۱۴۰.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۶۰.

5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۱۶۲.

6..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہوا سے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ ۱: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔^(۲) (عامہ کتب) اسکی فرضیت کا جواز کار کرے کافر ہے۔

مسئلہ ۲: اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی

(۱) قادر

(۲) بالغ

(۳) عاقل

(۴) مسلمان ہونا، ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک مصلیٰ کے متعلق دوسری میت کے متعلق، مصلیٰ کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں یعنی

(۱) مصلیٰ کا نجاست حکمیہ و حقیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا

(۲) ستر عورت

(۳) قبلہ کو منہ ہونا

(۴) نیت، اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیر تحریمہ رکن ہے شرط نہیں جیسا پہلے ذکر ہوا۔^(۵) (ردالمحتار وغیرہ)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۵.

2..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۰.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۲.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۲.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۱.

5..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۱. وغیرہ

بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵: جنازہ طیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کر کے پڑھے۔ اس کی تفصیل باب تیمم میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ ۶: امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں، اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کی جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہوگئی، وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۷: نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی۔ امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ امام مرد ہو یا عورت، نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں۔

(۱) میت کا مسلمان ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۸: میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اُس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آتی ہے۔

مسئلہ ۹: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اُس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: مسلمان کو دار الحرب میں چھوٹا بچہ تنہا ملا اور اُس نے اُٹھالیا پھر مسلمان کے یہاں مرا، تو اُس کی نماز پڑھی جائے۔^(۵) (عالمگیری)

- ۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۲.
- ۲..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۴.
- ۳..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۱.
- ۴.....
- ۵..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳.

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ اُن کو غسل دیا جائے نہ اُن کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے اُن پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُن کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو اُن کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(۲) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

- ۱..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج ۳، ص ۱۲۵، ۱۲۸.
- ۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳. وغیرہما
- ۳..... "الدرالمختار"، المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۷. وغیرہما
- ۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۲.
- ۵..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۲.

مسئلہ ۱۴: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی، اُسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے، مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے، لہذا اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہذا اب ہو جائے گی۔^(۱) (ردالمحتار وغیرہ)

(۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی گل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی۔^(۲)

(۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی۔^(۳)

(۵) جنازہ مصلیٰ کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر مصلیٰ کے پیچھے ہو گا نماز صحیح نہ ہوگی۔^(۴)

مسئلہ ۱۵: اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصد ایسا کیا تو گنہگار

ہوئے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: اگر قبلہ کے جانے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا تھا مگر حقیقتہً قبلہ کو نہیں، تو موضع

تحری میں اگر تحری کی نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔^(۶) (درمختار)

(۶) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا۔^(۷)

(۷) میت امام کے محاذی ہو یعنی اگر ایک میت ہے تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک

کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں:

(۱) چار بار اللہ اکبر کہنا

(۲) قیام

- ۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۱ وغیرہ
- ۲..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج ۳، ص ۱۲۳.
- ۳..... المرجع السابق.
- ۴..... المرجع السابق.
- ۵..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۴.
- ۶..... المرجع السابق.
- ۷..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۱.
- ۸..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج ۳، ص ۱۲۳.

بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی، نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہوگئی۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کی حمد و ثناء۔ (۲) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود۔ (۳) میت کے لیے دُعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور شاپڑھے، یعنی سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دُعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دُعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دُعا چاہے پڑھے، مگر وہ دُعا ایسی ہو کہ اُمور آخرت سے متعلق ہو۔^(۲) (جوہرہ نیرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

بعض ماثور دُعائیں یہ ہیں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلٰى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ (ہا) ^(۳) وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَهُ (ہا)۔ ^(۴)

1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج ۳، ص ۱۲۴۔
2..... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۷۔
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۲۴، ۱۲۸۔
3..... ان دعاؤں میں عورتوں کیلئے جہاں صیغہ کا اختلاف ہے اسے ہلال کے اوپر لکھ دیا ہے۔ ۱۲ منہ جبکہ ہم نے اسے ہلال میں سامنے لکھ دیا ہے۔

4..... رواہ احمد و ابو داود و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرۃ و احمد و ابو یعلی و البیہقی و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲ منہ
"المستدرک" للحاکم، کتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنازة، الحديث: ۱۳۶۶، ج ۱، ص ۶۸۴۔
و "عمل اليوم و الليلة" مع "السنن الكبرى" للنسائی، الحديث: ۱۰۹۱۹، ج ۶، ص ۲۶۶۔
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو، اے اللہ (عزوجل)! ہم میں سے تُو جسے زندہ رکھے، اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تُو جس کو وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں قتنے میں نہ ڈال۔ ۱۲

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ (ہا) وَارْحَمْهُ (ہا) وَعَافِهِ (ہا) وَاعْفُ عَنْهُ (ہا) وَاکْرِمْ نُزْلَهُ (ہا) وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ (ہا) وَاغْسِلْهُ (ہا) بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ (ہا) مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ (ہا) دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ (ہا) وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ (ہا) وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ (۱) وَأَدْخِلْهُ (ہا) الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ (ہا) مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. (۲)

(۳) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) وَابْنُ (بَنَتُ) اَمَتِكَ يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَصْبَحَ فَقِيرًا (أَصْبَحْتَ فَقِيرَةً) إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ (هَا) تَخْلِي (تَخْلُثُ) مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ (كَانَتْ) زَاكِيًّا (زَكِيَّةً) فَزَكِيًّا (هَا) وَإِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُخْطِئًا (مُخْطِئَةً) فَاعْفِرْ لَهُ (هَا) اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ (هَا) وَلَا تُصِلْنَا بَعْدَهُ (هَا). (۳)

(۴) اَللّٰهُمَّ هَذَا (هَذِهِ) عَبْدُكَ ابْنُ (اَمَتُكَ بَنَتُ) عَبْدِكَ ابْنُ (بَنَتُ) اَمَتِكَ مَا ضِ فِيهِ (هَا) حُكْمُكَ خَلَقْتَهُ (هَا) وَلَمْ يَكُ (تَكُ هِيَ) شَيْئًا مَذْكُورًا ۖ نَزَلَ (نَزَلَتْ) بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اَللّٰهُمَّ لَقِنَهُ (هَا) حُجَّتَهُ (هَا) وَالْحِقَّهُ (هَا) بِبَنِيهِ (هَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ وَثَبَّتَهُ (هَا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

1..... یعنی یہ الفاظ عورت کے جنازہ پر نہ پڑھے جائیں۔ ۱۲ منہ

2..... رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ و ابو بکر بن ابی شیبہ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ

”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاة، الحدیث: ۲۲۳۲، ص ۸۲۹.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اُس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور ازلے سے دھو دے اور اس کو خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے کیا اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ ۱۲

3..... رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ منہ

”المستدرک“، للحاکم، کتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنائز، الحدیث: ۱۳۶۹، ج ۱، ص ۶۸۵.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا، اگر یہ پاک ہے تو تو اسے پاک و صاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل)! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ ۱۲

فَإِنَّهُ (هَآ) اِفْتَقَرَ (اِفْتَقَرْتُ) اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ (هَآ) كَانَ (كَانْتُ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَاَغْفِرْ لَهُ (لَهَا) وَارْحَمْهُ (هَآ) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ (هَآ) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (هَآ) ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ (كَانْتُ) زَاكِيًا
(زَاكِيَةً) فَزَكِّهِ (هَآ) وَاِنْ كَانَ (كَانْتُ) خَاطِئًا (خَاطِئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (هَآ) . (1)

(۵) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمْتُكَ) وَاِبْنُ (بْنْتُ) اَمَّتِكَ اِحْتَاَجُ (جِئْتُ) اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ
عَذَابِهِ (هَآ) اِنْ كَانَ (كَانْتُ) مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ (هَآ) وَاِنْ كَانَ (كَانْتُ) مُسِيئًا (مُسِيئَةً)
فَتَجَاوِزْ عَنْهُ (هَآ) . (2)

(۶) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمْتُكَ) وَاِبْنُ (بْنْتُ) عَبْدِكَ كَانَ (كَانْتُ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ (هَآ) مِمَّا اِنْ كَانَ (كَانْتُ)
مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ (هَآ) وَاِنْ كَانَ (كَانْتُ) مُسِيئًا (مُسِيئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (هَآ) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ
(هَآ) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (هَآ) . (3)

1..... رواه عن امير المؤمنين على كرم الله تعالى وجهه ۱۲ منہ
”کنز العمال“، کتاب الموت، صلاة الجنائز، الحديث: ۴۲۸۵۷، ج ۱۵، ص ۳۰۴.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہے، اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا
حالانکہ یہ قابل ذکر سے نہ تھا۔ تیرے پاس آیا تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اور ترا جائے۔ اے اللہ جنت کی تو اس کو تلقین کر اور اس
کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ملا دے اور قول ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی
ہے یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے
بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ (عزوجل)! اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور بدکار ہے تو بخش دے۔ ۱۲

2..... رواه الحاكم عن يزيد بن ركانة رضى الله تعالى عنهما ۱۲ منہ
”المستدرک“، للحاکم، کتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنائز، الحديث: ۱۳۶۸، ج ۱، ص ۶۸۵.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکو کار ہے تو
اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو درگزر فرما۔ ۱۲

3..... رواه ابن حبان عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه ۱۲ منہ
”الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان“، کتاب الجنائز، فصل في الصلاة على الجنائز، الحديث: ۳۰۶۲، ج ۵، ص ۳۰.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے، گواہی دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور تیرے رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے، اگر نیکو کار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار
ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲

(۷) أَصْبَحَ (أَصْبَحْتُ) عَبْدُكَ (أَمْتُكَ) هَذَا (هَذِهِ) قَدْ تَخَلَّى (تَخَلَّتْ) عَنِ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا (تَرَكَتْهَا) لَا أَهْلَهَا وَافْتَقَرَ (افْتَقَرْتُ) إِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ (هَا) وَقَدْ كَانَ (كَانَتْ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ (هَا) وَتَجَاوَزْ عَنْهُ (هَا) وَالْحَقُّهُ (هَا) بِنَبِيِّهِ (هَا) صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (۱)

(۸) اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ ط وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نَيْتَهَا جِنًّا شَفَعَاءَ فَاعْفِرْ لَهَا . (۲)

(۹) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَخَوَانَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا اللَّهُمَّ هَذَا (هَذِهِ) عَبْدُكَ (أَمْتُكَ) فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ (بِهَا) مِنَّا فَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ (لَهَا) . (۳)

(۱۰) اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ (فُلَانُهُ بِنْتُ فُلَانٍ) فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهِ (هَا) مِنْ

۱..... رواه ابو يعلى بسند صحيح عن سعيد بن المسيب عن امير المؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه من قوله الحقنا بما قبله من المرفوعات للمناسبتة ۱۲م

”کنز العمال“، کتاب الموت، صلاة الجنائز، الحديث: ۴۲۸۱۷، ج ۱۵، ص ۲۹۹۔
ترجمہ: آج تیرا یہ بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل دنیا کے لیے چھوڑا۔ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی گواہی دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں اے اللہ (عزوجل)! تُو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لاحق کر دے۔ ۱۲

۲..... رواه ابو داود والنسائی والبيهقي عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه ۱۲م
”سنن أبي داود“، کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، الحديث: ۳۲۰۰، ص ۱۴۶۳۔
و ”السنن الكبرى“ للبيهقي، کتاب الجنائز، باب الدعاء في صلاة الجنائز، الحديث: ۶۹۷۶، ج ۴، ص ۶۸۔
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تُو اس کا رب ہے اور تُو نے اس کو پیدا کیا اور تُو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تُو نے اس کی رُوح کو قبض کیا تُو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔

۳..... روا ابو نعيم عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن ابيه رضى الله تعالى عنه ۱۲م
”کنز العمال“، کتاب الموت، صلاة الجنائز، الحديث: ۴۲۸۳۷، ج ۱۵، ص ۳۰۱۔
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو تُو بخش دے اور ہمارے آپس کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے۔ اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تُو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے، تُو ہم کو اور اُس کو بخش دے۔ ۱۲

فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِمَّ اغْفِرْ لَهُ (هَآ) وَارْحَمْهُ (هَآ) إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ط. (۱)

(۱۱) اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبِهَا وَصَعْدُ رُوحَهَا وَلَقَّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا ط. (۲)

(۱۲) اللَّهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُكَ ط أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ مَعَادُنَا. (۳)

(۱۳) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَآوِلَنَا وَآخِرَنَا وَحِينًا وَمَيِّتَنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْثَانَا وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَشَاهِدَنَا وَعَائِبَنَا اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ (هَآ) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (هَآ). (۴)

(۱۴) اللَّهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيعَ

۱..... رواه ابو داود و ابن ماجه عن واثله بن الاسقع رضى الله تعالى عنه ۱۲منه

”سنن أبي داود“، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، الحديث: ۳۲۰۲، ص ۱۶۶۴.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے، اس کو فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا، تُو وفا اور حمد کا اہل ہے اے اللہ (عزوجل)! اس کو بخش اور رحم کر بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲

۲..... رواه ابن ماجه عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ۱۲منه

”سنن ابن ماجه“، كتاب الجنائز، باب ماجاء في إدخال الميت القبر، الحديث: ۱۵۵۳، ص ۲۵۶۹.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اس کو شیطان سے اور عذاب قبر سے بچا اے اللہ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اُس کی رُوح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ ۱۲

۳..... رواه البغوی و ابن مندہ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاضر رضى الله تعالى عنه ۱۲منه

”کنز العمال“، كتاب الموت، صلاة الجنائز، الحديث: ۴۲۸۴۲، ج ۱۵، ص ۳۰۲.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تُو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں، تُو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔ ۱۲

نوٹ: بہارِ شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں عن ابی عامر جبکہ فتاویٰ رضویہ قدیم و جدید دونوں میں عن ابی حاضر ہے۔ ہم نے بہارِ شریعت میں اسے عن ابی حاضر لکھ دیا ہے، کیونکہ یہ دونوں کتابت کی غلطیاں ہیں۔

دیکھئے: ”مسند الفردوس“، الحديث: ۲۰۲۶، ج ۱، ص ۴۹۷. ”الاصابة في تمييز الصحابة“ للعسقلاني، رقم: ۹۷۴۱، ج ۷، ص ۷۰.

۴..... رواه البغوی عن ابراهيم الاسهلی عن ابیه رضى الله تعالى عنه ۱۲منه

”کنز العمال“، كتاب الموت، في الصلاة على الميت، الحديث: ۴۲۲۹۲، ج ۱۵، ص ۲۴۸.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ و مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو۔ اے اللہ (عزوجل)! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَآتُوْجِّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ ط صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا أَمَرَ بِالسُّئَالِ لَمْ يَرُدَّهُ أَبَدًا وَقَدْ أَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَا وَآذَنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ ط فَشَفِّعْنَا فِيهِ (هَآ) وَارْحَمْهُ (هَآ) فِي وَحْدَتِهِ (هَآ) وَارْحَمْهُ (هَآ) فِي غُرْبَتِهِ (هَآ) وَارْحَمْهُ (هَآ) فِي كُرْبَتِهِ (هَآ) وَاعْظِمْ لَهُ (لَهَا) أَجْرَهُ (هَآ) وَنَوِّرْ لَهُ (هَآ) قَبْرَهُ (هَآ) وَبَيِّضْ لَهُ (لَهَا) وَجْهَهُ (هَآ) وَبَرِّدْ لَهُ (هَآ) مَضْجَعَهُ (هَآ) وَعَظِّرْ لَهُ (هَآ) مَنْزِلَهُ (هَآ) وَأَكْرِمْ لَهُ (هَآ) نَزْلَهُ (هَآ) يَا خَيْرَ الْمُنْزَلِينَ ۝ وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ وَيَا خَيْرَ الرَّاحِمِينَ ۝ آمِينَ آمِينَ آمِينَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِ الشَّافِعِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (1)

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اُس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ وہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میت کا نام بھی معلوم نہ ہو تو نویں دعا میں ہَذَا عَبْدُكَ یا ہَذِهِ اَمْتُكَ پر قناعت کرے فلاں بن فلاں یا بنت کو چھوڑ دے اور دسویں میں اُس کی جگہ عَبْدُكَ ہَذَا یا عورت ہو تو اَمْتُكَ ہَذِهِ کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور معلوم ہو تو نویں دعا میں لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْهُ خَيْرًا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بہتر خیر ہے۔

1..... زادہ مجدد المائتہ الحاضرۃ ۱۲ منہ

”الفتاوی الرضویۃ“ (الجدیدۃ)، ج ۹، ص ۲۱۷.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اے ارحم الراحمین، اے ارحم الراحمین، اے زندہ، اے قیوم، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، اے عظمت و بزرگی والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اللہ (عزوجل) کیلئے ہے، بے نیاز ہے، جو نہ دوسرے کو جتا، نہ دوسرے سے جتا اور اُس کا مقابل کوئی نہیں۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ کریم! جب سوال کا حکم دیتا ہے تو واپس کبھی نہیں کرتا اور تُو نے ہمیں حکم دیا ہم نے دُعا کی اور تُو نے ہمیں اجازت دی ہم نے سفارش کی اور تو سب کریموں سے زیادہ کریم ہے، ہماری سفارش اس کے بارہ میں قبول کر اور اس کی تنہائی میں تُو اس پر رحم کر اور اس کی وحشت میں تُو رحم کر اور اس کی غربت میں تُو رحم کر اس کی بے چینی میں تُو رحم کر اور اس کے اجر کو عظیم اور اس کی قبر کو منور کر اور اس کے چہرہ کو سپید کر اور اس کی خواب گاہ کو ٹھنڈا کر اور اُس کی منزل کو معطر کر اور اس کی مہمانی کا سامان اچھا کر۔ اے بہتر اتارنے والے اور اے بہتر بخشنے والے اور اے بہتر رحم کرنے والے۔ آمین، آمین، آمین، دُرود و سلام بھیج اور برکت کر شفاعت کرنے والوں کے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔ تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لیے، جو رب ہے تمام

جہان کا۔ ۱۲

فائدہ: ان دُعاؤں میں بعض مضامین مکرر ہیں اور دُعا میں تکرار مستحسن اگر سب دُعا میں یاد ہوں اور وقت میں گنجائش ہو تو سب کا پڑھنا اولیٰ، ورنہ جو چاہے پڑھے اور امام جنتی دیر میں یہ دُعا میں پڑھے اگر مقتدی کو یاد نہ ہوں تو پہلی دُعا کے بعد آمین آمین کہتا رہے۔

مسئلہ ۱: میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا. (۱)

اور لڑکی ہو تو اجْعَلْهَا اور شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً. (۲) (جوہرہ)

مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا کہ وہ کبھی مکلف ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دُعا کی جائے، جیسے اوروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنوں سے پہلے تو وہ مکلف تھا اور جنون کے پیشتر کے گناہ جنوں سے جاتے نہ رہے۔ (۳) (غنیہ)

مسئلہ ۲: چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دُعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے، اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔ (۴) (درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۳: تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے، باقی تمام دُعا میں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھانا نہیں۔ (۵) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۴: نماز جنازہ میں قرآن بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے اور بہ نیت دُعا و ثنا الحمد وغیرہ آیات دعا یہ و ثنائیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۵: بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے کہ ”جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی،

۱..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اس کو ہمارے لیے پیش رو کر اور اسکو ہمارے لیے ذخیرہ کر اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور مقبول الشفاعۃ کر دے۔ ۱۲

۲..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۸.

۳..... ”غنیۃ المتملی“، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۷.

۴..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: هل یسقط فرض... إلخ، ج ۳، ص ۱۳۰. وغیرہما

۵..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۸-۱۳۰.

۶..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۰.

اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ اور اگر گل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دوسری میں اور ایک تیسری میں۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۶: جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔^(۲) (درمختار)

(نماز جنازہ کون پڑھائے)

مسئلہ ۷: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استجاب ہے اور یہ بھی اُس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔^(۳) (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۸: ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے، اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: میت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی البعد (دور کا رشتہ والا) حاضر ہے تو یہی البعد نماز پڑھائے، غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دُور ہے کہ اُس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی۔ یوہیں مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اور وہیں پر مقدم ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: غلام مرگیا تو اُس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے، اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثہ آقا پر مقدم ہیں۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

۱..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۸.

۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۱.

۳..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۴.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۹ - ۱۴۱.

۴..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۱.

۵..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۱.

۶..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۴۳.

۷..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۳.

مسئلہ ۱۲: مکاتب کا بیٹا یا غلام مرگیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے، مگر اُس کا مولیٰ اگر موجود ہو تو اُسے چاہیے کہ مولیٰ سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مرگیا اور اتنا مال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اُس کا بیٹا نماز پڑھائے اور مال غائب ہے تو مولیٰ۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: میت کے ولی اقرب اور ولی بعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ بعد کے سوا کسی اور سے پڑھوادے بعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دُور ہے کہ اُس کے آنے کا انتظار نہ کیا جاسکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے بعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو بعد کو اختیار ہے کہ اُسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوادے بعد کو منع کا اختیار نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مرگئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں، البتہ اگر یہ لڑکا اُسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جوار ولی ہوں اُن کا حق ہے شوہر کا نہیں۔^(۵) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اُس کا ہے جو عمر میں بڑا ہے، مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوادے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے، اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دی، دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو بڑے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا، ہاں ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اُس سے پڑھوادے۔^(۷) (عالمگیری وغیرہ)

1..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، الجزء الأول، ص ۱۳۶.

2..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: تعظيم... إلخ، ج ۳، ص ۱۴۱ - ۱۴۴.

4..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳.

5..... المرجع السابق.

6..... المرجع السابق.

7..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳. وغیرہ

مسئلہ ۱۹: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھادی تو دوسرے اولیا اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۰: جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی اُن سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دُور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اُس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چُپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اُس کے ساتھ سلام پھیر دے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: بعض تکبیریں فوت ہو گئیں یعنی اُس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اُس کا اعتبار نہیں، اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا، خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اُس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔^(۵) (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۴۴. وغیرہما

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۴.

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: هل یسقط فرض... إلخ، ج ۳، ص ۱۳۴.

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۱.

۵..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۷.

اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعائیں چھوڑ دے۔ (۱) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی، مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے۔ (۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کر لے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو اُن میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اُس کے بعد سب میں افضل ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں یعنی ایک کی پانچٹی یا سرہانے دوسرے کو اور اس دوسرے کی پانچٹی یا سرہانے تیسرے کو وعلیٰ ہذا القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اُس کے بعد جو افضل ہو وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثی پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو، اُس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مرد دے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اُسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثی پھر عورت پھر مراہقہ کو۔ (۵) (عالمگیری، درمختار)

- 1..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۶.
 - 2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج ۳، ص ۱۳۶.
 - 3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۶.
 - 4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۸.
 - 5..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۵.
- و"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۳۹.

مسئلہ ۲۹: ایک جنازہ کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آگیا تو پہلے کی پوری کر لے اور اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کر لی، جب بھی پہلے ہی کی ہوگی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوگی اس سے فارغ ہو کر پہلے کی پھر پڑھے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا تو جائز ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تریا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: کونیں میں گر کر مر گیا یا اوس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جاسکا تو اُسی جگہ اُس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جاسکا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا مصلیٰ کے آگے ہونا معلوم نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے، خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔^(۵) (ردالمحتار) شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔^(۶) (ردالمحتار) یعنی جب کہ مالک زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ ۳۴: جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجھیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔^(۷) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں۔ یوہیں کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں، بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۵.

2..... المرجع السابق.

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۶.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۷.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۴۸.

6..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۴۸.

7..... المرجع السابق، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ج ۳، ص ۱۷۳، و "الفتاویٰ الرضویہ" (الجديدة)، ج ۹، ص ۳۱۰.

ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گہن کی۔^(۲) (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سرجب باہر ہوا تھا اس وقت چننا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۸: بچہ کی ماں یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز پڑھی جائے، مگر وراثت کے بارے میں اُن کی گواہی نامعتبر ہے یعنی بچہ اپنے باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا نہ بچہ کی وارث اُس کی ماں ہوگی، یہ اس وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حاملہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا ناقص تمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کافر کا بچہ دار الحرب میں اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا بعد میں قید کیا گیا پھر وہ مر گیا اور اُس کے ماں باپ میں سے اب تک کوئی مسلمان نہ ہوا تو اسے نہ غسل دیں گے نہ کفن، خواہ دار الحرب ہی میں مرا ہو یا دار الاسلام میں اور اگر تنہا دار الاسلام میں اُسے لائیں یعنی اُس کے ماں باپ میں سے کسی کو قید کر کے نہ لائے ہوں نہ وہ بطور خود بچہ کے لانے سے

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: فیما یترجع تقدیمہ من صلاة عید و جنازة... إلخ، ج ۳، ص ۵۲ - ۵۳.

و "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۹، ص ۱۸۳ - ۱۸۴.

۲..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۲.

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب صلاة الکسوف، ص ۱۲۴.

۳..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۲ - ۱۵۴.

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۲.

۵..... المرجع السابق، ص ۱۵۴.

پہلے ذمی بن کر آئے تو اسے غسل و کفن دیں گے اور اُس کی نماز پڑھی جائے گی، اگر اس نے عاقل ہو کر کفر اختیار نہ کیا۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۴۱: کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی وہ دارالحرب ہی میں تھا کہ اُس کا باپ دارالاسلام میں آ کر مسلمان ہو گیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگرچہ دارالحرب میں مر جائے، اسے غسل و کفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا یا وہ بچہ سمجھ وال تھا، خود مسلمان ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔^(۳) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۴۳: کافر کے بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دارالحرب میں مر گئے تو اب مسلمان سمجھا جائے، مجنون بالغ قید کیا گیا تو اس کا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: مسلمان کا بچہ کافر سے پیدا ہوا اور وہ اُس کی منکوحہ نہ تھی، یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اُس کی نماز پڑھی جائے۔^(۵) (ردالمحتار)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔^(۶) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، مقصد یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۹۔

و"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۵۔ وغیرہما

۲..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۵۔

۳..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۵ - ۱۵۷۔

۴..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۷۔

۵..... "ردالمحتار"،

۶..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۵۔

و"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: مهم فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۳۔

۷..... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: مهم فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۶۔

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ اُن کو غسل دیا جائے نہ اُن کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے اُن پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُن کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو اُن کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(۲) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔^(۳)

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا

ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔^(۴)

(درمختار، ردالمحتار)

- ۱..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج ۳، ص ۱۲۵، ۱۲۸.
- ۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۶۳. وغیرہما
- ۳..... "الدرالمختار"، المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۷. وغیرہما
- ۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۲.
- ۵..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۲۲.

ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پابندی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

اور ایک روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ کے بعد وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونہ قبلہ کو کریں، اگر قبلہ کی طرف مونہ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھایا جدھر سر ہانا ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔^(۵) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔^(۶) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختہ لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۶۶. وغیرہ

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

4..... "تنویر الأبصار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

5..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۷.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

6..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۰.

7..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۷.

دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے، عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔^(۱) (جوہرہ، درمختار)
مسئلہ ۱۷: تختہ لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔

پہلی بار کہیں: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ . (2)

دوسری بار: وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ . (3)

تیسری بار: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى . (4)

یا پہلی بار: اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِيْهِ . (5)

دوسری بار: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ . (6)

تیسری بار: اَللّٰهُمَّ رَوِّجْهُ مِنْ حُوْرِ الْعَيْنِ . (7)

اور میت عورت ہو تو،

تیسری بار یہ کہیں: اَللّٰهُمَّ ادْخِلْهَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ . (8)

باقی مٹی ہاتھ یا گھر پی یا پھوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔^(۹) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في دفن الميت، ج ۳، ص ۱۶۸.

و "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۰.

2..... اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ ۱۲

3..... اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے۔ ۱۲

4..... اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ ۱۲

5..... اے اللہ (عزوجل)! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔ ۱۲ عورت کے لئے ضمیر مؤنث ہو جَنْبِيْهَا، لِرُوحِهَا۔ ۱۲

6..... اے اللہ (عزوجل)! اس کی روح کیلئے آسمان کے دروازے کھول دے۔ ۱۲

7..... اے اللہ (عزوجل)! حور عین کو اس کی زوجہ کر دے۔ ۱۲

8..... اے اللہ (عزوجل)! اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کر دے۔ ۱۲

9..... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

مسئلہ ۱۹: قبر چوکھوئی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو، تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔^(۲) (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: علما و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر خام ہو، اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو، ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔^(۴) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں سرہانے الم سے مُفْلِحُونَ تک اور پابندی اَمِّنَ الرَّسُولُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن اور میت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔^(۶) (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں، مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶۔

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۸۔

2..... "ردالمحتار" المرجع السابق، ص ۱۶۵ و "غنیۃ المتملی"، فصل فی الجنائز، ص ۶۰۷۔

3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۹۔

4..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۷۰۔

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱۔

5..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱۔ وغیرہ

6..... المرجع السابق۔

7..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶۔

ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھالے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے، سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔^(۱) (عالمگیری) اور یہ جو بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۷: دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لویا زمین برابر کر کے اس میں کھیتی کرے۔ یوہیں اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کیے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکلا سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: وقتی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے، تو مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکلا سکتا جو خرچ ہوا ہے لے لے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۹: عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے، کسی کا کچھ مال قبر میں گر گیا مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچہ وہ ایک ہی درہم ہو۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اپنے لیے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھودو اور کھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳۱: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

1..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۷.

2..... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۷۱.

3..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۷۱.

4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۷.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ج ۳، ص ۱۷۱.

5..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۸۳.

6..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۸۳.

مسئلہ ۳۲: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے، قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا تو فرمایا: ”جوتے اتار دے، نہ قبر والے کو ٹوٹا ایدادے، نہ وہ تجھے۔“ (۱)

مسئلہ ۳۳: قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (۲) (درمختار) یعنی جب کہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اُجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے، اگر اُجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لیے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

مسئلہ ۳۴: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے مونہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا؟ کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (۳) (درمختار، غنیہ، عن التاتارخانیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (۴) (ردالمحتار)

(زیارتِ قبور)

مسئلہ ۳۵: زیارتِ قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔ (۵) (ردالمحتار)

- 1.....
- 2..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج ۳، ص ۱۸۵.
- 3..... المرجع السابق، و ”الفتاوی التاتارخانیة“، کتاب الصلاة، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۱۷۰.
- 4..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: فیما یکتب علی کفن المیت، ج ۳، ص ۱۸۶.
- 5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: فی زیارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۷.

مسئلہ ۳۶: عورتوں کے لیے بعض علما نے زیارتِ قبور کو جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع و فزع کریں گی، لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔^(۱) (ردالمحتار) اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت سے پائی جاتی ہیں۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۷: زیارتِ قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب^(۳) سے جا کر میت کے مونہ کے سامنے کھڑا ہو، سر ہانے سے نہ آئے کہ میت کے لیے باعثِ تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَإِنَّا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَخْرِينَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْأَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ ادْخُلْ هَذِهِ الْقُبُورِ مِنْكَ رَوْحًا وَرِيحَانًا وَمِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا.^(۴)

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الم سے مُفْلِحُونَ تک اور آیہ الکرسی اور اَمِنْ الرَّسُولِ آخِر سورہ تک اور سورہ یس اور تَبَارَكَ الَّذِي اور اَلْهَلْکُمْ التَّکَاثُرُ ایک ایک بار اور قُلْ هُوَ اللَّهُ بَارَهُ یَا غِیَارَہ یَا سَاتِ یَا تَمِینَ بَارَ پڑھے، ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے، حدیث میں ہے، ”جو گیارہ بار قُلْ هُوَ اللَّهُ شریف پڑھے کہ اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔“^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في زيارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۸۔
2..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۹، ص ۵۳۸۔ ملخصاً
3..... یعنی قدموں کی طرف۔
4..... سلام ہو تم پر اے قومِ مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے اگلے ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم اپنے اور تمہارے لیے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں، اللہ (عزوجل) ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم کرے۔ اے اللہ (عزوجل)! رب فانی روحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے، تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبوداغل کر اور ہماری طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے۔ ۱۲

5..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في زيارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۹۔
6..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في زيارة القبور، ج ۳، ص ۱۷۹۔

مسئلہ ۳۹: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اُسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔^(۱) (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مُردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس علیٰ ہذا القیاس۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴۰: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اُس کا ثواب مُردہ کو پہنچایا تو اِنْشَاءَ اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔^(۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴۱: قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔^(۴) (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیماً منع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں، مگر عوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

(دفن کے بعد تلقین)

مسئلہ ۴۲: دفن کے بعد مُردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔^(۵) (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا۔^(۶) (ردالمحتار) حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سر ہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلاں وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں وہ کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

أَذْكُرُ مَا خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

1..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة للميت... إلخ، ج ۳، ص ۱۸۰.

2..... انظر: ”الفتاوى الرضوية“، ج ۹، ص ۶۲۳ - ۶۲۹.

3..... انظر: ”الفتاوى الرضوية“، ج ۹، ص ۶۲۹ - ۶۴۲.

4..... ”اشعۃ اللمعات“، کتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ج ۱، ص ۷۶۳.

5..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۰.

6..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في التلقين بعد الموت، ج ۳، ص ۹۴.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا. (1)

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔ (2) رواہ الطبرانی فی الکبیر والضعفاء فی الاحکام وغیرہما۔ بعض اجلہ ائمہ تابعین فرماتے ہیں: جب قبر میں مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے: یا فلان بن فلان قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (3)

تین بار کہا جائے:

قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (4) اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا:

وَأَعْلَمُ أَنَّ هَٰذَيْنِ الدِّينَيْنِ آتِيَكَ أَوْ يَا تِيَانَكَ إِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لِلَّهِ لَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَشْهَدْ أَنَّ رَبَّكَ اللَّهُ وَدِينَكَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيَّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَّتْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (5)

مسئلہ ۴۴: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔ (6) (رد المحتار)

1..... تو اُسے یاد کر، جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ (عزوجل) کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔ ۱۲

2..... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ۷۹۷۹، ج ۸، ص ۲۴۹ - ۲۵۰.

3..... فلان بن فلان تو کہہ کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲

4..... "الفتاوى الرضوية"، ج ۹، ص ۲۲۲.

تو کہہ کہ میرا رب اللہ (عزوجل) ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ۱۲

5..... "الفتاوى الرضوية"، ج ۹، ص ۲۲۲.

اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ اللہ (عزوجل) کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے نہ ضرر پہنچائیں، نہ نفع پس نہ خوف کر، نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب اللہ (عزوجل) ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اللہ (عزوجل) ہم کو اور تجھ کو قول ثابت پر ثابت رکھے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشے والا مہربان ہے۔ ۱۲

6..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في وضع الحريد و نحو الآس على القبور، ج ۳، ص ۱۸۴.

یوہیں جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۴۴: قبر پر سے ترگھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے اور میت کو اُنس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ ۱: تعزیت مسنون ہے۔ حدیث میں ہے، ”جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔“^(۲) اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ دوسری حدیث ترمذی وابن ماجہ میں ہے، ”جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے، اُسے اُسی کے مثل ثواب ملے گا۔“^(۳)

مسئلہ ۲: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کے تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔^(۴) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر ہی کرے۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی:

لِلّٰهِ مَا اخَذَ وَاَعْطٰی وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی .

”خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔“^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: مصیبت پر صبر کرے تو اُسے دو ثواب ملتے ہیں، ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں

۱..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في وضع الجريد و نحو الآس على القبور، ج ۳، ص ۱۸۴.

۲..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عزى مصابا، الحديث: ۱۶۰۱، ص ۲۵۷۲.

۳..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء في أجر من عزى مصابا، الحديث: ۱۰۷۳، ص ۱۷۵۴.

۴..... ”الجوهرة النيرة“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱.

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج ۳، ص ۱۷۷.

۵..... ”الجوهرة النيرة“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱.

۶..... ”الفتاویٰ الهندیة“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، ج ۱، ص ۱۶۷ وغیرہ.

جاتے رہتے ہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بڑی بات ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: میت کے پروسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لیے اُس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انھیں اصرار کر کے کھلائیں۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔^(۴) (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا، ان کے لیے کھانا طیار کرنا ناجائز ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

یعنی جب کہ ٹھہرا لیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیا ہوں۔

مسئلہ ۱۰: تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے، اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یو ہیں اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے، جبکہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔^(۶) (خانہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۱: تعزیت کے لیے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں، انھیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد کرنا ہے۔^(۷) (کشف الغطا)

مسئلہ ۱۲: میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انھیں کے لائق بھیجا جائے

۱..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في الثواب على المصيبة، ج ۳، ص ۱۷۵.

۲..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضیافة من أهل الميت، ج ۳، ص ۱۷۶.

۳..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في الثواب على المصيبة، ج ۳، ص ۱۷۵.

۴..... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الدفن، ج ۲، ص ۱۵۱. طبعة مرکز أهل السنة بركات رضا

۵..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كراهة الضیافة من أهل الميت، ج ۳، ص ۱۷۶.

۶..... "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الحظر والاباحہ، ج ۴، ص ۳۶۶، و "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۹، ص ۶۶۴. وغیرہ

۷..... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۹، ص ۶۶۶.

زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا منع ہے۔^(۱) (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔^(۳) (رد المحتار) اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۴: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔^(۴) (در مختار)

(سوگ اور نوحہ کا ذکر)

مسئلہ ۱۵: سوگ کے لیے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے۔^(۵) (عالمگیری) یوہیں سیاہ بٹے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ ۱۶: میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لیے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فروش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز۔^(۶) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو یقین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں واویلا و امصیبتا^(۷) کہہ کے چلانا۔^(۸) (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: گریبان پھاڑنا، مونہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سیدہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے

۱..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۹، ص ۶۶۶۔

۲..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی الہدایا و الضیافات، ج ۵، ص ۳۴۴۔

۳..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی کراہۃ الضیافۃ من اہل المیت، ج ۳، ص ۱۷۷۔

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۷۷۔

۵..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷۔

۶..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷۔

۷ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراہۃ الضیافۃ من اہل المیت، ج ۳، ص ۱۷۶۔

۸..... یعنی ہائے مصیبت۔

۹..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۹، وغیرہ

کام ہیں اور حرام۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔^(۲)

(حدیث)

مسئلہ ۲۰: آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بکا فرمایا۔^(۳) (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں، کہ یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید سے پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱: بخاری و مسلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مونہ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔“^(۴)

حدیث ۲: صحیحین میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی واللفظ لمسلم، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو سر منڈائے^(۵) اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے، میں اس سے بری ہوں۔“^(۶)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میری امت میں چار کام جاہلیت کے ہیں، لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے۔

(۱) حسب پر فخر کرنا اور

(۲) نسب میں طعن کرنا اور

(۳) ستاروں سے مینہ چاہنا (فلاں پختہ کر کے سبب پانی بر سے گا) اور

(۴) نوحہ کرنا

اور فرمایا: ”نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر

- 1..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۱۶۷.
- 2..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب إحداث المرأة علی غیر زوجها، الحدیث: ۱۲۸۰، ص ۱۰۰. ملخصا
- 3..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الصلاة، الباب الجنائز، ص ۱۳۹ - ۱۴۰.
- 4..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب لیس منّا من ضرب الخدود، الحدیث: ۱۲۹۷، ص ۱۰۱.
- 5..... یعنی کسی کے مرنے پر جیسے ہندو بھدرا کرتے ہیں۔ ۱۲
- 6..... ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب تحريم ضرب الخدود... إلخ، الحدیث: ۲۸۸، ص ۶۹۵.

ایک گرتا قطر ان کا ہوگا اور ایک خارشٹ کا۔“ (1)

حدیث ۴: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے“ (2) یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا، ”اے اللہ (عزوجل) کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو، جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔“ (3)

حدیث ۵: بخاری و مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس پر نوحہ کیا گیا، قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔“ (4) یعنی انھیں صورتوں میں

حدیث ۶: صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا، ان پر اس طرح روؤں گی جس کا چرچا ہو، میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ”جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دوسرے نکالا، تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے“، فرماتی ہیں: میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔ (5)

حدیث ۷: ترمذی ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مرتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کوٹتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تُو ایسا تھا؟۔“ (6)

حدیث ۸: ابن ماجہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! اگر تُو اول صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سوا کسی ثواب پر

1..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، الحدیث: ۲۱۶۰، ص ۸۲۴۔

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب البكاء عند المریض، الحدیث: ۱۳۰۴، ص ۱۰۲۔

3.....

4..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب المیت یعذب ببكاء أهله علیہ، الحدیث: ۲۱۵۷، ص ۸۲۴۔

5..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، باب البكاء علی المیت، الحدیث: ۲۱۳۴، ص ۸۲۲۔

6..... ”جامع الترمذی“، أبواب الجنائز، باب ماجاء فی کراهیۃ البكاء علی المیت، الحدیث: ۱۰۰۳، ص ۱۷۴۷۔

میں راضی نہیں۔“ (1)

حدیث ۹: احمد و بیہقی امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ط کہے، اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اُس دن کہ مصیبت پہنچی تھی۔“ (2)

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝﴾ (3)

”جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیے گئے، انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۝ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ ۝ أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلٍ ۝ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (4)

”جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انھیں مردہ نہ گمان کر، بلکہ وہ اپنے رب (عزوجل) کے یہاں زندہ ہیں انھیں روزی ملتی ہے۔ اللہ (عزوجل) نے اپنے فضل سے جو انھیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے، ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اللہ (عزوجل) کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ (عزوجل) ضائع نہیں فرماتا۔“

احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہیں، شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ:

حدیث ۱۰: ایک حدیث میں فرمایا: ”اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔“

(۱) جو طاعون سے مرا شہید ہے۔

1..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في العبد على المصيبة، الحديث: ۱۵۹۷، ص ۲۵۷۲.

2..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث الحسين بن علي رضي الله عنهما، الحديث: ۱۷۳۴، ج ۱، ص ۴۲۹.

3..... پ ۲، البقرة: ۱۵۴.

4..... پ ۴، آل عمران: ۱۶۹-۱۷۱.

(۲) جو ڈوب کر مر ا شہید ہے۔

(۳) ذات الجنب میں مر ا شہید ہے۔

(۴) جو پیٹ کی بیماری میں مر ا شہید ہے۔^(۱)

(۵) جو جل کر مر ا شہید ہے۔

(۶) جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھ پڑے اور مر جائے شہید ہے۔

(۷) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کو آ رے پن میں مر جائے شہید ہے۔^(۲)

اس حدیث کو امام مالک^(۳) و ابو داؤد و نسائی نے جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور:

حدیث ۲: امام احمد کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طاعون سے

بھاگنے والا اس کے مثل ہے، جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔“^(۴)

حدیث ۳: احمد و نسائی و عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو طاعون میں

مرے، ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا۔ شہدا کہیں گے، یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے

جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا:

”ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں، تو یہ انھیں میں ہیں اور انھیں کے ساتھ ہیں۔“ دیکھیں گے تو ان کے

زخم شہدا کے زخم سے مشابہ ہوں گے، شہدا میں شامل کر دیے جائیں گے۔“^(۵)

حدیث ۴: ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا مسافرت کی موت شہادت ہے۔^(۶)

..... ۱ اس سے مراد استقا ہے یا دست آ نا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے، لہذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کی شہادت

کا اجر ملے ۱۲ منہ حفظ رہے

..... ۲ حدیث کے الفاظ یہ ہیں ((وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمُعٍ فَهِيَ شَهِيدَةٌ)) (”سنن النسائي“، کتاب الجنائز، باب النهی عن البكاء

علی المیت، الحدیث: ۱۸۴۷، ص ۲۲۰۹) دون قولہ (فہی)

جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسی چیز سے مرے، جو اس میں اکٹھی ہے جدانہ ہوئی اس میں ولادت و زوال بکارت دونوں داخل ہیں ۱۲۔

..... ۳ ”الموطأ“ لإمام مالک، کتاب الجنائز، باب النهی عن البكاء علی المیت، الحدیث: ۵۶۳، ج ۱، ص ۲۱۸۔

..... ۴ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۸۸۱، ج ۵، ص ۱۴۲۔

..... ۵ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث العرباض بن ساریہ، الحدیث: ۱۷۱۵۹، ج ۶، ص ۸۶۔

..... ۶ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فیمن مات غریباً، الحدیث: ۱۶۱۳، ص ۲۵۷۳۔

ان کے سوا اور بہت صورتوں میں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے، امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں۔

(۹) ریل کی بیماری میں مرا۔

(۱۰) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا۔

(۱۱) بخار میں مرا۔

(۱۲) مال یا

(۱۳) جان یا

(۱۴) اہل یا

(۱۵) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔

(۱۶) عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چھپایا ہو۔

(۱۷) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔

(۱۸) بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا

(۱۹) مارا اور مر گیا۔

(۲۰) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔

(۲۱) علم دین کی طلب میں مرا۔

(۲۲) مؤذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو۔

(۲۳) تاجر راست گو۔

(۲۴) جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی۔

(۲۵) جو اپنے بال بچوں کے لیے سعی کرے، ان میں امر الہی قائم کرے اور انھیں حلال کھلائے۔

(۲۶) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔

(۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور ترکسفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے۔

(۲۸) فسادِ اُمت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا، اس کے لیے سوشہید کا ثواب ہے۔

(۲۹) جو مرض میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ چالیس بار کہے اور اسی مرض میں مرجائے اور اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(۳۰) کفار سے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

(۳۱) جو ہرات میں سورہ یس شریف پڑھے۔

(۳۲) جو باطہارت سویا اور مر گیا۔

(۳۳) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سو بار دُرُود شریف پڑھے۔

(۳۴) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔

(۳۵) جو جمعہ کے دن مرے۔

(۳۶) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ تین بار پڑھ کر سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں

پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لیے یہی بات ہے۔^(۱)

مسائل فقہیہ

اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔^(۲) شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے^(۳) تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فقہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں، مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب نہ پائے، صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے و بس۔

مسئلہ ۱: نابالغ اور مجنون کو غسل دیا جائے، اگرچہ وہ کسی طرح قتل کیے گئے، جنب اور حیض و نفاس والی عورت خواہ ابھی حیض و نفاس میں ہو یا ختم ہو گیا مگر ابھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: حیض شروع ہوئے ابھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے کہ قتل کی گئی تو اسے غسل نہ دیں گے کہ ابھی یہ نہیں کہہ

1..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، ج ۳، ص ۱۹۵ - ۱۹۷.

2..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۸۷ - ۱۸۹.

3..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۹۱.

4..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۸۷.

سکتے کہ حائض ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۳: جنب ہونا یوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۴: آلہ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو اعضا کو جدا کر دے جیسے تلوار،

بندوق کو بھی آلہ جارحہ کہیں گے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا، مثلاً لٹھی سے مارا یا

قتل خطا کہ نشانہ پر مار رہا تھا مگر کسی آدمی کو لگا اور مر گیا یا کوئی شخص نگلی تلوار لیے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی وہ

مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں، ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر

مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے تو غسل نہ دیا جائے، اگرچہ

یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یوہیں اگر جنگل میں ملا اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے۔ یوہیں اگر ڈاکوؤں

نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے، ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہو بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے، مثلاً قاتل واولیائے مقتول میں

صلح ہوگئی یا باپ نے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی ایسے کو مارا کہ اس کا وارث بیٹا ہے، مثلاً اپنی عورت کو مار ڈالا اور عورت کا وارث بیٹا ہے جو

اسی شوہر سے ہے تو قصاص کا مالک یہی لڑکا ہوگا مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے قصاص ساقط ہو گیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا

جائے۔^(۵) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۷: اگر قتل بطور ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندہ نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔^(۶)

(درمختار)

مسئلہ ۸: کوئی شخص گھائل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے متمتع ہوا، مثلاً کھایا یا پیایا سو یا یا علاج کیا، اگرچہ یہ چیزیں بہت

قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا، بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں

دیکھ

۱..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۸۷.

۲..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ص ۱۴۳.

۳..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۸۹.

۴..... المرجع السابق. وغیرہ

۵..... المرجع السابق.

۶..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الشهيد، ج ۳، ص ۱۹۲.

سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اُسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ میں ہی انتقال ہو یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں کیں، تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے، بشرطیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں گے اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات بولا اگر چہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے غسل نہ دیں گے اور اگر لڑائی میں نہ قتل کیا گیا بلکہ ظلماً تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پانی گئی غسل دیں گے ورنہ نہیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جس کو حربی یا باغی یا ڈاکو نے کسی آلہ سے قتل کیا ہو یا ان کے جانوروں نے اسے کچل دیا، اگرچہ خود یہی ان کے جانور پر سوار تھا یا کھینچے لیے جاتا تھا یا اس جانور نے اپنے ہاتھ پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا یا اس کی سواری کو ان لوگوں نے بھڑکا دیا اُس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ پھینکی یا اُن کے یہاں سے ہوا آگ اڑا لائی یا انہوں نے کسی لکڑی میں آگ لگا دی جس کا ایک کنارہ اُدھر تھا اور ان صورتوں میں جل کر مر گیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا اور اُس پر زخم کا نشان ہے، مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا ہے یا حلق سے صاف خون نکلا یا اُن لوگوں نے شہر پناہ پر سے اُسے پھینک دیا یا اُس کے اوپر دیوار ڈھا دی یا پانی میں ڈوب دیا یا پانی بند تھا انہوں نے کھول کر ادھر بہا دیا کہ ڈوب گیا یا گلا گھونٹ دیا، غرض وہ لوگ جس طرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب بنیں وہ شہید ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: معرکہ میں مُردہ ملا اور اُس پر قتل کا کوئی نشان نہیں یا اُس کی ناک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے یا حلق سے بستہ خون نکلا یا دشمن کے خوف سے مر گیا تو غسل دیا جائے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اپنی جان یا مال یا کسی مسلمان کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے، لوہے یا پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: دو کشتیوں میں مسلمان تھے، دشمن نے ایک کشتی پر آگ پھینکی یہ لوگ جل گئے، وہ بھڑک کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جلے تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں۔^(۵) (عالمگیری)

- 1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۲-۱۹۴.
- 2..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع، ج ۱، ص ۱۶۷-۱۶۸.
- و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۸۹. وغیرہما
- 3..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۰.
- 4..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع، ج ۱، ص ۱۶۸.
- 5..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: مشرک کا گھوڑا چھوٹ کر بھاگا اور اُس پر کوئی سوار نہیں اس نے کسی مسلمان کو پکچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلایا وہ مسلمان کو لگایا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا گھوڑا بھڑکا اُس نے مسلمان سوار کو گرا دیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں نے فرار کی کافروں نے ان کو آگ یا خندق کی طرف مضطر کیا یا مسلمانوں نے اپنے گرد گھوکھرو بچھائے تھے پھر اُس پر چلے اور مر گئے ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکایا کافروں کا جھنڈا دیکھ کر بدکا، مگر کافروں نے اسے نہیں بھڑکایا اور اس نے سوار کو گرا دیا وہ مر گیا یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے، اُس پر سے پھسل کر کوئی گرا اور مر گیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمانوں کو پکچل دیا، خواہ وہ مسلمان اس پر سوار ہو یا باگ پکڑ کر لیے جاتا یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا دشمن پر حملہ کیا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا، ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے، مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مُردہ ملا تو جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آلہ جارحہ سے ظلماً قتل کیا گیا غسل دیا جائے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اُتار لی جائیں، مثلاً پوتین زرہ ٹوپی، خود ہتھیار، روئی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پا جامہ نہ اُتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوتین اور روئی کا کپڑا نہ اُتاریں، شہید کے سب کپڑے اُتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: جیسے اور مُردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں، شہید کا خون نہ دھویا جائے، خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ) شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔^(۶) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۸: دشمن پر وار کیا ضرب اُس پر نہ پڑی، بلکہ خود اس پر پڑی اور مر گیا تو عند اللہ شہید ہے، مگر غسل دیں اور نماز پڑھیں۔^(۷) (جوہرہ)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع، ج ۱، ص ۱۶۸.

۲..... المرجع السابق.

۳..... المرجع السابق.

۴..... المرجع السابق، "و رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۱. وغیرہما

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع، ج ۱، ص ۱۶۸. وغیرہ

۶..... "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ج ۳، ص ۱۹۱.

۷..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ص ۱۴۵.

کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

حدیث ۲۰۱: صحیح مسلم و صحیح بخاری میں ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حبشی و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے، میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کیا کیا؟ کہا: ایک ستون بائیں طرف کیا اور دوداہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اُس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔^(۱)

مسئلہ ۱: کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے، فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا باجماعت، اگرچہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف مگر جب کہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی اور اگر مقتدی کا مونہ امام کے مونہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی، مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا مونہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز۔^(۲) (جوہرہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲: کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں، مگر اُس کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔^(۳) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۳: مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہو، بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اُس کی نماز نہ ہوئی۔^(۴) (عامہ کتب)

مسئلہ ۴: امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے، خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں، مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع و سجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی

۱..... "صحیح البخاری"، کتاب الصلاة، باب الصلاة بین السواری فی غیر جماعۃ، الحدیث: ۵۰۵، ص ۴۲.

۲..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الکعبۃ، ص ۱۴۵.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۸. وغیرہما

۳..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۸.

۴..... "تنویر الأبصار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الکعبۃ، ج ۳، ص ۱۹۹. وغیرہما

خرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کر اہت ہے کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے مواجہہ میں نہ ہو۔^(۲)

(ردالمحتار)

قد تم هذا الجزء بحمد الله تعالى وله الحمد اولا واخرا وباطنا وظاهرا والصلوة والسلام على من
ارسله شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا واليه واصحابه وابنه وحزبه اجمعين الى يوم
الدين والحمد لله رب العالمين وانا الفقير الى الغنى ابو العلا امجد على الاعظمى غفر الله لوالديه امين.

تصديق جليل و تقریظ بے مثل

امام اہلسنت، ناصر دین و ملت، حجتی الشریعہ کا سر الفتنہ، قامع البدع، مجدد المائتہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ،
سیدی و سندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی
نفع الاسلام و المسلمین باسرارہ القدسیہ و کمالاتہ المعنویہ و الصورہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الحمد لله وكفى وسلم على عباده الذين اصطفى لا سيما على الشارح المصطفی ومقتفيه في
المشارع اولى الصّدق والصفاء.

فقیر غفرلہ المولی القدر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ چہارم تصنیف لطیف اخ فی اللہ ذی المجد والجاه والطبع
السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ
تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی
سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولوی عزوجل مصنف کی عمر و علم و
فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل
سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں مقبول فرمائے۔ آمین

والحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه
اجمعين امين. ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۷ھ علی صاحبہا وآلہ الکرام افضل الصلوٰۃ والتحیۃ. امین.

1..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج ۳، ص ۲۰۰.

2..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج ۳، ص ۲۰۰.

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ، بیروت
2	المسند	امام محمد بن ادريس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
3	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت
4	سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن، متوفی ۲۵۵ھ	باب المدینہ، کراچی
5	صحیح البخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار السلام، ریاض
6	صحیح مسلم	امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام
7	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار السلام
8	سنن أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بختانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام
9	مراسیل أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بختانی، متوفی ۲۷۵ھ	دہلی
10	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام
11	سنن الدار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
12	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالحق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ
13	سنن النسائی	امام ابو عبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار السلام

14	عمل اليوم واللیلة	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
15	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
17	المعجم الصغير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
18	المستدرک علی الصحيحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
19	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
20	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
21	السنن الصغرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
22	معرفة السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
23	شرح السنة	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
24	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
25	الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
26	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تہریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت
27	نصب الراية	علامہ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف، متوفی ۲۵۵ھ	پشاور
28	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
29	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت

کتاب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	منیۃ المصلي	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
3	شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
4	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
5	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
6	غنیۃ المتملي	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
7	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
8	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
9	فتح العنايۃ شرح النقایۃ	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالرقم، بیروت
10	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
11	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
12	الفتاوی الهندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	کوئٹہ
13	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
14	حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
15	الفتاوی الرضویۃ	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمة﴾

(۱) **کرنسی نوٹ کے مسائل:** یہ کتاب (کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔

جس میں نوٹ کے تبادلے اور اس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۱۵)

(۲) **ولایت کا آسان راستہ** (تصویر شیخ): یہ رسالہ (البیاقوتۃ الواسطۃ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں پیرومرشد کے تصور

کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۶۰)

(۳) **ایمان کی پہچان** (حاشیہ تمہید ایمان): اس رسالے میں تمہید ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اور ضروری اصطلاحات کی مختصر

تشریحات درج کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: ۷۴)

(۴) **کامیابی کے چار اصول** (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح): اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت

میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۴۱)

(۵) **شریعت و طریقت:** یہ رسالہ (مقال العرفاء بإعزاز شرع و علماء) کا حاشیہ ہے۔ اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو

الگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: ۵۷)

(۶) **ثبوت ہلال کے طریقے** (طرق إثبات ہلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقرر شرعی اصول و ضوابط کی

تفصیلات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: ۶۳)

(۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری:** یہ رسالہ (جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور) کا حاشیہ ہے۔ اس رسالے

میں عورتوں کے زیارت قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔ (کل صفحات: ۳۵)

(۸) **اعلیٰ حضرت سے سوال جواب** (إظهار الحق الجلی): اس رسالے میں امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمن پر بعض غیر

مقلدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورت انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۰۰)

(۹) **عیدین میں گلے ملنا کیسا؟** یہ رسالہ (وشاح السجید فی تحلیل معانقۃ العید) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ اس

رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزین تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات: ۵۵)

(۱۰) **راہ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل:** یہ رسالہ (رأد القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة

الفقراء) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور بواہ کوٹانے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث

و حکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات: ۴۰)

(۱۱) **والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق** : یہ رسالہ (الحقوق لطرح العقوق) کی تسہیل و حاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے، اس میں والدین، اساتذہ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات: ۱۲۵)

(۱۲) **دعاء کے فضائل** : یہ رسالہ (أحسن الوعاء لأداب الدعاء معه ذیل المدعا لأحسن الوعاء) کی حاشیہ و تسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے (کل صفحات: ۱۴۰)

شائع ہونے والے عربی رسائل:

از امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

(۱) **کفل الفقیہ الفام** (کل صفحات: ۷۴)۔ (۲) **تمہید الایمان**۔ (کل صفحات: ۷۷) (۳) **الاجازات المتینة** (کل صفحات: ۶۲)۔ (۴) **اقامة القيامة** (کل صفحات: ۶۰)۔ (۵) **الفضل الموهبی**۔ (کل صفحات: ۴۶) (۶) **أجلی الاعلام** (کل صفحات: ۷۰) (۷) **الزمزمة القمرية** (کل صفحات: ۹۳) (۸) **حسام الحرمین علی منحہ الکفر والمین**۔ (کل صفحات: ۱۹۳)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱) **خوف خدا عزوجل** : اس کتاب میں خوفِ خدا ﷻ سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال و احوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 160)

(۲) **انفرادی کوشش** : اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ”۹۹“ منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہل سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ”۲۵“ واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: 200)

(۳) **شاہراہ اولیاء** : یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”**منہاج العارفین**“ کا ترجمہ و تسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور و فکر یعنی ”**فکر مدینہ**“ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی

القیاس۔ (کل صفحات: 36)

(۴) **فکرِ مدینہ:** اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبے) کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے ”131“ واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 164)

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلبہ اسلامی بھائیوں کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلبہ (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ ان طلبہ تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد ”مجھاپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 132)

(۶) **نماز میں لقمہ دینے کے مسائل:** نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔ (کل صفحات: 39)

(۷) **جنت کی دوچابیاں:** اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان و شرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسب ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ ذلک فضل اللہ العظیم (کل صفحات: 152)

(۸) **کامیاب استاذ کون؟** اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہو سکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ و ناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول و کالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔ (کل صفحات: 43)

(۹) **نصابِ مدنی قافلہ:** اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی

قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہیئے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیر اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجاد دیئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ (کل صفحات 196)

(۱۰) **حسن اخلاق**: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف ”**مکرم الاخلاق**“ کا ترجمہ ہے اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ امید واثق ہے کہ یہ کتاب شب و روز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی (۱۵ ماہ محرم ۱۴۲۸ھ - کل صفحات: 74)

(II) **فیضانِ احیاءِ العلوم:** یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب ”احیاء العلوم“ کی تلخیص و تسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات: 325)

(۱۲) **راہِ علم:** یہ رسالہ ”تعلیم المتعلم طریق التعلیم“ کا ترجمہ و تفسیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہِ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔ اور ان باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم و متعلم کے لئے ضروری ہے۔ (کل صفحات: 102)

(۱۳) **حق و باطل کا فرق:** یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے ”جسے حق و باطل کا فرق“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ و باطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوال جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات: 50)

(۱۳) **تحقیقات:** یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدنہ جہوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات: 142)

(۱۵) **اربعین حنفیہ**: یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 112)

(۱۶) **بیٹے کو نصیحت:** یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب ”ایہا الولد“ کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لا جواب کتاب ہے اس میں اخلاص، خدمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات: 64)

(۱۷) **طلاق کے آسان مسائل:** اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہو سکتا ہے۔ (کل صفحات: 30)

(۱۸) **توبہ کی روایات و حکایات:** اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت و فضائل مذکور ہیں۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ کچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ یہ کتاب

اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل (کل صفحات: 124)

(۱۹) **الدعوة الى الفكر** (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ”دعوتِ فکر“ کا عربی ترجمہ ہے جس میں بد مذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (کل صفحات: 148)

(۲۰) **آداب مرشد کامل** (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ ان حالات میں اس بات کی اخذ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے شریعت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشد کی پہچان بھی ہو سکے اور کامل مرشد کے دامن سے وابستگان آداب مرشد سے مطلع ہو کر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابل تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشد کامل کے آداب سمجھنے کیلئے آداب مرشد کامل کے مکمل پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب میں شریعت و طریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۲۱) **ٹی وی اور موبی**: فی زمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تنزلی کی طرف بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہی مچا رہا ہے تو دوسری طرف بد عقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی ہیں۔ ان حالات میں میڈیا کا طرزِ عمل بھی سب کے سامنے ہے۔

”T.V اور موبی“ نامی اس رسالے میں ٹی وی اور موبی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۲۲) **فتاویٰ اہل سنت**: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۲۳) **جنت میں لے جانے والے اعمال**: اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن، صبر، حسن اخلاق، توبہ، خوفِ خدا عزوجل اور وردِ پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاء اللہ عزوجل۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔ (تقریباً 1100 صفحات)

﴿ شعبہ درسی کتب ﴾

(۱) **تعریفات نحویہ**: اس رسالہ میں علمِ نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کر دی گئی ہیں۔ اگر طلبہ ان تعریفات کا استخراج کر لیں تو علمِ نحو کے مسائل و ابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔ (کل صفحات: 45)

(۲) **کتاب العقائد:** صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیث پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیان نبوت (کذابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات: 64)

(۳) **نزہۃ النظر شرح نخبة الفكر:** یہ کتاب فن اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ”نخبة الفكر فی مصطلح اہل الاثر“ کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 175)

(۳) **زبدۃ الفكر شرح نخبة الفكر:** یہ کتاب فن اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ”نخبة الفكر فی مصطلح اہل الاثر“ کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 91)

(۴) **شریعت میں عرف کی اہمیت:** یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ”نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف“ کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلبہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ (کل صفحات: 105)

(۵) **اربعین النوویہ (عربی):** علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 121)

(۶) **نصاب التجوید:** اس کتاب میں درست مخارج سے حروف قرآنی کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ (کل صفحات: 79)

(۷) **گلدستہ عقائد و اعمال:** اس کتاب میں ارکان اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 180)

(۸) **کامیاب طالب علم کیسے بنیں؟:** اس کتاب میں علم کے فضائل، طلب علم کی نیتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرہم موضوعات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 63)

﴿ شعبہ تخریج ﴾

عجائب القرآن مع غرائب القرآن: اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 206)

جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل و خصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے، اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے، خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا، معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کر دیا ہے۔ (صفحات: 679)

(۱۳) بہار شریعت: فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب ”بہار شریعت“ جو عقائد اسلامیہ اور ان سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔ تمام حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے اب تک ۳ حصے شائع ہو چکے ہیں، بقیہ پر کام جاری ہے۔

﴿مجلس تراجم کتب کی طرف سے پیش کردہ کتب﴾

بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی کے ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (۲) مردے کے صدمے (ہوم المیت)

(۳) ضیائے درود و سلام (ضیاء الصلوٰۃ والسلام) (۴) شجرۃ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ،

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود و سلام، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)

(۵) دعوت اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی کتب و رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً

(۱) احکام نماز (۲) فیضان رمضان (۳) فیضان بسم اللہ

(۴) بیت جو قفل مدینہ (۵) آداب طعام (۶) بیانات عطاریہ

(۷) جنات جو بادشاہ (۸) صبح بہاران (۹) زلزلو ۽ ان جا اسباب

(۱۰) آقا جو مہینو (۱۱) اہلق گھوڑی سوار (۱۲) پلصراط جی دھشت

(۱۳) زخمی نانگ (۱۴) کفن جی واپسی (۱۵) بریلی کان مدینہ

(۱۶) ملازمین جی لا 21 مدنی گل (۱۷) شجرۃ عطاریہ (۱۸) ۴۰ روحانی علاج

اسلام جو مجدد (سندھی): یہ کتاب امام اہل سنت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی مختصر سوانح حیات پر مشتمل

ہے۔ جس میں آپ کے علمی مقام اور دینی خدمات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 52)

المدینۃ العلمیۃ کے ان رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) مووی ۽ نیوی

(۲) عشر جا احکام (ہارین جی لاہ)

(۳) مفتی دعوت اسلامی

(۴) آداب مرشدِ کامل

(۵) انفرادی کوشش

(۶) خوفِ خدا عزوجل

(۷) تنگدستی ۽ ان جا اسباب

(۸) نصاب مدنی قافلہ

